اندرا

پہلا باب

مین سُسرال نہ جاؤن گی

بہت دنون کے بعد مین سُسرال جاتی ہون اس وقت میری عمر اُنیس۱۹ برس کی ہو زآج تک سُسرال نہین گئی ۔

سبب یہ ہے کہ میرا میکہ بھرا پُرا اور رچا پُچا ہے ۔ اور میرے باپ دولتمند ہین زمیری سُسرال والے غریب ہیں اور میرے خسر مفلس ہین شادی کے تھوڑے دنون کے بعد میرے لینے کے لیے میری سسرال سے ایک مرتبہ سواری آئی تھی مگر میرے باپ نے رخصت نہین کیا ؟

اور اپنے سمدھی سے کہلا بھیجا ؟

جس وقت تمھارا بیٹا کمانے کے لائق ہوگا اس وقت رخصت کردینے مین مجھے عذر نہ ہوگا لیکن اس ناداری اور افلاس کی حالت مین چونکہ اپنی بی بی کی خبرگیری کرسکنے کے قابل نہین ہے اِس وجہ سے مجھے اپنی بیٹی کے بدا (بداغ) کرنے مین تامل ہے ۔"

اِس دل شکن جواب نے میرے شوہر کے دِل پر تیر کا کام کیا ۔ رنج اور غیرت کے مارے اُنھون نے دِل مین مضبوط عہد کر لیا کہ جب تک وہ ایک اچھی اور معقول معاش نہ حاصل کرلین گے نہ مجھے بلائین گے نہ گھر مین مُنھ دکھائین گے ۔

اور سب میں یہ خبر بھی مشتہر ہو چکی تھی کہ کمسریٹ ......
(حضرات ناظرین! میں نے اس لفظ کے تلفظ میں غلطی تو نہیں کی؟ اس کا یہی تلفظ
ہے نا؟")
میں نوکری کر کے معقول دولت پیدا کر کے لائے ہیں بس اب کیا تھا میرے خسر نے میرے
باپ کو لکھ بھیجا۔
پرمیشر کی عنایت اور آپ کی دعا سے اوپندرا۔ (او ہ میں نے اپنے شوہر کا نام
لیا ہے لہٰذا موجودہ زمانے کی تہذیب یافتہ نوجوان بہنوں کے سامنے تو شوہر کا نام
لینا چنداں خلاف تہذیب نہیں ہے مگر اپنی پرانی خیال کی بزرگ عورتوں سے
البتہ اس گستاخی کی معافی چاہتی ہوں) سفر سے بامراد واپس آ گیا ہے۔ اور امید ہے
کہ اپنی بیوی کی خبر گیری اور ناز برداری اب خاطر خواہ کر سکے گا۔
لہٰذا فنس۔ کہار اور سپاہی مرسل خدمت ہیں بہو کو سوار کر کے مجھے ممنون کیجیے۔
اگر آپ بھی رخصت کرنے میں کچھ عذر ہو تو اجازت دیجیے کہ لڑکے کی شادی
کہیں اور کر دی جائے۔
سواری کے ٹھاٹھ دیکھ کر میرے باپ کو ان کے لکھنے کی تصدیق ہو گئی۔
کیونکہ میرے لیے جو فنس آئی تھی اوس کے اندر سب کچھ اسباب مناسب تھی۔
جا بجا چاندی کے پترے جڑے تھے۔ ڈنڈوں پہ گنگا جمنی شامیں چڑھی تھیں جن
پر گھڑیال کے خوبصورت منہ بنے ہوئے تھے۔
گدے اور تکیے سرخ ریشمی مخمل کے تھے۔ کہاروں کی وردیاں سبز مخمل کی تھیں۔
اوران پر دردامن سنہری فیتہ ٹکا ہوا تھا۔ اور پشت پر کار چوبی سورج مکھی بنی
ہوئی تھی؟"
پگڑیاں گلابی رنگی ہوئی تھیں جن پر سنہری ٹپکا لپٹا تھا اور اوپر سنہری گپھا اور
نیچے گنگا جمنی جھالی لگی تھی۔
ڈولی بھی زرق برق ریشمی پوشاک اور قیمتی زیور سے آراستہ تھی۔
چار قوی ہیکل سپاہی بھی حفاظت کے لیے آئے تھے وہ بھی علیٰ ہذا القیاس ممتاز اور
نفیس پوشاک پہنے ہوئے تھے۔

جس وقت اون کو اس خیال نے وطن سی عزیز جگہ چھوڑنے پر مجبور کیا اوس وقت اُن کی عمر تخمیناً بیس برس کی ہوگی ؟"

انھون نے پچھان کی طرف سفر کرنے کا قصد کیا - اوس وقت تک نہ ریل جاری ہوئی تھی اور نہ راہین اتنی صاف تھین -

پیادہ پا اور یکہ و تنہا سفر کرنا مخدوش اور دشوار تھا -

غرض پیادہ پا روی کی کٹھن منزلین طے کرکے اور بھوک پیاس کی سخت مصیبتین اُٹھاکے وہ پنجاب پہونچے -

جو غریب مصیبت زدہ اس قدر دور و دراز راہ طے کرکے کہین پہونچے گا اُس کے لیے ذریعہ معاش بہم پہونچا لینا کوئی مشکل بات نہین ہے -

چنانچہ چند ہی دن مین کسی جگہ اون کا تقرر ہوگیا - اور خرچ بھیجنے لگے -

سات آٹھ برس تک وہ گھر نہین آئے اور نہ میرے باپ ہی نے کروٹ لی مجھے البتہ حد سے زیادہ صدمہ تھا -

کبھی اپنے مان باپ پر غصہ کرتی تھی کہ ایسا سخت پیغام کیون بھیجا اور حصول معاش کی ٹیڑھی شرط کیون لگائی اور کبھی اپنے بخت برگشتہ پر رونا آتا تھا اور دل ہی دل مین کڑھتی تھی - اور بہر دن سوچا کرتی تھی کیا میرے مان باپ اس قابل نہین ہین کہ خود اپنے پاس سے اون کو روپیہ دیدیتے -

اور کیا اون کو اولاد کی راحت و آرام سے روپیہ زیادہ عزیز ہے -

میرے باپ بہت مالدار تھے - ایسے مالدار کہ مین اکثر روپیون سے کھیلا کرتی اور یہ بھی سوچتی کہ ایک دن روپیے بچھا کر سوؤن گی - دیکھون اون پر کس قدر آرام ملتا ہے ؟"

چنانچہ مین نے ایک دن اپنی مان سے کہا ! مین آج روپے بچھاکے سوؤن گی -

مان نے جواب دیا " بیہودہ ! بھلا مین اس بات کا تجھے کیا جواب دون !"

ظاہر ہے وہ سمجھ گئین کہ مین نے طنز کی راہ سے کہا تھا در حقیقت مین میری غرض بھی یہی تھی ؟"

اس قصہ کے شروع کرنے سے کچھ دنون قبل میرے شوہر سفر سے واپس آچکے تھے

اپنی سسرال کی دلربا فضا کی تعریفین اِس شد و مد کے ساتھ اور پھر خود اپنے ہی منھ سے! اور اپنی چھوٹی بہن کے سامنے سچ کہا ہے۔

تنہا عشق از دیدار خیزد
بسا کین دولت از گفتار خیزد

کامنی۔ (ناز سے بگڑ کر) تم غارت ہو ہٹو بھی۔ تم بھی کیسی باتین کرتی ہو۔

دوسرا باب

مین سسرال جاتی ہون

اپنی پیاری بہن کامنی کی یہ دُعا لیکر مین سسرال چلی منوہر پور مین میری سسرال ہے اور ہیش پور مین میکہ۔

میرے گھر سے سسرال دس کوس ہے۔ اِس وجہ سے سویرے ہی سے کھانے پینے سے فراغت کر کے ہم سب منوہر پور روانہ ہوے کیونکہ ہم جانتے تھے کہ کچھ رات گئے وہان پہونچنا ہوگا۔

اِس خیال سے آنکھوں مین آنسو ڈبڈبا آئے۔ کہ رات کو نہ مین ہی دیکھ سکونگی کہ مین نے شوہر کیسا پایا اور نہ وہی دیکھ سکین گے کہ اون کو بیوی کیسی ملی۔

میری مان بیچاری نے مجھے دولھن بنایا تھا۔ اور حتے الامکان خوب سنوارا تھا اور بڑی کوشش سے کنگھی چوٹی کر کے میرا جوڑا خوب کس کر باندھا تھا۔ اِس خیال سے کہ دس کوس جاتے جاتے پٹیان بگڑ جائین گی۔ جوڑا ڈھیلا ہو جائے گا۔ اور فلس کے اندر گھٹس کے مارے پسینا نکلے گا۔ اور میرے بناؤ کو پھیکا اور جوبن کو برباد کر دے گا پیاس کے سبب سے پانی جو زیادہ پیا جائے گا تو پان کا لاکھا پھیکا ہو جائے گا ؟!

اور راہ کی تکان سے پورا جسم مضمحل اور بے روپ ہو جائے گا۔

حضرات ناظرین! آپ لوگ میری ان بچپنے کی یا چھچوری یا حماقت کی باتون پر ہنستے ہون گے۔ مگر آپ کو میرے ہی سر کی قسم ہنس کے مجھے شرمندہ نہ کیجیے۔ ذرا

میرے باپ ہرموہن دت خاندانی متمول رئیس ہین نہ کہ میرے خسر کی طرح نودولت
اونھون نے مجھ سے کہا۔
اندرا اب مین تم کو روک نہین سکتا اس وقت تم چلی جاؤ۔ دل مین کڑھنا نہین۔ مین
جلدی ہی بلا لونگا۔ مگر ہان تم نئے گھر جاتی ہو نئے نئے لوگون سے تم کو سابقہ پڑیگا۔
معلوم نہین تمھاری ساس۔ نندین اور شوہر کس طبیعت کے ہین۔ تم کو اون
کی سرد و گرم باتین نہایت تحمل سے برداشت کرنا چاہیین۔
اور دیکھو اس کا ضرور خیال رہے کہ تمھارے خسر نے ابھی نئی نئی دولت
پائی ہے اون کے چھچورے پن اور اترانے پر ذرا ہنسنا نہین۔ اون کی تو آج
کل یہ مثل ہو گی ؎
"تیر کے گھر تیتر باہر باندھون کہ بھیتر"
مین نے اپنے دل مین کہا " وہ تو بھلا کیا اتراتے ہون گے۔ مین البتہ نئی دولت
پاؤن گی۔ مین خود پھولون نہین سماتی۔ کوئی میرا دل چیر کے دیکھے تو اُس کو معلوم ہو
کہ اترانا اسے کہتے ہین ؟"
میری چھوٹی بہن کامنی نے میرا مافی الضمیر سمجھ کے کہا۔
باجی۔ اب کب تک آؤ گی۔
مین نے پیار سے اُس کے دونون گال دبا دیئے۔
کامنی۔ باجی تم جانتی ہو سسرال کیسے کہتے ہین اور کیسی ہوتی ہے
مین۔ ہان جانتی ہون نہین کیون۔ وہ پرستان ہے وہ نندن بن ہے۔ وہان رتی
پتی مدن (حسن کے دیوتا) اپنے تیر عشق سے حسینون کے دلون کو گھائل کرتے پھرتے ہین
وہان جا کر عورت پری بلکہ حور بن جاتی ہے اور مرد گدھا۔ وہان ہر فصل مین
ہمیشہ پپیہے اور کوئل کوکا کرتے ہین جاڑے مین بھی وہان طرب خیز اور روح
افزا ہوائین چلا کرتی ہین۔ یہان تک کہ اماوس (اندھیری راتون) بھی وہان
پورا چاند (بدر کامل) بے رحم حسینون کے سخت دلون پر بھی وہی اثر کرتا ہے جو
نازک اور نرم کتان پر"
راوی مترجم " افوہ رے آپ کے معشوق کے حسن دلکش کے اثر"

ہم بہت تھک گئے ہیں۔ جب تک کچھ کھا پی کے ذرا سستا نہ لیں گے ہم آگے چلنے کے قابل نہ ہوں گے سپاہیوں نے ہر چند منع کیا کہ یہ مقام مخدوش ہے یہاں ٹھہرنا صلاح نہیں" مگر کہاروں نے ایک نہ سنی اور کہا کہ ہم لوگ اتنے آدمی ہیں۔ ہم کو کس بات کا ڈر ہے؟"

سپاہیوں نے صبح سے کچھ کھایا پیا نہ تھا۔ اِس سبب سے وہ بھی کہاروں کے ہمراہ اور متفق ہو گئے؟"

اور آخر گھاٹ کے پشتہ پر ایک گھنے پیپل کے نیچے کہاروں نے فنس لو لدی۔

اِس بات پر مجھے بے انتہا غصہ رہا یہاں تک کہ مارے غصہ کے میں کانپنے لگی کہ میں تو دعا مانگ رہی ہوں کہ کوے محبوب میں کسی طرح جلدی سے پہونچ جاؤں اور اُن بے حیاؤں کو اپنے سستانے اور کھانے پینے کی پڑی ہے۔ اور پسینہ سکھانے کے لیے وردی کے دامن سے جسم کو ہوا دے رہے ہیں۔

لیکن اِس خیال کے ساتھ مجھے ترس بھی آیا کہ حقیقت میں عورت کی ذات بہت خود غرض ہوتی ہے۔

میں تو اپنے بناؤ سنگھار کے ساتھ خوب نکھری ہوئی اپنے شوہر کے یہاں اِن بیچاروں کے کندھوں پر کس آرام سے چلی جاتی ہوں اور یہ غریب بھوکے پیاسے پیٹ کے مارے یہ تکلیفیں اُٹھا رہے ہیں۔

اگر دم لینے کو لمحہ بھر کے لیے ٹھہر گئے تو کیا قباحت ہوئی اور میرا کون سا ایسا حرج ہو گیا جو میں آپے سے گذر گئی۔ اس پر میرا غصہ کرنا سراسر ناانصافی ہے۔

لعنت ہے میرے اِس جوبن اور اِس شوق پر۔

میں اتنی دیر تک اپنے اوپر لعنت، ملامت کرتی رہی کہ میرے سب آدمی فنس سے دُور ہو گئے؟"

آخر میں بھی اپنے کمخواب کے چھٹکے کی چلمن سے تالاب کی سیر سے دِل بہلانے لگی۔ ایک طرف تو کہار فنس سے کوئی سو قدم پر دوکان کے سامنے درخت کے سائے میں بیٹھے چبینا چبا رہے تھے۔ اور دوسری طرف کالے بادل کا سا سیاہ بہت بڑا تالاب تھا جس کے چاروں طرف پہاڑ کی طرح کا بہت اونچا پشتہ تھا اور پشتے پر

غور تو کیجیے کہ آج پہلے پہل بن سنور کے جوبن نکھار کے اور دولہن بن کے مین سسرال جاتی ہون۔

مترجم۔ جی نہین۔ کوئی ہنسنے کیون لگا کیا کوئی نہین جانتا کہ آپ طبیعت کی سادی اور بھولی اور ابھی ناتجربہ کار ہین۔ بھلا عنفوان شباب۔ نوجوانی کے جوش اور کتخدا ہمجولیون کی صحبت کا اثر اتنا بھی نہو تو وہ جوانی ہی نہین!!

رستہ مین ہمین ایک مشہور تالاب ملا جسے کالا دیگھی کہتے ہین۔

یہ تالاب آدھ کوس مربع ہے۔ اُس کے چوگرد پشتہ ہے۔ مگر پختہ نہین ہے۔ اور وہ ایک چھوٹی پہاڑی کی برابر اونچا ہے۔

ہمارا راستہ اسی پشتہ کے اوپر سے ہو کے گذرا تھا۔ دور تک پیپل کے بڑے بڑے پرانے اور گھنے درختون کا سلسلہ چلا گیا تھا۔ جن کا سایہ بہت ٹھنڈا اور تھکے ماندے مسافرون کے لیے نہایت ہی تسلی بخش تھا۔

تالاب بہت گہرا تھا کیونکہ اس کا پانی آسمان کے ہم رنگ نیلگون تھا۔

غرض بہیئت مجموعی نہایت ہی خوش سواد اور ایک دل فریب منظر تھی۔

اور گو کہ ہم ایسی و[illegible] کے مسافرون کے لیے یہ جگہ ایک فرحت بخش ضرور تھی۔ مگر تاہم بالکل سنسان تھی۔ یہان لوگون کی آمد و رفت کم تھی کیونکہ گھاٹ پر بنیے کی صرف ایک ہی دوکان تھی۔

اس کے قریب ایک گاؤن بھی [illegible] تالاب کے نام سے کالا دیگھی مشہور ہے۔

اس تالاب پر سے مسافر تنہا گذرنے کی جرأت نہین کرتے بلکہ ڈاکوؤن کے خوف سے دس بیس مل کر قافلہ کی صورت مین سفر کرتے ہین۔

یہان تک کہ تالاب ڈاکوؤن کا کالا دیگھی مشہور ہو گیا۔ عجب نہین کہ یہان کا دوکاندار بھی ان ڈاکوؤن کا ساتھی ہو مگر مجھے مطلق اس کا خوف و ہراس نہ تھا کیونکہ میرے بیس آدمی تھے سوا کہار پیادے سپاہی اور ان کے علاوہ دو ایک مسافر بھی راستے سے ہمارے ساتھ ہو گئے تھے۔

ہم ابھی سہ پہر تالاب پر کوئی ڈھائی بجے پہونچے۔ دن گئے تالاب پر پہونچ کے کہارون نے کہا کہ

کر لیتے تھے ؟"
چیلین اُڑتے اُڑتے نہایت بلند ہوگئین تھین - اور اس نامحسوس پرواز سے اُڑ رہی تھین کہ آسمان پر تھمی ہوئی اور بادل مین جڑی ہوئی معلوم ہوتی تھین - اور جب وہ اُڑتی ہوئی سفید ابر کے نیچے آجاتی تھین تو گویا ابر مین جان ڈال دیتی تھین - جیسے کسی حسین کے رخسار تابان پر خال مشکین پھبتا ہے -
اِس وقت ان چڑیون پر مجھے رشک آیا کہ کاش کوئی ایسا منتر مجھے آتا کہ مین بھی چڑیا بن جاتی اور اُڑکے اپنے آرام جان کے پاس جلدی سے پہونچ جاتی -
اب جو مین نے تالاب کی طرف نظر دوڑائی تو مجھے در معلوم ہوا کیونکہ سوا کہارون کے (جو فنس سے بہت دُور دوکان پر خورد نوش مین مصروف تھے) باقی میرے ہمراہی سپاہی اور دونون مہریان (ایک میرے یہان کی اور ایک سُسرال کی) اور دو چار مسافر جو شریک سفر ہوگئے تھے - سب کے سب نہا رہے تھے - میری فنس کے پاس کوئی نہ تھا - ڈر تو لگا مگر کیا کرتی جا سکتی نہ تھی - آخر دل کڑا کر کے چپکی بیٹھی رہی ؟"
اتنے مین قریب کے درخت سے کسی بھاری چیز کے گرنے کی آواز آئی - مین نے متوحش ہوکر چلمن مین جھانکا تو ایک سیاہ فام توی ہیکل دیو دکھائی دیا - ڈر کے مارے مین نے فوراً پٹ بند کر لیے -
پھر سوچی کہ اس وقت پٹ بند کرنا سخت غلطی ہے - چنانچہ جیسے ہی مین نے پٹ سرکانا چاہا ویسے ہی ایک آدمی اوسی ڈیل ڈول کا اور کودا -
پھر دو اور دھم دھم کود پڑے - اور یہ چارون ظالم فنس کی طرف جھپٹے اور فنس اُٹھا کے لے بھاگے -
یہ دیکھکر سپاہی اور کہار وغیرہ للکارتے غل مچاتے -
ہان ہان - لینا پکڑنا - جانے نہ پائین -
کہتے ہوئے پیچھے دوڑے -
پہلے تو مین ہکا بکا سی ہو کے رہ گئی - مگر جب ہوش وحواس ٹھکانے ہوئے تو مجھے یقین ہوگیا کہ مین اب ڈاکوؤن کے پھندے مین پھنس گئی -

گھانس کا نظر فریب مخملی فرش بچھا تھا۔ اور اوس پر جا بجا خود رو جنگلی درختون کے گلدستے کیا بتاؤن مجھے کس قدر اچھے معلوم ہوتے تھے۔
جو گرد اگرد بڑے بڑے پرانے چھتنار درخت تھے اور اس قدر گھنے اور گنجان تھے کہ دوپہر کی چل چلاتی دھوپ مین بھی ساون بھادون کی گھٹا کی اندھیاری کا لطف آتا تھا۔
اور بار بار یہ خیال مجھے چھیڑتا تھا کہ اپنی ہمجولیان اور سکھیون کے ساتھ یہان جھولا جھولتی تو کیا ہی اچھا ہوتا۔
مویشی اِدھر اُدھر اپنی لطیف اور خوشگوار غذا گھاس کھا رہے تھے اور خوش فعلیون اور کلیلون مین مصروف تھے اور نئے غم ذر دنے غم کالا۔ کس آزادی کے ساتھ اپنی زندگی بسر کر رہے تھے۔
ہوا گو بہت دبے پاؤن چلتی تھی مگر اس الھڑپن سے کہ پانی کی صاف اور سطح چادر پر لہرون کی شکنین ڈالدیتی تھین۔
اور اِن موجون کی چوٹ سے کنول گٹے اور کوکا بیلی کے پھولون کے گلدستے عجب ادا سے آہستہ آہستہ ہل رہے تھے۔
خوشرنگ اور خوشنما چڑیان سطح آب سے بالکل متصل ہوا پر معلق تھرتھراتی تھین۔
اور کبھی کبھی غوطہ لگا کے چھوٹی مچھلیون اور ننھے ننھے کیڑون کے شکار کرلیتی تھین۔
جا بجا کنارون پر بگلے مچھلی کی تاک لگائے سکوت مین بیٹھے تھے۔
ایک جانب میرے سپاہی تھکن مٹانے کو نہا رہے تھے۔ اُن کے بدن سے قطرے جو تالاب مین گرتے تھے تو دھوپ مین بعینہ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ موتی اور ہیرے کے ٹکڑے جھڑ رہے ہین۔
آسمان کا اوس وقت کا نیلا نیلا رنگ اور اس مین جا بجا سفید ابر کے ٹکڑے کیا کہون کیسے بھلے معلوم ہوتے تھے۔
ہوا کے تھپیڑے ابر کے چھوٹے اور ہلکے ٹکڑون کو گل بازی بنائے ہوئے تھے۔ بڑے ٹکڑے البتہ اپنی جسامت کے سبب سے اِس دستبرد سے محفوظ تھے اور عجب متانت سے ایک جگہ پر قائم تھے۔
ہان کبھی کبھی خفیف سی حرکت کے ساتھ ہاتھی گھوڑے کی صورتین پیدا

تجھے اگر جان پیاری ہے تو جو کچھ تیرے پاس ہو سب بخوشی ہمین دے دے۔ اور اگر چھپائے گی یا نہ دے گی تو یہ سمجھ لے کہ ایک ہاتھ مین تیرا فیصلہ ہے۔
زیور کا صندوقچہ اور جو زیور مین پہنے تھی وہ سب اُتار کے مین نے اون کے حوالے کیا۔ صرف ہاتھون کے کڑے مین نے نہین دیے تھے جو زبردستی کلائی مین سے اُتار لیے گئے۔
افسوس اس کے بعد ایک میلا کچیلا پھٹا سا کپڑا مجھے ملا کہ مین ستر ڈھکون اور اپنی بیش بہا پانچ سو کی زرخرید ساری بھی ان کے نذر کر دون۔
ساری مجھے اپنی جان اور عصمت سے زیادہ عزیز نہین تھی لہذا مین نے یہی کیا اور نہ کرتی تو کیا کرتی۔
اس کے بعد قفس کے چاندی سونے کے پرزے اکھاڑ کے اوس کو پہلے لٹھون سے چکنا چور کر ڈالا پھر آگ لگا دی کہ پتہ نہ لگے اور پولیس کو اون کے جرائم کا کوئی ثبوت نہ مل سکے۔
ان سب کارروائیون کے بعد اوس ظالم قافلہ نے کوچ کی تیاری کی۔ اور مجھے اندھیری رات مین اس سنسان جنگل اور درندون کے مسکن مین اکیلا چھوڑ کے چلے تو مین نے رو کے اور نہایت عاجزی سے پانون پڑ کے اُن سے درخواست کی۔ کہ اپنے بچون کا صدقہ میری بے کسی پر ترس کھا کر مجھے بھی اپنے ساتھ لیتے چلو۔"
پیارے ناظرین! عبرت کا مقام ہے کہ اِس وقت مجھے ان ڈاکون ہی کی صحبت غنیمت معلوم ہوئی۔
ایک بڈھے رحم دل قزاق نے ملائمت اور نرمی سے کہا۔"
بیٹی! تجھ سی خوبصورت اور حسین لڑکی کو ہم اپنے ساتھ نہین رکھ سکتے تیرے ساتھ ہونے مین ہمین اپنی گرفتاری کا خوف اور یقین ہے۔
ایک جوان ڈاکو۔ نہین مین ضرور اس کو ساتھ لے جاؤن گا چاہے مجھے جیل خانہ ہی کیون نہ ہو جائے۔
اس کے علاوہ اور جو کچھ اوس نے کہا وہ نہ میرے قلم سے نکل سکتا ہے اور نہ مین

اب مین نے دونون طرف کے چارون پٹ کھول دیے اور شرم و لحاظ کو خیرباد کہہ کے چاہا کہ کود پڑون مگر وہ اِس قدر چھپٹے ہوئے جاتے تھے کہ مجھے جرأت نہین ہوئی ؟ "

اِس کے علاوہ میرے آدمی فنس کے قریب پہونچ گئے تھے جس سے مجھے ذرا ذرا ڈھارس بندھی۔

مگر افسوس یہ اطمینان بہت جلد رفع ہو گیا کیونکہ درختون پر سے اور ڈاکو یکے بعد دیگرے دھما دم کودنے لگے !

مین بیان کر چکی ہون کہ آدھ میل تک برابر بڑے بڑے درختون کی قطار چلی گئی تھی۔ اور اسی کے نیچے سے راستہ تھا۔

یہ سب ڈاکو لمبے لمبے لٹھ ہاتھون مین لیے ہوئے تھے۔

اِن خونخوارون کی تعداد زیادہ دیکھ کر سپاہی پیچھے رہ گئے تھے۔

اب مجھے مایوسی نے گھیر لیا اور رہی سہی آس ٹوٹ گئی پھر چاہا کہ کود پڑون لیکن ایک تو تیز رفتاری سے چوٹ کا خوف ہوا دوسرے ایک موٹا سا ڈاکو لٹھ تانے مجھے دھمکانے لگا کہ تو نے ادھر قدم اُتارا اور اِدھر مین نے ایک لٹھ مین تیرا فیصلہ کر دیا آخر مین کود نہ سکی۔

میرے ایک نمک حلال اور بہادر سپاہی نے بیشک بڑی جانبازی کی کہ فنس کو آگے پکڑ لیا۔

لیکن افسوس ایک بے درد قزاق نے اوس کے سر پر ایک ایسا لٹھ مارا کہ وہ بیچارہ بے دم ہو کر گر پڑا ایسا گرا کہ پھر مین نے اوس کو اُٹھتے اور تڑپتے نہین دیکھا غالبًا وہ مر گیا۔

یہ واقعہ دیکھ کر میرے سب آدمی بھاگ کھڑے ہوئے اور ڈاکو مجھے لے چلے۔

آدھی رات تک اونھون نے کہین دم نہ لیا اور بیچ مین کہین ایک لمحہ بھر کے لیے بھی نہین ٹھہرے آدھی رات کو ایک نہایت ہی تیرہ و تار اور ڈراونے جنگل مین فنس رکھ دی گئی اور مشعل روشن کی گئی۔

ایک ڈاکو نے بڑھکر مجھ سے کہا۔

بے کسی کے ایسے زبردست دشمنوں کے پنجہ میں اکیلی چھوڑ دی گئی اور اس پر بھی وہ ان ناقابل برداشت مصیبتوں کا ذرا بھی لحاظ نہیں کرتے اور نہایت ہی استقلال کے ساتھ اب بھی کہہ رہی ہے -

جو کچھ ہوا وہ ہوا کچھ پروا نہیں - ہاں رنج ہے تو یہ ہے کہ اپنے شوہر کو نہ دیکھ سکی - اور اپنے ماں باپ کو بھی دیکھنے کی کوئی صورت نظر نہیں آتی -

ہائے میں تو کہیں کی بھی نہ رہی ؎

گئے دونوں جہان کے کام سے ہم نہ اِدھر کے ہوئے نہ اُدھر کے ہوئے

نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم نہ اِدھر کے ہوئے نہ اُدھر کے ہوئے

افسوس! نہیں معلوم اب کس کا انتظار ہے کہ جان بھی نہیں نکلتی - اب بھی موت آجائے تو بہت اچھا ہے سیکڑوں ذلتوں - بے غیرتیوں - تکلیفوں اور مصیبتوں سے نجات مل جائے - اگر زندہ رہی تو کدھر جاؤں گی -

میں تو کسی کو منھ دکھانے کے قابل نہیں رہی - یہ وہ رونا ہے کہ اگر مدت العمر روؤں جب بھی آنسو نہ تھمیں گے -

اب یہ رونا زندگی کے ساتھ ہے - تو پھر رونے سے کیا فائدہ -

اچھا اب ہرگز نہ روؤں گی نہ تڑپوں گی مگر آہ میں کیا کروں -

ضبط کہتا ہے نہ تڑپوں لیکن

درد تڑپاتا ہے ناچاری ہے (کامل)

اشک مسلسل جاری تھے - اور میں ضبط کرنے کی کوشش کر رہی تھی کہ اتنے میں تھوڑی دور پر ایک مہیب جانور کرخت آواز سے گرجا - میں سمجھی کہ شیر ہے -

اس وقت مجھے اس خیال سے حد سے زیادہ مسرت ہوئی کہ شیر مجھے کھا جائے تو میں ان تمام آفتوں سے اور بلاؤں سے بچ جاؤں - مجھے گوارا ہے کہ وہ میری ہڈی ہڈی توڑ کے میرا خون پی لے - میں نہایت خوشی اور استقلال سے سہ لوں گی - کیونکہ یہ تکلیف جسمانی ہے اور روحانی تکلیفیں اٹھانے کی اب میرے دل میں طاقت باقی نہیں رہی اس وقت موت کا آجانا میرے لیے عین زندگی ہے یہ سمجھ کر میں نے رونا موقوف کیا اور مایوسی جاتی رہی - خوش خوش اپنے محسن شیر کا خیر مقدم

اوس کو دل مین جگہ دے سکتی ہون۔
وہی بڈھا۔ (جو بظاہر سردار قافلہ معلوم ہوتا تھا۔ اس جوان کو لٹھ دکھا کے) آج سے ہم تیری لاش اسی جگہ رکھ جائین گے جب قدم آگے بڑھائین گے۔ ہم لوگ ایسا گناہ کبھی نہین کرتے۔"

اس کے بعد سب کے سب ایک طرف چلے گئے۔

تیسرا باب (۳)

سسرال جانے کا مزہ

میرے پیارے ناظرین! بھلا کہین بھی ایسی آفتین۔ یہ مصیبتین اتنی تکلیفین کسی ایسی لڑکی پر گذری ہون گی جو پہلے پہل مدت کے بعد ایک بھولا اور آرزو مند دل پہلو مین لیے ہوئے اپنے پیارے شوہر کے پاس جاتی ہو؟

اور کس سامان سے! سر سے پانون تک قیمتی زیور مین لدی ہوئی۔ پٹیان بنائے۔ بال سنوارے پان کا لاکھا جمائے ہوئے۔ خوشبو دار تیل اور بٹنے سے جسم کو اور عطر سہاگ سے پوشاک کو بسائے ہوئے۔ انیس برس کے سن کی اُمنگون مین بھری ہوئی سسرال جاتی ہو۔

اور راستے مین دل سے باتین کرتی چلی جاتی ہو کہ اپنا پیارا دل غریب جوبن کیا کہہ کے اون کے نذر کرون گی۔

ہائے افسوس! صد افسوس!! کس قدر قابل رحم ہے وہ بیکس جس کے معصوم دل پر یکایک یون بجلی گری ہو۔

اور جس کا ناچیز ہدیہ یعنی جوبن جو اپنے پیارے عاشق کی نذر کو لے چلی ہو زمانے کے ظالم ہاتھون سے یون لٹ گیا اور سارا نکھار خاک مین مل گیا۔

زیور چھین گئے۔ ستر جوڑ بہتر پیوند کا پرانا کپڑا پہنایا گیا۔

شیرون۔ بھیڑیون۔ ریچھون اور سانپون کے منہ کے علاوہ بھوک پیاس اور

چوتھا باب (۴)

وہ نہین بھولتا جہان جاؤن
ہائے مین کیا کرون کہان جاؤن

آنکھ کھلی تو کیا دیکھتی ہون صبح کا سہانا وقت ہے خوش الحان چڑیان یادحق مین زمزمہ سنج ہین؟

دھوپ نے گھنے درختون مین چھن چھن کے فرش زمردین پہ جا بجا جواہرات ٹانک دیے ہین؟۔

رات بھر تو اس قیامت کی تاریکی تھی کہ ہاتھ نہین سوجھتا تھا۔ اب جو ذرا روشنی ہوئی تو دیکھا کہ میرے ہاتھ مین ایک بھی زیور نہین ہے۔

افسوس ظالمون نے سب چھین کے مثل بیوہ کے بنا دیا۔

صرف بائین ہاتھ مین (حسب رواج قوم) لوہے کی ایک نازک چوڑی پڑی تھی اور داہنے ہاتھ مین وہ بھی نہین؟۔

اسے بدشگونی سمجھ کے مین رونے لگی اور ایک جنگلی بیل توڑ کے چوڑی کے عوض اپنے ہاتھ مین لپیٹ لی۔

اس کے بعد مین نے چارون طرف نظر دوڑائی تو بعض درختون کے ٹہنے اور بعض درخت جڑ سے کٹے ہوئے پڑے دیکھے۔

قیاس سے سمجھی کہ یہان ضرور لکڑہارے لکڑیان کاٹنے آتے ہون گے۔ اور گانوٗن تک کوئی نہ کوئی پگڈنڈی ضرور ہوگی۔

یہ سوچکر مین راہ کی تلاش مین ادھر ادھر پھرنے لگی۔

صبح کا سُہانا اور دل کش سمان اور نسیم سحر کی شوخیان اور دن کی روشنی دیکھکر پھر از سر نو جینے کو جی چاہا۔

کچھ یاس سے تسکین دل مضطر کو ہوئی تھی
پھر چھیڑ دیا ہائے تمنا کا بُرا ہو (مومن)

کرنے کو مستعد ہو بیٹھی۔
جو جو سوکھی پتیون پر اوس کے پانون کی چاپ قریب آتی جاتی ہی خود بخود میرا پژمردہ دل بشاش ہوتا جاتا ہے کہ میری مصیبتون کا خاتمہ کرنے والا اور میرے دل کو زندہ کرنے والا شیر آتا ہے۔
مگر افسوس انتظار کرتے کرتے مین تھک گئی اور وہ ظالم نہ آیا۔
پھر مجھے خیال آیا کہ سنتے ہین جہان زیادہ گھنا جنگل ہوتا ہے وہان سانپ ضرور ہوتے ہین؟"
اس اُمید پر مین ایک گھنے جنگل مین گھسی کہ کسی نہ کسی سانپ پر پانون پڑ ہی جائیگا یہان تک مین اُس جنگل مین پھری کہ پھرتے پھرتے پانون ام گئے؟"
کانٹون نے جابجا پانون کو زخمی کر دیا۔ کنوا نچ کی پتیون نے ہنڈلیون اور پانون مین کھجلی پیدا کر دی مگر افسوس! انسان سے سب جانور بھاگتے ہین۔
کئی مرتبہ اُن کے رینگنے کی آواز تک مین نے سُنی مگر بدقسمتی سے کسی پر پانون نہین پڑا؟"
غرض مجبور اور مایوس ہو کے اور بھوک پیاس سے بیدم ہو کے اور چلنے کی طاقت نہ پا کے ایک صاف جگہ مین بیٹھ گئی؟"
بیٹھی تو سامنے سے ایک ریچھ آتے دیکھا خوش ہوئی کہ شاید یہی میری آرزو پوری کر دے؟"
اس اُمید مین اوس کے مارنے کو جھپٹی کہ غصے مین وہ مجھ پر حملہ کرے گا۔
لیکن افسوس اوس نے بھی مجھے نہین پوچھا بلکہ آہستہ آہستہ ٹہلتا ہوا ایک درخت پر چڑھ گیا۔
اُوس کے چڑھنے کے بعد شہد کی مکھیون کی بھن بھناہٹ کی آواز آئی جس سے مین سمجھی کہ شہد کے لالچ مین وہ میری طرف متوجہ نہین ہوا۔
غرض یاس اور ناامیدی نے تھکا کر مجھے بٹھا دیا اور کسل اس قدر غالب تھا کہ آخر شب مین اونگھ گئی۔ اور بیٹھے بیٹھے سو گئی۔

مگر اس کو کیا کیا جائے کہ چلنے کی عادت تو کبھی تھی ہی نہین - اب کسی طرح قدم آگے نہین اُٹھتا تھا -

رات بھر جاگنے سے اور روحانی اور جسمانی دونون تکلیفین برداشت کرنے سے اور بھوک پیاس اور تھکن سے بالکل بے دم اور مضمحل ہو کے ایک درخت کے نیچے مین لیٹ گئی

لیٹ کیا گئی گر پڑی نیند وہ بلا ہے کہ سولی پر بھی آتی ہے لیٹتے ہی آنکھ جھپک گئی -

خواب مین کیا دیکھتی ہون کہ ایک سفیدابر کے ٹکڑے پر مین بیٹھی چلی جاتی ہون -

راجہ اندر کا پرستان ہے اور گویا وہ ہی میری سسرال ہے -

وہین مین اُتری رتی پتی مدن وہان جلوہ فرما ہین اور وہ جیسے میرے شوہر ہین -

اور رتی اون کے پہلو مین بیٹھی ہوتی ہین - اور وہ میری سوت ہین -

اور ایک پھول (پاری جات) پر ہم دونون آپس مین لڑ رہے ہین - مین کہتی ہون کہ مین لون گی - اور وہ کہتی ہین کہ واہ یہ میرا ہے مین نہین دون گی -

اتنے مین کسی نے میرے جسم کو چھوا اور میری آنکھ کھل گئی ؟''

دیکھتی کیا ہون کہ ایک ویوکا بچہ مجھے کھینچ رہا ہے - خوش نصیبی سے ایک موٹی سی لکڑی میرے قریب ہی پڑی تھی اوسے اوٹھا کر اور خوب زور سے تان کر مین نے اس کے سر پر مارا -

تعجب ہے کہ اوس ضعف کی حالت مین اتنی طاقت مجھے کہان سے آگئی تھی -

اوس کو شدید چوٹ لگی اور ہاتھ سے سر پکڑ کر بھاگا -

اس فتحیابی کے بعد مین نے اس مال غنیمت یعنی لکڑی کو غنیمت سمجھا - اور اس پر سہارا دے کر پھر چلی ؟ -

تھوڑی ہی مسافت طے کی تھی کہ ایک بڑھیا ملی جو ایک گائے کو ہنکاتی چلی جاتی تھی - مین نے اوس سے پوچھا -

کیون مائی یہان سے مہیش پور کتنی دور ہے ؟ اور منوہر پور کدھر ہے -

ضعیفہ - بیٹا تم کون ہو ؟ اور یہان کیونکر آئین - تمھاری سی خوبصورت کی لڑکی کو اکیلے سفر کرنا نہ چاہیئے میری آنکھون مین خاک کیسی پیاری صورت ہے چلو

نہ وہ پاس رہی نہ مرنے کا خیال رہا اب زندگی کی آرزو اور تمنائے وصالِ یار اور شباب کی اومنگون نے پھر گدگدانا شروع کیا تلاش کرتے کرتے ایک مٹی سی پگڈنڈی نمایان ہوئی۔ اوس کے نشان پر اور آگے بڑھی۔

جتنا مین آگے بڑھتی گئی اوس قدر وہ اور زیادہ واضح اور چوڑی ہوتی گئی اور بستی کے ملنے کی اُمیدین بندھتی چلین۔

یکایک ایک نیا جان گداز خیال دل مین پیدا ہوا۔ کہ مجھے بستی مین جانا چاہیئے ؟۔

ڈاکوؤن کے عطیہ پُرانے کپڑے سے مین نے بدقت کمر سے گھٹنون تک ستر پوشی کی مگر اوپر کا آدھا دھڑ چھپانے کی کوئی صورت ذہن مین نہین آئی۔

اپنی صورت کو مین نے اس قابل نہین دیکھا کہ کسی کو منہ دکھاؤن ؟

مین نے دل مین ٹھان لیا کہ "مین یہین رہون گی"۔ اور یہین مرجاؤن گی اور ہرگز یہ ذلت گوارا نہ کرون گی کہ اس ہیئت گدائی سے کسی نامحرم کا سامنا کرون۔

مگر آہ! عنفوان شباب بھی کیا زمانہ ہے!

نسیم سحر کی مستانہ چال۔ وہ خوبصورت اور خوش ادا چڑیون کی خوش فعلیان۔ وہ خوش الحان طیور کی زمزمہ سنجیان۔ وہ قدرت کے مخملی فرش پر دھوپ کی گلکاریان۔

وہ خودرو جنگلی درختون کا نزاکت سے جھومنا اور وہ خوش رنگ اور نظر فریب پھولون کا کھلنا مجھ ناشاد اور نیم ارمان کو ایسا بھایا کہ کچھ دنون اور باغ دُنیا کی فضا دیکھنے اور ہوا کھانے کی تمنا از سر نو پیدا ہوئی۔

آخر درختون کی ڈالیان توڑ کے اور چھال چھیل کے بڑی دقت سے اوپر کے جسم کو ڈھانکا ؟۔

اس مین شک نہین کہ جو مجھے دیکھتا وہ سڑن اور دیوانی سمجھتا۔

لیکن مجبوری تھی آخر مین کیا کرسکتی تھی برہنگی سے تو یہ حالت اچھی تھی۔

غرض اوسی پگڈنڈی پر پھر چلی۔ تھوڑی دور جاتے مویشون کی آوازین سنائی دین۔ دل دھڑکنے لگا کہ گانوں قریب ہے۔

جب کوئی صورت منزل مقصود تک پہونچنے کی نہ رہی تو مین مجبوری سے اوس کے پیچھے ہولی ؟

اپنے گانؤن مین پہونچکر اوس نے مجھ سے دریافت کیا ؛

تم یہان کس کے پاس جاؤ گی ۔

مین ۔ مین خانمان خراب یہان کسی کو بھی نہین جانتی ۔ یہین کہین کسی درخت کے نیچے پڑ رہون گی ۔

مسافر ۔ تم کون ذات ہو ۔

مین ۔ کائستھ ۔

مسافر ۔ ہم برہمن لوگ ہین ۔ آؤ تم میرے ساتھ آؤ ۔ یہان میدان مین کیون تکلیف اوٹھاؤ رات بھر میرے یہان پڑ رہو صبح کو چلی جانا ۔

میلا کچیلا موٹا جھوٹا کپڑا پہنے ہو تو کیا ہوا مگر ہو تم کسی بڑے گھر کی لڑکی ۔ بھلا غریبون مین یہ حسن کہان ؟

مین جل گئی اور اپنے دل مین کہا ۔

پھٹ پڑے وہ سونا جس سے ٹوٹین کان ۔ خاک مین ملے یہ حسن ۔

راستہ بھر اس کمبخت کی تعریفین سنتے سنتے کان بہرے ہو گئے ۔ جی اکتا گیا ۔

یہ برہمن بوڑھا تھا اس وجہ سے اوس پر بدگمانی کا موقع مجھے نہین ملا ۔ آخر مین اُس کے گھر جانے پر رضامند ہو گئی ۔

پرمیشر کا ہزار ہزار شکر ہے کہ خدا خدا کر کے دو دن کے بعد آج ذرا سستانے کی ایک محفوظ جگہ ملی ۔

اس رحم دل برہمن کی بسر اوقات پوجا پاٹ پر منحصر تھی ۔ میری ردی حالت دیکھ کر اوس نے مجھ سے پوچھا ۔

بیٹیا ! کیا تمھارے کپڑے کسی نے چھین لیے ۔

مین ۔ ہان مہاراج ۔

برہمن لوگ اپنے ججمانون سے کپڑے وغیرہ بھی پایا کرتے ہین ۔

لال کنارے کی دو ساریان اور چوڑیان اوس بیچارے نے مجھے پہننے کو دین

میرے گھر چلو؟"

"مین توخدا سے چاہتی تھی مین نے فوراً منظور کرلیا اور اوس کے ساتھ ہولی؟"

جب اوس کے گھر پہونچی تو اوس بے چاری نے مجھے بھوکا پیاسا دیکھ کر گائے کا دودھ دوہ کر مجھے پلایا۔ تو ذرا میری جان مین جان آئی اور حواس ٹھیک ہوئے مہیش پور کے راستہ سے وہ واقف تھی مین نے اوس سے کہا۔

مائی مجھے وہان تک پہونچا دو تو مین تم کو روپے دلا دون گی۔

ضعیفہ۔ مین اپنا گھر کس پر چھوڑ جاؤن۔ اکیلا گھر چھوڑ کے تو مین ہرگز نہ جاؤنگی۔ مین تمھین راستہ تبائے دیتی ہون تم اوسی ڈھرے پر چلی جاؤ مہیش پور پہونچ جاؤ گی۔

مجبوراً اوس کی حسب ہدایت مین ایک راستہ پر چلی۔

شام تک برابر سفر کرنے سے اور بھی مین تھک گئی۔ راستہ ایسا سنسان تھا کہ مجھے کوئی نہین ملا صرف ایک مسافر ملا۔

مین نے اوس سے کہا۔

باباجی بڑا احسان کرو جو مجھے راستہ تبادو۔ اب مین کدھر جاؤن۔

مسافر۔ (تھوڑی دیر تک گھورنے کے بعد) مجھے کیا معلوم تم کہان جاتی ہو۔ کسی کا نام لو تو تباؤن کہ کتنی دور ہے اور کس طرف جاؤ اور تم آتی کہان سے ہو۔

چھوڑا نہ رشک نے کہ ترے گھر کا نام لون
ہر اک سے پوچھتا ہون کہ جاؤن کدھر کو مین

جس گانؤن مین مجھے بڑھیا ملی تھی مین نے اوسی گانؤن کا نام تبا دیا اور مہیش پور کا راستہ پوچھا۔

مسافر۔ تم راستہ بھول گیئن اور اولٹی چلی آیئن یہان سے مہیش پور ایک دن کی راہ ہے؟۔

یہ سُن کر میرے ہاتھون کے طوطے اُڑ گئے اور سناٹا سا آگیا۔ آخر مین نے پوچھا۔ تم کہان جاؤگے؟"

مسافر۔ یہان قریب ہی اوری گرام جاتا ہون"

اوس کی یہ راے مجھے صائب معلوم ہوئی - اور مین نے اوس پر عمل کیا -
ایک دن سنا کہ گاؤن کے ایک رئیس بابو کشن داس مع اہل و عیال کلکتہ جاتے ہین - مین نے خیال کیا - کہ میری رہائی کا اچھا موقع ہے - حالانکہ کلکتہ میری سسرال اور میکہ دونون سے بہت دور ہے لیکن وہان میرے رشتہ کے ایک چچا عرصے سے کاروبار کرتے ہین - اون کو تلاش کرون گی - وہ مجھے گھر بھیج دینگے یا میرے باپ کو اطلاع کرین گے -
یہ طے کرکے مین نے اپنے میزبان برہمن پر اپنا منصوبہ ظاہر کیا تو اوس نے جواب دیا "تمھاری تجویز بہت اچھی ہے"
بابو کشن داس جی تو میرے ججمان ہین - تم کو اپنے ساتھ لے جاکر اون کے سپرد کر دون گا"
وہ بےچارہ ایک محسن اور بڑے شریف آدمی اور مجھ سے بہت مہربانی سے پیش آتے ہین"
مجھے امید ہے کہ اگر مین اون سے کہونگا تو میری بات ضائع نہ جائیگی -
غرض میرے محسن میزبان نے اپنا وعدہ وفا کیا اور بابو جی سے کہا یہ بیچاری مصیبت کی ماری شریف زادی ہے - ناگہانی آفت مین مبتلا ہوکر اور راستہ بھول کر ادھر آنکلی ہے
اگر آپ اپنے ساتھ کلکتہ لیتے جائین تو یہ غریب بے دست و پا لڑکی اپنے میکہ پہونچ سکتی ہے - پرمیشر آپ کو اس کا اجر دے گا
بابو جی بے تامل راضی ہوگئے اور مجھے اپنے زنانے مین بھیجدیا دوسرے ہی دن وہ مع متعلقین کے کلکتہ کے قصد سے چل کھڑے ہوئے -
پہلی منزل چار ہی پانچ کوس کی تھی - وہان پہونچ کر گنگا کنارے قیام کیا اور دوسرے دن بجرے پر سوار ہوکے خدا خدا کرکے ہم مع الخیر کلکتہ پہونچے -

مین اوس کا حکم بجالائی۔
مگر جوڑیان مین نے بڑی تکلیف سے پہنین - اس کے بعد برہمنی نے مجھے کھانا دیا مین نے اوس کا شکریہ ادا کرکے کھالیا - ایک چٹائی ملی جسے بچھا کے مین پڑ رہی - باوجود تھکن کسل اور اس اطمینان کے مجھے نیند نہین آئی -
اب عمر بھر کے لیے میری زندگی مین گھن لگ گیا - زندگی تلخ ہوگئی -
افسوس اب مین بدنصیب اس قابل نہین رہی کہ کسی کو اپنا منحوس چہرہ دکھاؤن "
اس بے غیرتی کے جینے سے تو مرنا ہزار درجے اچھا ہے" پچھلے پہر تک یہی منتشر خیالات تھے اور مین تھی انھین خیالات نے میری نیند اڑا دی پچھلے کو یون ہی آنکھ جھپکی تھی کہ ایک پریشان خواب دیکھا -
دیکھتی کیا ہون کہ چارون طرف گھٹا ٹوپ اندھیرا چھایا ہوا ہے اور ملک الموت اپنی خوفناک صورت دکھا کے مجھے ڈرا رہا ہے اور مجھے دیکھ دیکھ کے بڑے بڑے دانت نکال کر ہنس رہا ہے -
مین چونک پڑی اور جوڑ جوڑ مین درد اور ٹمیس محسوس ہوئی پاؤن بالکل ام گئے تھے - چلنا تو در کنار اٹھنا بیٹھنا تک شاق تھا -
سونچی کہ اب تو بڑی مشکل ہوئی جب تک بدن کا درد اچھا نہوے گا اس وقت تک مجبوری سے مجھے یہین رہنا پڑے گا -
غریب برہمن اور اوس کی جورو دونون بڑی خاطر اور مدارات سے پیش آئے -
مگر افسوس مہیش پور بھیجدینے کی کوئی راہ نہ نکلی - عورتین راہ نہ جانتی تھین نہ چلنے پر راضی ہوتی تھین - مرد البتہ جانے پر موجود تھے لیکن اون کے ساتھ مین جانا پسند نہین کرتی تھی -
علاوہ برین نیک نفس برہمنی نے مجھے منع کردیا تھا -
برہمنی - یہان کے لوگ اچھے نہین ہین - کسی غیر مرد کے ساتھ تمھارا تنہا جانا مناسب نہین - نہین معلوم کون کس طبیعت کا ہے - مین تمھاری سی جوان جہان اور خوبصورت لڑکی کو اکیلا بھیجنا کسی اجنبی شخص کے ساتھ کبھی پسند نہین کرون گی -

روز ایک نیا لطف خیز واقعہ دیکھنے مین آتا تھا۔

کلکتہ پہونچنے کے ایک دن قبل قریب شام جوار آیا اور اُس کے توڑ کے سبب سے ہماری ناؤ آگے نہ بڑھ سکی؟

ایک گانوَن جو شرفا کی بستی تھی اُس کے کنارے پر لگا دی گئی۔

وہان بھی عجیب عجیب چیزین دیکھنے مین آئین۔ ایک طرف ماہی گیر چھوٹی ڈونگیون پر مچھلی کا شکار کھیل رہے ہین۔

اور ایک طرف برہمن گھاٹ کی سیڑھیون پر بیٹھے ہوئے شاستر کا مباحثہ کر رہے ہین۔ ایک طرف نوجوان خوبصورت عورتین پانی بھر رہی ہین کوئی گھڑا بھر رہی ہے کوئی بھر کے پھر خالی کر رہی ہے۔

اون کی یہ اٹکھیلیان دیکھ کے ایک پرانا گیت مجھے یاد آگیا۔

درشن دے کہان چھپ رہے کانھا

ٹھارے رہے ابھین جمنا کے تیرے ہم دیکھا تو ہے! یہی ٹھکانا

درشن دے کہان

ابھین رہے آنکھون کے ساہون

بھئے الوپ کیو کون بھانا

درشن دے کہان چھپ رہے کانھا

اوس دن اوسی گھاٹ پر مین نے دو کم سن لڑکیون کو دیکھا جن کو مین کبھی نہین بھول سکتی سات سات آٹھ آٹھ برس کی عمر ہوگی۔

بظاہر خوبصورت مگر نہ ایسی کہ پری یا حور کہی جا سکین۔

زیور اور کپڑون سے آراستہ۔ بالیان اور کرن پھول کانون مین طوق گلے مین چوڑیان ہاتھون مین اور چار چار چھڑے پانوَن مین جوڑے کے گرد گلاب کے پھول لگائے ہوئے ہار سنگھار گی ڈنڈیون مین وہ رنگی ہوئی کالے کنارے کی ساریان پہنے ہوئے۔ پتلی کمر پر چھوٹے چھوٹے گھڑے رکھے ہوئے سیڑھیون پر سے اُتر رہی تھین اور دونون باری باری سے گیت گاتی جاتی تھین۔

یہ گیت مجھے اِس قدر پسند آیا کہ مین نے یاد کر لیا۔

پانچوان باب (۵)

پائل بجاوت گھڑا کھنکاوت
چلو ری سکھی پانی بھرن کو چلین

گنگا جی کو مین نے اس وقت تک کبھی نہین دیکھا تھا - اس وقت اوسے دیکھکر حد سے زیادہ خوش ہوئی اور تھوڑی دیر کے لیے مین اپنا دکھ درد اور مصیبت سب بھول گئی -

وہ گنگا جی کا وسیع اور ناپیداکنار پاٹ اور وہ اس پر چھوٹی چھوٹی لہرین اور اون لہرون پر دھوپ کی زرنگار گلکاریان - بعینہ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ زری کا فرش کوسون تک بچھا ہوا ہے -

اور جہان تک نظر دوڑایئے معلوم ہوتا تھا کہ پانی مین آگ لگی ہوئی ہے - اور نظر کے ساتھ ساتھ وہ آگ پانی کی سطح پر دوڑتی چلی جاتی ہے - کنارون پر دور تک مختلف قسم کے درختون کی قطار چلی گئی تھی جو دور سے ایک سجے ہوئے باغیچہ کا لطف دے رہی تھی !

اور سواحل پر سیکڑون طرح کی ناؤین تھین اون کی آوازین اور ملاحون کا شور حقیقت مین عجب لطف خیز تھا -

ایک طرف گھاٹ پر نہانے والون کا مجمع تھا جو نئی نئی طرح سے نہا رہے تھے - کوئی غوطہ لگا رہا ہے کوئی چھلی چھلیا کھیل رہا ہے کوئی پیر رہا ہے - کوئی غوطہ لگا رہا ہے کوئی کنارے ہی پر بیٹھا لٹیا سے نہا رہا ہے -

اور کہین کہین سفید ابر کی سی زمین دور تک چلی گئی ہے - اور اس مین رنگ برنگ کی چڑیان بول رہی ہین -

یہ پوری کیفیت دیکھکر اوس کی عظمت میرے دل مین جم گئی اور اب مین سمجھنے لگی کہ بیشک گنگا جی تبرک اور رین کی چیز ہین -

خوب جی بھر کے کئی دن تک دیکھتی رہی جب بھی میری طبیعت نہین اکتائی کیونکہ

نرملا
دو جنیا دکھائے کانھ کو رجھائین بیری ڈوب مرین

(دونون)
چلوری سکھی پانی بھرن کو چلین؛
چلو جی گوئیان جل بھرن کو چلین
چلوری سکھی ندیا بھرن کو چلین

ان بھولی کم سن لڑکیون کے اس سُریلے اور دلکش گیت مین میرا دل لگ گیا تھا اور مین غور سے سن رہی تھی۔

یہ دیکھ کے بابو جی کی بیوی نے مجھ سے کہا۔

پتّھر پڑے تمھاری باتون پر۔ ان لڑکیون کے گیت مین کیا ہے جو تم غور سے سن رہی ہو؟"

مین۔ آخر اس گیت مین کیا عیب ہے۔

بابو جی کی بیوی۔ یہ کرشن کنہیا بجانے والا بھی کوئی گیت مین گیت ہے۔ اور پھر ان لڑکیون کے مُنھ سے؟"

مین۔ سولہ برس والی عورت کے منھ سے چاہے نہ اچھا معلوم ہو مگر ان سات برس کی لڑکیون کے مُنھ سے تو اچھا معلوم ہوتا ہے۔ جوان آدمی کے ہاتھ کی چپت کیسی ناگوار ہوتی ہے۔ اور تین برس کے لڑکے کی چپت کیسی خوشی سے کھائی جاتی ہے

اس کا بابو جی کی بیوی نے کچھ جواب نہین دیا بلکہ منھ پھیلا کے بیٹھ رہین۔

اس کے بعد مین سوچنے لگی کہ حقیقت مین اسکے اختلاف کا کیا سبب ہے۔

ایک ہی بات مختلف حیثیتون سے دو طرح کا اثر کیون رکھتی ہے۔

کسی بیکس غریب کو اگر کچھ دیجئے تو وہ خیرات اور ثواب کا کام سمجھا جاتا ہے۔ برخلاف اس کے اگر کسی امیر کو دیجئے تو خوشامد پر محمول کیا جاتا ہے۔

سچائی ہر مذہب کی اصل اصول ہے مگر یہی اپنی تعریف مین خودستائی اور دوسرے کی مذمت مین بدگوئی اور عیب سمجھی جاتی ہے۔

عفو تقصیر عمدہ صفت ہے مگر ایک مجرم کے معاف کر دینے مین کس قدر جرم ہے۔

ادن دونون مین سے ایک کا نام آملا تھا اور دوسرے کا نام نرملا۔

آملا

چلوری سکھی پانی بھرن کو چلین
پانی بھرن کی آئی بہار گاگر مو ڑھر دھرین
چلو ری سکھی پانی بھرن کو چلین

نرملا

کاندھے اُبھن ہاتھ گگریا اٹ پٹ گوڑ دھرین
(دونون مل کر گاتی تھین)
چلو ری سکھی پانی بھرن کو چلین

املا

پائل بجاوت کڑا کھنکاوت جھٹ پٹ نیر بھرین
(دونون)
چلو ری سکھی پانی بھرن کو چلین

نرملا

گھاٹ پر گئین سبھی نہیاری اُبھون بھیڑ کرین
چلو ری سکھی پانی بھرن کو چلین

املا

آئی جوار دھان سب بورے مچھری بیچ ترین
چلوری سکھی پانی بھرن کو چلین

نرملا

جل باڑھو اوڈبی نبسواری لہرین پاپ ہرین
چلوری سکھی پانی بھرن کو چلین

املا

بن ٹھن آج چلو پنپیا کو سبھی نکھار کرین
چلوری سکھی پانی بھرن کو چلین

دریا کے کنارے کی بالو میں اسی قسم کے ایک ذرے پر کچھ نشان کر کے اپنے پاس سے ڈال دیجیئے ہ"
اور پھر ڈھونڈھیے تو وہ کیونکر مل سکتا ہے۔
ریل کے جاری ہونے سے اب وہ کثرت نہیں ہے۔

چھٹا باب

شبّو

بابو کشن داس صرف کالی جی کے درشن کرنے اور کالی گھاٹ پر کسی منت کے ادا کرنے کی غرض سے کلکتہ گئے تھے اور بھوانی پور میں کرایہ کے مکان میں ٹھہرتے تھے۔
وہاں پہونچکر انھوں نے مجھ سے پوچھا۔
"تمہارے چچا جی بھوانی پور میں رہتے ہیں یا خاص کلکتہ میں"
میں۔ یہ مجھے نہیں معلوم کہ وہ کہاں رہتے ہیں سنا کرتی تھی کہ کلکتہ میں ہیں۔
بابو جی۔ تو کلکتہ میں کس محلہ میں اون کا مکان ہے۔
یہ تو مجھے معلوم ہی نہیں تھا۔ میں جواب کیا دیتی چپ ہو رہی۔
میں سمجھتی تھی مہیش پور کی طرح کلکتہ بھی چھوٹا سا گانوں ہوگا اون کو تلاش کرنے میں چندان دقت نہ ہوگی یہ نہیں جانتی تھی کہ کلکتہ اس قدر آباد اور بڑا شہر ہوگا کہ کسی مشہور آدمی کا بھی پتہ نہ لگ سکے گا۔
یہاں آکے دیکھا تو آنکھیں کھل گئیں بڑی بڑی عالی شان عمارتوں کا سلسلہ پہاڑوں کی طرح سے دور تک چلا گیا ہے۔
بھلا یہاں میرے چچا کہاں ملتے۔ بے چارے بابو کشن داس نے اون کو حتے الامکان بہت ڈھونڈھا مگر کلکتہ کے ایسے وسیع اور آباد مقام میں ایک دیہات کے رہنے والے کا پتہ چلنا کیا منھ کا نوالہ تھا کہ مل جاتا ہ"
بابو کشن داس کا ارادہ یہ تھا کہ کالی جی کی پوجا پاٹ سے فراغت کر کے کاشی جی (بنارس) جائیں گے ہ"

اور اگر کوئی اپنی بیوی کو جنگل مین چھوڑ دے تو کتنے بڑے گناہ کا ارتکاب ہے۔ مگر رام چندر جی جو اپنی بیوی سیتا کو جنگل مین چھوڑ آئے تھے تو اون کو کوئی پاپی نہین کہتا۔ آخر اس کا جواب مین نے خود ہی دیا کہ ہر سخن موقع و نکتہ مقامے دارد۔

گو اس وقت مین نے یہ طے تو کر لیا مگر چونکہ یہ جواب شافی نہین تھا دل مین کھٹکا کیا۔ آیندہ کسی مقام پر ایک دن کی ایک بے غیرتی اور بے شرمی کی بات کا مین ذکر کرون گی۔

اور گو کہ وہ واقع مین سرسری نظر سے دیکھنے مین بے شرمی معلوم ہوتی ہے مگر دراصل اس وقت اسی کی ضرورت تھی اور بغیر اوس کے چارہ نہ تھا۔

یہ گیت بلکہ یہ بات صرف اوسی واقعہ کی تمہید کے واسطے مجھے لکھنا پڑا۔

غرض دوسرے دن لنگر اٹھایا گیا اور ہم چلے یہان تک کہ کلکتے کے آثار دکھائی دینے لگے؛"

ناؤ پر سے سواد شہر کو دیکھ کر مین سخت متحیر ہوئی اور ڈر بھی معلوم ہونے لگا۔ بڑے بڑے اونچے مکانون کا سلسلہ ناپیدا کنار سمندر کی طرح جہان تک نظر کام کرتی تھی چلا گیا تھا۔

ایک حویلی کے بعد دوسری حویلی ایک کوٹھے سے ملا ہوا دوسرا کوٹھا جس کی نہ ابتدا معلوم ہوتی تھی نہ انتہا۔ ساحل پر جہازون کے مستولون کا جنگل اور لاکھون ناؤون کی غیر محدود قطار دیکھ کر میری عقل دنگ ہو گئی کہ انسان نے اس قدر ناوین اور جہاز کیونکر بنائے ہون گے۔

جب کنارے پر ناؤ لگائی گئی تو دریا کے کنارے والی چوڑی سڑک پر گاڑیان اور فنسون اور پیدل جانے والون کی کثرت دیکھ کے میرے حواس جاتے رہے۔ اون کی آمد و رفت اس کثرت سے تھی کہ جیسے چیونٹیون کی قطار ہوتی ہے۔

عمر بھر مین مجھے کسی بات پر اس قدر حیرت نہین ہوئی جتنی ان عجائبات کے دیکھنے سے۔ اوس وقت ہوئی تھی اس اژدہام کو دیکھ کے سب سے پہلے جو مایوسی کا خیال میرے دل مین آیا تھا وہ یہ تھا کہ اس گنجان آبادی مین میرے چچا کا پتا کیونکر لگے لگا؟"

وہ عمر مین میرے ہی قریب قریب ہوگی مگر رنگ میرا سا صاف نہ تھا۔
پوشاک سادی اور زیور بھی بالکل معمولی پہنے ہوے تھی۔
کانون مین سونے کی بالیان۔ ہاتھون مین طلائی کڑے۔ گلے مین طوق اور جسم مین فقط کالے کنارے کی گلابی رنگ کی ساری تھی۔ مگر اس پر بھی غضب کا جوبن تھا۔

اس سادگی پہ کون نہ مرجاے اے خدا
لڑتے ہین اور ہاتھ مین تلوار بھی نہین

اس ہیئت مجموعی سے حقیقت مین وہ دیکھنے بلکہ پرستش کرنے کے قابل تھی۔
ایسا دل فریب اور بھولا چہرہ مین نے آج تک نہین دیکھا تھا۔ بالکل جیسے کنول کا پھول کھلا ہوا۔ اور اوس پر زلف عنبرین کے گھونگر سے بعینہ معلوم ہوتا تھا۔ کہ سانپون نے اوس پھول کو چارون طرف سے گھیر لیا ہے۔ اور اوس کی خوشبو سے مست ہو رہے ہین۔
چشم بددور آنکھین بڑی۔ صاف۔ اور رسیلی تھین جن مین حجاب اور شوخی دونون کی جھلک نمودار تھی۔
ہونٹ پتلے پتلے اور گلاب کی پنکھڑیون کی طرح گلابی۔ دہانہ چھوٹا اور خوبصورت بدن کا کینڈا اوس وقت مین اچھی طرح نہین دیکھ سکی مگر یہ کہہ سکتی ہون کہ جس طرح ہلکی ہلکی ہوا کے چلنے سے درختون کی نازک ٹہنیان مستانہ وار سے ادھر اودھر جھومتی ہین اوسی طرح اس کے ہر عضو مین بھی ایک قسم کا لوچ اور نزاکت پائی جاتی تھی۔
دریا مین جس طرح موجین شوخیان کرتی ہین اوسی طرح اوس کے جسم مین بھی ایک قسم کی پھرتی تھی۔ ایک انداز سے نچلا بیٹھنا وہ جانتی ہی نہ تھی۔ قدرت نے رگ رگ مین شوخی کوٹ کوٹ کے بھری تھی۔
غور کرنے سے بھی میری سمجھ مین نہین آتا کہ کیون اوس کی صورت مجھے اس قدر اچھی معلوم ہوئی۔
اوس کی آنکھون مین موہنی اور اوس کی صورت مین کچھ ایسی کشش تھی جس نے مجھے موہ لیا اور مجھ پر جادو کر دیا۔
حضرات ناظرین! مجھے آپ کو اس امر کے یقین دلانے کی بالکل ضرورت نہین ہے کہ

چنانچہ اپنی تجویز کے موافق یہ رسم ادا کرکے ادھر تو وہ کاشی جی جانے کی طیاریان کرنے لگی۔

اور اودھر مین اپنی حسرت ناک زندگی کا انجام سوچ کر رونے لگی۔

گوبا بوجی کی بیوی نے میری دل جوئی کی اور کہا۔

بابوجی کی بیوی۔ کڑھنے اور رنج کرنے سے کیا فائدہ؟ ذرا دل کو ڈھارس دو یہان کسی رئیس کے ہان ٹہل کرنے (پیش خدمتی) مین نوکری کرلو"۔

دیکھو شبو آئین گی تو مین اون سے تمہارا ذکر کرون گی یقین ہے کہ وہ اپنے ہی یہان پیش خدمتون (ٹہلوی) مین تم کو رکھ لین۔

افسوس، میری قسمت مین پیش خدمتی ہی لکھی ہے۔

یہ کہکر بے اختیار پھوٹ پھوٹ کے رونے لگی۔

یہانتک کہ گر پڑی۔ ہونٹ پھٹ گیا اور خون نکل آیا۔

میری بے قراری دیکھ کر بابوجی سے نہ رہا گیا مجھ سے کہا۔

بابوجی۔ بیٹا جہان تک میرے امکان مین تھا مین نے کوشش کی۔ اب جو تم بتاؤ وہ کرون۔

سچ ہے وہ بے چارے کیا کرین۔ اون کا کیا قصور یہ سب میری قسمت کی خوبی ہے؟"

یہ سوچ کر مین ایک کمرے مین جاکے رونے لگی۔

تھوڑی دیر کے بعد بابوجی کی بیوی نے مجھے بلاکر کہا۔

دیکھو شبو آئی ہین۔ اگر تم اون کے گھر رہنا منظور کرو تو مین اون سے کہہ دون؟"

مین نے اپنے دل مین تصفیہ کرلیا تھا کہ چاہے بھوکون مرجاؤن مگر ٹہل کی نوکری کرکے اپنی عزت تو نہین بیچونگی۔

غرض شبو کو مین نے سر سے پانون تک غور سے دیکھا۔

شبو ایک خوش خلاق۔ اور ایسی حسین عورت تھی کہ مین نے اس حسن و جمال کی عورت نہین دیکھی تھی"

"میرا نام شوبھاشنی ہے۔ یہ میری خالہ ہین جچپن سے یہ مجھے شبو شبو کہتی ہین وہی آج تک عادت ہے۔

بابو جی کی بیوی ۔ (شوبھاشنی کی بات کاٹ کے) یہان کے ایک بڑے رئیس بابو رام دت کے بیٹے کے ساتھ ان کی شادی ہوئی ہے۔ اور یہ کم سن ہی سے سسرال مین رہتی ہین۔ مدت کے بعد اِن سے ملاقات ہوئی ہے۔ نہ ہم کالی جی کے پوجا کو آتے نہ ان سے ملاقات ہوتی۔ ان کی سسرال بھری پڑی ہے اب تباؤ تم رئیسون کے ہان کام کاج کرسکو گی یا نہین۔

افسوس! قسمت کو پلٹتے دیر نہین لگتی! بابو موہن دت کی لڑکی جس نے روپئے کے گدے پر سونے کی خواہش کی اوس سے اور یہ سوال۔ تم رئیسون کے ہان کام کاج کرسکو گی؟"

یہ سونچ پہلے میرے ہونٹون پر خفیف سی مسکراہٹ نمایان ہوئی اور پھر آنکھون مین آنسو ڈبڈبا آئے۔

اس میری متضاد حالت کو سوائے شوبھاشنی کے اور کسی نے نہین دیکھا۔

شوبھاشنی ۔ خالہ جان مین علیحدہ لے جاکر ان سے دو دو باتین کرلون اگر یہ راضی ہوگئین تو اپنے ساتھ لیتی جاؤن گی۔

اون سے اجازت پاکے شوبھاشنی مجھے کمرے مین لے گئین۔

وہان بالکل تخلیہ تھا صرف وہی لڑکا اپنی ماں کے ساتھ چلا آیا تھا۔

شوبھاشنی ایک پلنگ پر بیٹھ گئین اور میرا ہاتھ پکڑ کر مجھے اپنے برابر بٹھالیا۔ اور کہنے لگین؟"

شوبھاشنی ۔ اپنا نام تو مین تم کو پہلے ہی بتاچکی۔ اب تم بتاؤ تمھارا کیا نام ہے۔

مین ۔ بہن "

بہن کہنے کو تو مین کہہ گئی۔ مگر پھر یہ سونچی کہ مین ان کے یہان ٹہلوےون کی نوکری کرنے چلی ہون اور بہن کہتی ہون۔ میرا بہن کہنا ان کو ضرور ناگوار ہوا ہوگا۔

لیکن میرے دل نے خود جواب دیا کہ مین عزت تو نہین بیچونگی بہرحہ باد اباد۔ اپنے دل مین یہ تصفیہ کرکے مین نے اُن سے کہا۔

مین مرد نہین ہون -
آپ خود جانتے ہین کہ مین عورت ہون لہذا کوئی وجہ نہین معلوم ہوتی کہ آپ میری نسبت کسی قسم کی بدگمانی کرین گے۔
مین آپ سے سچ کہتی ہون کہ کبھی مجھے بھی اپنے حسن وجمال پر ناز تھا مگر شبو کا حسن کچھ ایسا تکلف سے بری اور تصنع سے پاک تھا کہ اوس نے مجھے اپنی طرف متوجہ کر لیا۔
شبو کے ساتھ اوس کا ایک تین برس کا لڑکا بھی آیا تھا۔ جو نوشگفتہ پھول کی طرح خوش اور شگفتہ تھا۔ اور شوخی مین تو ہو بہو شبو کا نمونہ تھا۔
کسی جگہ اور کسی پہلو اوسے قرار ہی نہ تھا۔ کبھی کھڑا ہوتا ہے۔ کبھی گرا پڑتا ہے کبھی بیٹھتا ہے۔ اور کبھی بیٹھے بیٹھے جھوم رہا ہے۔ کبھی گنگناتا ہے۔ کبھی ناچتا ہے۔ کبھی کودتا ہے۔ کبھی دوڑتا ہے۔ کبھی آپ ہی آپ ہنسنے لگتا ہے۔ کبھی اپنی ٹوٹی پھوٹی زبان مین کچھ بک رہا ہے۔ کبھی کسی کو مارتا ہے۔ کبھی کسی کو پیار کرتا ہے۔
حقیقت مین یہ بھی عجب بیفکری کا زمانہ ہوتا ہے۔ سچ ہے ؎

بچپن بھی ہے ہاے کیا زمانہ
کچھ غم اپنا نہ غم کسی کا (کامل)

غرض ٹکٹکی باندھے ہوئے شبو کے اوس بچے کیطرف مین دیکھ رہی تھی کہ بابوجی کی بیوی نے بات کا جواب نہ پاکے جھنجلا کے مجھ سے کہا۔
بابوجی کی بیوی۔ تم سوچ کیا رہی ہو؟ جواب کیون نہین دیتین۔
مین۔ پہلے مجھ سے ان (شبو) کی تعریف بیان کیجیے کہ یہ کون ہین اور آپ سے کیا قرابت ہے مین سمجھ لون تو جواب دون۔
بابوجی کی بیوی۔ (چین بہ جبین ہوکر) اوس کے اظہار کی کیا ضرورت ہے صرف یہ کہہ دینا کافی ہے کہ ان کا نام شبو ہے اور یہ وہی ہین جن کا ذکر مین تم سے ابھی کر چکی ہون؟"
شبو۔ (مسکرا کر) سچ تو ہے خالہ جان۔ بغیر سمجھے بوجھے یہ کیونکر جواب دے سکتی ہین۔ یہ نئی آدمی ہین کیا جانین مین کون ہون کون نہین ہون۔
اون سے اتنا کہہ کے میری طرف مخاطب ہو کے کہا۔

شوبھاشنی۔ تو پا جی۔
لڑکا۔ ہم بابو بابا پاجی
شوبھاشنی۔ ہاہ! بُری بات کوئی ایسی بات کہتا ہے" (مجھ سے ذرا مسکرا کر) "یہ یون ہی کہا کرتا ہے۔ ہان تم کہو تم نے کچھ جواب نہ دیا۔
مین۔ آپ کے پاس رہنے مین ماماگیری تو خیر پیش خدمتی بھی منظور ہے۔
شوبھاشنی۔ تم مجھے آپ کیون کہتی ہو بہن میری ساس کو آپ کہنا۔ وہ البتہ بد مزاج ہین کج خلق واقع ہوئی ہین۔ تم کو اون کا دل ہاتھ مین لینے کے لیے پوری کوشش کرتی ہوگی اور مجھے اُمید ہے کہ تم کامیاب بھی ہو جاؤگی۔ میری راے مین تو تم کو منظور کر لینا چاہیئے۔
مین۔ منظور نہ کرون گی تو کیا کرون گی۔ میرا اور کون سا وسیلۂ معاش ہے جو قبول نہ کرون گی۔
یہ کہہ کے مین آبدیدہ ہو گئی۔
شوبھاشنی۔ ہان ایک بات تو مین بھول ہی گئی۔
یہ کہتی ہوئی اپنی خالہ کے پاس گئین۔ اور پوچھا۔
"خالہ جان! یہ آپ کی کون ہین"
اون کی خالہ کا جواب مین نہین سُن سکی مگر مین خیال کر سکتی ہون کہ اونھون نے غالبًا وہی کہا ہوگا جو برہمن سے سنا تھا۔
اِس سے نہ زیادہ تو وہ خود ہی نہین جانتی تھین شوبھاشنی کو کیا بتاتین۔
شوبھاشنی کا لڑکا مان کے ساتھ نہین گیا تھا۔ میرے ہاتھون سے کھیل رہا تھا۔ اور مین اوسی سے باتین کر رہی تھی۔ کہ شوبھاشنی آئین تو اوس نے اپنی ٹوٹی پھوٹی زبان مین کہا۔
مان ہاتھ کا رنگ تو دیکھو۔
شوبھاشنی۔ تمھین دیکھو مین پہلے ہی دیکھ چکی ہون۔
(مجھ سے) گاڑی تیار ہے اگر نہ چلو گی تمھارے سر کی قسم مین زبردستی پکڑ کے لے جاؤنگی۔"

مین۔ بہن میرے دو نام ہین۔ ایک نام جو مشہور ہے وہ اس وقت تک مین نے کسی کو نہین بتایا اور نہ تم کو بتاؤ گی۔ لیکن دوسرا نام جو سوا میرے ماں باپ کے اور کوئی نہین جانتا۔ کمودنی ہے یہی نام مین نے سب کو بتا دیا ہے۔"

لڑکے نے میری نقل کی۔ کاموڈنی۔

شمبو بھاشنی۔ اچھا اچھا۔ تم اپنا مشہور نام نہ بتاؤ مگر یہ تو بتاؤ کہ تم کائستھ ہو

مین۔ (ہنسکر) ہان کائستھ ہون۔"

شمبو بھاشنی "تمھارا گھر کہان ہے اور تمھارے باپ کا کیا نام ہے؟ تمھاری سسرال کہان ہے؟"

یہ باتین ابھی کچھ تم سے پوچھنا نہین چاہتی۔ لیکن اب جو مین کہون اوس کو غور سے سنو؟"

یہ تو مجھے ثابت ہوگیا کہ تم کسی رئیس کی لڑکی ہو ورنہ تمھارے گلے مین ہاتھون مین اور بازؤن پر زیور کے تازے نشان نہ ہوتے لہذا مین تم کو چیرون مین (ٹہلیون مین) نہین نوکر رکھون گی۔ ہان ماماگیری مین البتہ چندان عیب نہین ہے۔ بشرطیکہ تم بھی پسند کرو۔ کھانا پکانا تو تم جانتی ہی ہوگی۔

مین۔ جی ہان جانتی ہون یہ (دل مین) میکے مین تو میرے کھانا پکانے کا شہرہ تھا۔

شمبو بھاشنی۔ حالانکہ رواج اور دستور کے موافق ماما نوکر ہے مگر ہم لوگ خود بھی کھانا پکاتے ہین؟"

لڑکا نقل کرنے لگا "ام کھد پکاتے!")

آج کل ماما رخصت لے کر گھر جانے والی ہے۔

لڑکا بول اوٹھا "ماما گھر جائے"

مین اپنی ساس سے اوس جگہ کے لیے تمھاری سفارش کرون گی۔ تم خاطرجمع رکھو تم کو ماما کی طرح پکانا نہین پڑے گا بلکہ ہم سب خود پکائین گے تم بھی تھوڑی بہت مدد کر دیا کرنا۔ اب سوچ کے بتاؤ راضی ہو یا نہین۔

لڑکا۔ آچی آچی۔

بڑی بی نے مجھے دیکھ کر اپنی بہو سے پوچھا۔ یہ تمھارے ساتھ کون آئی ہے۔
بہو۔آپ کو آج کل ماما کی تلاش تھی اس سبب سے مین اِن کو لیتی آئی ''
بڑی بی۔کہان سے لیتی آئین۔
بہو۔خالہ کے ہان سے۔
بڑی بی۔برہمنی ہے یا کائستھ۔
بہو۔کائستھ۔
بڑی بی۔تمھاری سرمونڈی خالہ بھی کیا چیز ہین۔کائستھ کی لڑکی میرے کس مصرف کی۔کسی دن اگر کسی برہمن کی دعوت ہو تو''
بہو۔روز روز برہمنون کی دعوت ہی ہمارے یہان کب ہوا کرتی ہے۔جبتک کوئی برہمنی نہ ملے ادس وقت تک ان کو رہنے دیجیے۔جب کوئی آجاے گی تو ان کو جواب دے دیجیئے گا۔آپ دیکھتی ہین آج کل تو برہمنیون کا دماغ ہی نہین ملتا۔کبھی بھولے سے اگر ہم لوگ چوکے کے قریب نکل گئے تو بس آفت آگئی سب چیزین پھینک پھانک چل دیتی ہین۔
ہم لوگ اون کا اُلش کھایا کرین تو خوش ہم نے مانا کہ ہم برہمن نہین ہین کوئی مہترانی بھی نہین ہین۔
مین نے اپنے دل مین شوبھاشنی کی اس تمہید کی بہت تعریف کی۔اور مجھے یقین ہوگیا کہ روشنائی کی لمبی بوتل کو وہ اپنے قبضہ مین بآسانی لاسکتی ہے۔
بڑی بی۔ہان یہ تو سچ ہے۔برجاؤن اور نوکرون کا اتنا غرور بھی نہین سہا جاتا اچھا کچھ دنون کے لیے اس کو رکھ لون۔ہان تم نے تنخواہ بھی طے کرلی ہے۔
بہو۔یہ سب آپ طے کر لیجیے اِس کے متعلق مین نے اِن سے کچھ گفتگو نہین کی۔
بڑی بی۔ہائے رے کلجگ! آدمی رکھ لیا اور تنخواہ کا فیصلہ نہین کیا''
(مجھ سے) اچھا بی تم بتاؤ۔تنخواہ کیا لوگی''
مین۔اب تو مین نے آپ کا دامن پکڑا ہے جو دیجیے گا وہ لیلون گی۔
بڑی بی۔یہان کی شرح یہ ہے۔کہ برہمنی ماما کا مشاہرہ زیادہ ہوتا ہے اور کائستھ ماما کو تین روپیہ مہینہ اور کھانا کپڑے سے زیادہ نہین ملتا۔

لیکن جو مین نے کہا ہے کہ میری ساس کو قابو مین رکھنا اس کا خیال رہے۔
غرض شوبھاشنی مجھے کھینچتی ہوئی گاڑی تک لے گئین اور پہلے مجھے سوار کرلیا جب خود بیٹھین ؟"

اوس غریب برہمن نے لال کنارے کی دو ساریان جو مجھے دی تھین جس مین سے ایک مین نے پہنی تھی اور ایک الگنی پر سُوکھ رہی تھی شوبھاشنی نے اُس کے لینے تک کی مجھے مہلت نہین دی۔

گاڑی مین مین نے اوس لڑکے کو گود مین بٹھالیا اور پیار کرنے لگی۔
اور گاڑی چل کھڑی ہوئی ؟

ساتوان باب (۷)

رُوشنائی کی بوتل

بڑی بیوی (شوبھاشنی کی ساس) کو اپنے قابو مین کرنا تھا۔ لہٰذا جاتے ہی مین جھک کے اون سے قدم بوس ہوئی۔

ایک ہی نظر مین اون کے قیافہ سے مین پہچان گئی کہ وہ کس طبیعت کی عورت ہین ؟"

کوٹھے پر ایک سیتل پاٹی بچھی ہوئی تھی۔ جس پر وہ لیٹی تھین اور ایک پیش خدمت پائینتی بیٹھی ہوئی چپی کر رہی تھی ؟"

مین نے جاکے دیکھا کہ ایک لمبی سی بوتل روشنائی کی جس مین گلے تک سیاہی بھی ہوئی ہے اوس چٹائی پر گری پڑی ہے اور اوس کے سر کے بال ایسے چمکتے تھے۔ جیسے کالی بوتل پر کاگ لگانے کے بعد اُون کی ٹین کی ٹوپی چڑھا دی جاتی ہے وہ چمکتی ہے۔

چہرے اور جسم کی سیاہی پر اون کے بالون کی چمک دار سفیدی اور سونے پر سہاگہ ہوگئی تھی۔

شوبھا شنی۔ لیکن ایک شریف مرد آدمی کے گھر سے کسی کا بغیر کھانا کھائے چلا جانا بھی ٹھیک نہین ہے۔ کچھ کھلا پلا کے مین اوس کو رخصت کیے دیتی ہون۔

اتنا کہہ کے شوبھا شنی میرے پیچھے پیچھے آئین۔ اور میرا ہاتھ پکڑ کے اپنے سونے کے کمرے مین لے گئین۔

مین۔ اب مجھے کیون روکتی ہو؟ پیٹ کے واسطے بلکہ اپنی جان تک کے لیے بھی مین ذلت گوارا کرنے کے لیے تمھارے یہان نہین رہ سکتی۔

شوبھا شنی۔ اچھا تم رہنا نہین لیکن میری خاطر سے صرف آج رات بھر یہان رہ جاؤ؟"

یہ سوچ کے کہ "اب اس وقت کہان ماری پھرون گی۔ رات بھر رہجانے پر مین رضامند ہو گئی۔

ادھر ادھر کی باتون کے بعد شوبھا شنی نے مجھ سے پوچھا۔

شوبھا شنی۔ اگر یہان نہ رہو گی تو آپ آخر کہان جاؤ گی۔

مین۔ گنگا مائی ہم ایسے بے وارثون کی خبرگیری کے لیے موجود ہین۔

اس جواب پر شوبھا شنی کا دل بھر آیا اور رونے لگی۔

شوبھا شنی۔ گنگا جی تک تمھین جانے کی ضرورت نہ ہو گی۔ تم اپنے دل کو ڈھارس دو۔ ہراسان نہ ہو۔ دیکھو تو مین کیا کرتی ہون۔

اتنا کہہ کے اُنھون نے ہرائی کو بلایا۔ یہ خاص انھین کی پیشخدمت تھی۔

ہرائی آئی۔ اس موٹی بھدی سیاہ فام عورت کی عمر چالیس برس سے زیادہ ہو گی۔ یہ خندہ پیشانی اور ہنس مکھ عورت تھی۔

موقع ہو یا نہ ہو ہر وقت ہنسی اس کے ہونٹون پر موجود ہے

کسی نے بات کی اور آپ ہنس دین۔ خود ہی بات کر رہی ہے اور ہنس رہی ہے۔ چال بھی لٹ پٹی تھی۔

شوبھا شنی۔ نے اوس سے کہا ذرا جا کے اون کو باہر سے بلا لاؤ۔

ہرائی۔ بھلا وہ بے وقت کیون آنے لگے۔ اور مین اس وقت کیون بلا لاؤن؟"

مجھ بے یار و مددگار کو کسی نہ کسی کا سہارا بہت تھا میں راضی ہو گئی۔
اب رہا یہ امر کہ تنخواہ لینا پڑے گی۔ یہ سوچ کے میرا دل بھر آیا مگر آخرکار میں نے کہدیا
بہت اچھا مجھے منظور ہے۔"
میں سمجھتی تھی کہ بس اب کل امور تصفیہ پا گئے مگر نہیں ابھی بڑا جھگڑا باقی تھا کیونکہ
ادس لمبی بوتل میں سیاہی منہ تک بھری ہوئی تھی۔
بڑی بی نے پوچھا۔
تمہارا سن کیا ہے۔
میں اندھیرے میں اچھی طرح عمر کا تخمینہ نہیں کر سکتی مگر آواز سے ظاہر ہوتا ہے کہ تم
ابھی کم سن ہو۔
میں۔ تخمیناً اونیس برس کی ہوں گی۔"
بڑی بی۔ تو پھر بی تمہاری بسر میرے یہاں نہیں ہو سکتی۔ میرے یہاں بھلا جوان
آدمی کا کہاں گذر؟ جاؤ اپنا بوریا بدھنا سنبھالو۔
شوبھاشنی۔ (بات کاٹ کر) "یہ کیوں" جوان عورت تو بڑھیوں سے زیادہ
کام کرتی ہے۔"
بڑی بی۔ تم کیا جانو تم بے وقوف ہو۔ جوان عورت کبھی نیک نہیں رہ سکتی۔
شوبھاشنی۔ "کیوں اماں جان" کیا سب جوان عورتیں خراب ہی ہوتی
ہیں؟"
بڑی بی۔ نہیں بیٹا۔ ان نیچ لوگوں میں جو محنت مزدوری سے اپنا پیٹ پالتی
ہیں۔ ہزار میں ایک بھی نیک نہیں ہوتی۔"
اب مجھ سے ضبط نہ ہو سکا آنسو نکل ہی آئے۔ آخر وہاں سے اٹھ کے میں دوسری
طرف چلی آئی۔
بڑی بی نے اپنی بہو سے پوچھا۔
کیا چلی گئی بیٹا
شوبھاشنی۔ جی ہاں چلی ہی گئی ہو گی۔
بڑی بی۔ اچھا خیر جانے دو۔

کے طعنون کا کیا علاج۔ آخر کب تک مین ان نشترون کی برداشت کرسکون گی۔
شوبھاشنی۔ اس کی ابھی سے کیا فکر ہے، سردست قدم تو ٹک جائے اُوس کا بھی علاج ہو جائے گا۔ گنگا جی دو ایک دن مین سُوکھی تھوڑی ہی جاتی ہے؟"

رات کو نو بجے شوبھاشنی کے میان (رمن بابو) کھانا کھانے آئے اون کی مان حسب معمولی اون کے پاس جا بیٹھین۔
شوبھاشنی مجکو بلا کے لے گیئن۔ "چلو چھپ کے سنین دیکھین کیا باتین ہوتی ہین؟"

آڑ مین سے ہم لوگ دیکھنے لگے۔ گو کئی طرح کے سالن پکے تھے مگر رمن بابو نے ایک بھی نہین کھایا ہر پیالے مین سے ذرا ذرا چکھ لیتے تھے اور ہٹا دیتے تھے یہان تک کہ اُٹھ کھڑے ہوئے اور کچھ نہین کھایا۔ اون کی مان نے پوچھا بھیا تم نے آج کچھ بھی نہین کھایا۔
رمن بابو۔ آدمی تو کیا اس کھانے کو بھوت پریت بھی نہین کھا سکتے۔ برہمنی کا ہاتھ تو روز بروز اچھا ہوتا جاتا ہے۔ مجھے اس کے پکائے ہوئے کھانے پر مطلق رغبت نہین ہوتی۔ آب کل سے مین پھوپی کے ہان کھا آیا کرونگا۔
یہ سُن کر بڑی بی سہم گیئن اور کہا۔
نہین نہین ایسا ہرگز نہ کرنا۔ کل ہی دوسری ماما آجائے گی۔
رمن بابو ہاتھ دھو کے باہر چلے گئے۔
شوبھاشنی نے مجھ سے کہا "ہم لوگون کے سبب سے آج یہ بھوکے رہے خیر کچھ ہرج نہین۔ کام ہو جائے۔
کیا کہون مجھے کس قدر ندامت اور افسوس ہوا۔
مین کچھ کہنے ہی کو تھی کہ ہرانی آئی شوبھاشنی سے کہا۔
بیوی تم کو بڑی بیوی بلاتی ہین۔
یہ کہہ کے میری طرف دیکھ کے خواہ مخواہ بھی ہنسی۔ مین سمجھ گئی کہ یہ ہنسی اس کی خلقی بیماری ہے۔

شوبھاشنی۔ (ذرا گھور کے) تم کو اس سے کیا بحث تم جاکے بلا لاؤ۔
ہرائی ہنستی ہوئی چلی گئی۔
مین نے شیو بھاشنی سے پوچھا "کس کو بلوایا ہے اپنے میان کو۔
شوبھاشنی۔ اور نہین تو کیا کسی محلہ ٹولے والے کو۔
مین۔ مین نے اِس غرض سے پوچھا کہ مین ہٹ جاؤن۔
شوبھاشنی۔ نہین بیٹھی بھی رہو۔
اتنے مین ایک وجیہ خوبصورت۔ اور نوجوان شخص آیا اور شوبھاشنی سے پوچھا
"خیر تو ہے۔ یہ بے وقت کی طلبی کیسی"۔
(مجھے دیکھ کر) یہ کون ہین۔
شوبھاشنی۔ ان ہی کے واسطے تم کو بلایا ہے۔ ماما گھر جانے والی ہے اس خیال سے مین ان کو اوس کے عوض کام کرنے کے لیے اپنی خالہ کے ہان سے لائی تھی۔ مگر اماں جان کسی طرح نہین مانتین؟۔
شوبھاشنی کے میان۔ کیون! کیون نہین مانتین۔
شوبھاشنی۔ صرف اس لیے کہ یہ جوان ہین۔
یہ سن کر وہ ہنسے اور کہا۔ پھر؟ اس مین میرا کیا کام ہے؟ مین کیا کرسکتا ہون۔
شوبھاشنی۔ کسی طرح سے ان کو رکھوا دینا ہوگا"
شوبھاشنی کے میان۔ یہ کیون۔
شوبھاشنی۔ (اون کے پاس جاکے چپکے سے) "میرا حکم"
گو اُنھون نے چپکے سے کہا تھا مگر مین نے سن لیا اوسی آواز سے اونھون نے بھی جواب دیا"
بہت اچھا بسر و چشم"
شوبھاشنی۔ تو کب اس کی تعمیل ہوگی۔
اُن کے میان۔ کھانے کے وقت۔
اون کے جانے کے بعد مین نے شوبھاشنی سے کہا۔
فرض کیجیے کہ اُدھر ہرنے و... نٹا لینے سے مین رہ گئی مگر بڑی بی کے روز روز

اوسے اور کوئی چیز دی جاتی تھی۔
شوبھاشنی کی ایک پانچ برس کی لڑکی تھی اوس سے شوبھاشنی نے پوچھا۔
شوبھاشنی۔ ہیا کھانا کیسا پکا ہے؟
ہیا۔ گوالن سندر رسوئی بناوے
اس لڑکی کو بہت سے گیت یاد تھے۔ ہر کام مین گیت ہر بات مین گیت کھیل کود مین گیت مذاق کے وقت تہذیب کے وقت۔
غرض گیت اس کے تکیہ کلام ہو گئے تھے۔
اِس نے پھر اسی مصرعہ کو دوہرایا۔

گوالن سندر رسوئی بناوے
گوالن سندر رسوئی بناوے
پوری کچوری اور ترکاری
لڈو پیڑا اور جلیبی
موہن بھوگ پکاوے
گوالن سندر
کھاجا اور ملائی کے گھیور
پل مان بنائے کے دکھاوے
گوالن سندر
میٹھی اور سلونی بھوجن
ٹھاکر کو چڑھاوے
گوالن سندر
سونے کے تھالن مان جیونا پرسے
مہا پرشاد کھاوے
گوالن سندر رسوئی بناوے

(مترجم) صرف اداے نفس مطلب کے لیے یہ نظم لکھی گئی ہے۔ ایک دوسرے طرز پر بھی ہم نے اس مطلب کو ادا کیا ہے غالباً آپ پسند فرماوین گے۔

شوبھاشنی ساس کے پاس گئین اور مین آڑ مین سے سننے لگی۔
شوبھاشنی کی ساس۔ کیا وہ کائستھ کی لڑکی چلی گئی۔
شوبھاشنی۔ جی نہین ابھی تک اوس نے کھانا نہین کھایا اِس سے مین نے جانے نہین دیا؟"
ساس۔ کھانا وہ کیسا پکاتی ہے۔
شوبھاشنی۔ مجھے نہین معلوم۔
ساس۔ آج اگر نہ جائے تو کل اوس سے کچھ پکوا کے دیکھو۔
شوبھاشنی۔ تو کیا آج اوس کو روک لین۔
اتنا کہہ کے شوبھاشنی نے مجھ سے آکر پوچھا کیون بھئی تمھین کھانا پکانا آتا ہے۔
مین۔ مین پہلے ہی کہہ چکی کہ تھوڑا بہت پکا لیتی ہون۔
شوبھاشنی۔ اچھی طرح پکا سکتی ہو۔
مین۔ کل کھانے سے معلوم ہو جائیگا۔
شوبھاشنی۔ اگر تمھین۔ اچھی طرح مشق نہ ہو تو کہدو۔ مین تمھارے پاس بیٹھ کے بتاتی جاؤن گی؟"
مین۔ (ہنس کے) خیر کل دیکھا جائے گا۔

آٹھوان باب (۸)

گوالِن سُندری سُوئی بناتے

دوسرے دن مین کھانا پکانے گئی اور شوبھاشنی مجھے تعلیم کرنے کے لیے آئین مین نے عمداً ایک مرچ تلنے کو ڈال دی دھانس کے مارے کھانستے شوبھاشنی عاجز ہو گئی۔ "تیرا ستیاناس جلے" کہتی ہوئی بھاگ گئی۔
غرض مین نے پکانے سے فراغت پائی۔ پہلے بچون نے کھایا۔ شوبھاشنی کا لڑکا تو ابھی بچہ تھا۔ نہ اوسے کھانے پر چندان رغبت تھی۔ اور نہ سوا فواکہات کے

ہوئی ہے۔
برہمنی واپس آئی تو مین نے اوس سے پوچھا۔
بڑے میان نے کھانا کھا کے کیا کہا؟
برہمنی جھلا اٹھی اور زور سے چیخ کے کہا۔
ہان ہان۔ تم نے بہت اچھا پکایا ہے۔ تم بہت اچھا پکاتی ہو۔ مین بھلا پکانا جانون؟
افسوس بڑی بیوی کو میری قدر نہین اب میری سمجھ مین آیا کہ ماما کے واسطے حسن کی بھی ضرورت ہے۔
اوس کے فحوائے کلام سے مین سمجھ گئی کہ بڑے بابو نے پسند کیا۔ مگر اوس کے چھیڑنے لیے مین نے کہا۔
"مائی تو اتنا خفا کیون ہوتی ہو۔ کیا اس مین کچھ شک بھی ہے۔ بے شک ماما کو صاف خوبصورت کمسن اور طرحدار ہونا چاہیے کہ کھانے والون کو سوا وبھی آئے۔
بڑھیا ماما کے کھانے پر کسی کو بھی رُچ نہین ہوتی۔
۔ (دانت نکال کے اور جھلا کے) "ہان تمھارا جوبن اور تمھاری جوانی تو ہمیشہ کیا تمھارے منھ مین کیڑے نہ پڑین گے۔
یہ کہہ کے غصہ مین جھلاتی ہوئی چولھے کے پاس ہانڈی جو رکھنے چلی تو وہ ہاتھ چھوٹ پڑی اور ٹوٹ گئی۔
"دیکھا؟ مین جھوٹ کہتی تھی کہ ماما کے لیے جوانی کی ضرورت ہے؟ اگر تم جوانی مین تم سے ہانڈی چھوٹ کے ٹوٹ بھی سکتی تھی۔
اس پر تو وہ برہمنی کو حد زیادہ غصہ آیا اور جھلا کے دست پناہ لے کر گالیان دیتی مارنے کو جھپٹی۔
سن زیادہ ہو جانے سے شاید وہ اونچا سننے لگی تھی۔
کیونکہ جو کچھ مین نے کہا اوسے وہ پورا سننے نہ پائی اور بہت ہی فحش جواب دیا۔
جس سے اوس کے چھیڑنے کی جرأت اور بڑھی۔
مین نے کہا۔ مائی غصہ کو تھوک دو۔ بڑھیا ہو کے اتنا غصہ! خدا کرے یہ بیڑی

مرلی دُھن اوہک پیاری سنوری سکھی
ندی جمنا کے تیر کدم ترے ٹھاڑہو - کول بھاری
مرلی بجائے ہیاکو لبھاوے - تان مان والی نیاری
مرلی دُھن اوہک پیاری سنوری سکھی
رسوئی کرت من مری کی دھن - چھوڑ گوالن بھئی نیاری
بالک رووت رسوئی نہ سوہت کانھ کے اور پدھاری
سنوری سکھی
سورہون سنگھار کیے رسگوالن - مد ماتی اُبکاری ؟ ؟
کانھ کو رجھاؤن چلی جمنا کے تیرے جو رنگی گت نیاری
سنوری سکھی
مرلی کی دھن اوہک پیاری سنوری سکھی

شوبھاشنی خفا ہوئیں کہ کھانا کھاتی ہے یا گیت گاتی ہے -
اس کے بعد رمن بابو آئے - مین آڑ سے جھانکنے لگی -
مین نے دیکھا کہ اُنھون نے پیٹ بھر کے پورا کھانا مزہ لے لے کے کھایا - بڑی بی خوش ہوئین اور ہنسین ؟"
رمن بابو - آج کھانا کس نے پکایا ہے -
بڑی بی - اس لڑکی نے جو کل آئی ہے -
رمن بابو - بہت اچھا پکاتی ہے -
اتنا کہہ کے اور مُنھ ہاتھ دھو کے باہر چلے گئے - اس کے بعد گھر کے مالک یعنی شوبھاشنی کے خسر آئے اون کے سامنے کھانا لے کے مین نہین جاسکی - کیونکہ بڑی بی کا حکم تھا کہ برہمنی ماما کھانا لائے
اب مین سمجھی کہ بڑی بی کو میرے جوان ہونے پر اس لیے اعتراض تھا مین نے بھی عہد کیا کہ جب تک مین یہان ہون اودھر کا رخ بھی نہ کرونگی -
آخر گھر والون کی زبانی معلوم ہوا کہ بڑے میان بے چارے سیدھے سادھے نیک نفس آدمی ہین - لیکن اس روشنائی کی بوتل مین البتہ گلے تک سیاہی

شوبھاشنی کی۔ لڑکی نے میری طرف اشارہ کر کے کہا یہ تمھاری ساس۔
لڑکا کہنے لگا۔ کوڑنی ساس۔ کوڑنی ساس۔
شوبھاشنی پکارنے کے لیے مجھ سے کوئی رشتہ جوڑنا چاہتی تھین۔ لڑکے اور لڑکی کی زبان سے اُنھون نے کہا۔
آج سے مین تم کو سمدھن کہا کرونگی۔
شوبھاشنی کھانا کھانے کو گئین اور مین بھی اون ہی کے پاس بیٹھ کے کھانے لگی۔
کھانے مین اُنھون نے مجھ سے پوچھا۔ سمدھن تمھارے کے میان ہین۔
مین ۔ معلوم ہوتا ہے۔ تم کو کھانا بہت پسند آیا جو درویدی کی مثال مجھ سے دیتی ہو۔
شوبھاشنی ۔ بے شک۔ بی بی پنڈوا اول درجہ کی کھانا پکانے والی تھین۔ اب میری ساس کی طبیعت کو تم پہچان گئین نا۔
مین ۔ ابھی اچھی طرح سے نہین پہچانا۔ غریب زادی۔ اور امیر زادی مین اتنا ہی فرق ہوتا ہے۔
وہ ۔ تم بھی بڑی بیوقوف ہو۔ کیا تم یہ سمجھتی ہو کہ تم امیر کی لڑکی ہو اِس سے تمھاری خاطر کی گئی ہے۔
مین ۔ اور نہین تو کیا۔
وہ ۔ نہین یہ بات نہین ہے بلکہ اون کے لڑکے نے آج پیٹ بھر کے کھانا کھایا اِس سبب سے تمھاری خاطر کی گئی۔ اب تم کسی بات پر ہٹ کرو تو تمھاری نازبرداری کی جائے گی۔ اور تنخواہ بڑھا دی جائیگی۔
مین ۔ تنخواہ نہین چاہتی۔ مین تو تنخواہ بالکل نہ لیتی مگر خیال یہ ہے کہ تمھاری ساس بُرا نہ مانین اس سبب سے لے تو لون گی تمھارے پاس رکھ دیا کرونگی۔ تم کسی غریب بے وارثے کو دے دینا میرے لیے تو یہی غنیمت ہے کہ مجھے ٹکنے کا سہارا ہو گیا۔

ویسی ہی بیش قیمت اور عزیز معلوم ہوئی جیسے ایک غریب آدمی کو اوس کا مایہ اثاث البیت عزیز ہوتا ہے۔

یہی سبب تھا کہ یہ واقعہ نہایت تفصیل کے ساتھ مین نے بیان کیا۔

اوس دن کی دل لگی مجھے عمر بھر نہ بھولے گی اور نہ کبھی ایسا لطف ملے گا۔

اب بڑی بی کے لیئے دسترخوان بچھایا گیا مین نے سامنے بیٹھ کے نہایت تیزداری سے انھین کھانا کھلایا۔ کھانا کھا کے اُنھون نے میری تعریف کی۔

بڑی بی۔ کھانا اچھا پکاتی ہو۔ تم نے کس سے سیکھا۔

مین۔ اپنے میکے مین۔

وہ۔ تمھارا میکہ کہان ہے۔

مین نے ایک فرضی نام بتا دیا۔

وہ۔ کھانا رئیسون کے یہان کا معلوم ہوتا ہے۔ تمھارے باپ کیا بڑے آدمی ہین

مین۔ جی ہان۔

وہ۔ تم مہاگیری کی نوکری کرنے کیون آئین۔

مین۔ اب وہ زمانہ نہین رہا۔ آب آج کل ایسی حالت ہے کہ نوکری کرتی پھرتی ہون ؟

وہ۔ تم بڑے گھر کی لڑکی ہو۔ میرے پاس بھی تم اوسی آرام سے رہو گی جس طرح اپنے گھر مین رہتین۔

شوبھاشنی کو بلا کے میری سفارش کی۔

بہورانی۔ دیکھو ان کو کوئی کڑی بات نہ کہے کہ ان کی دل شکنی ہو۔ تم سے مجھے اطمینان ہے کہ تم نہ کہو گی کیونکہ تم خود رئیس زادی ہو۔

شوبھاشنی کا لڑکا۔ اماکین گے۔

مین۔ اچھا کہو۔

لڑکا۔ کڈھمائی۔ گلگلے۔ اول کیا مان۔

شوبھاشنی۔ تمھاری ساس ؟

لڑکا۔ کہان سانس

رہنے دو؟"

شوبھا شنی صرف میری تکلیف کے خیال سے یہ ترکیب چلی تھیں۔ اور اون کی ساس تو گویا اون کے ہاتھ کی کٹھ تپلی تھیں۔ کیونکہ یہ رمن بابو کی بیوی تھیں اور ایسا کون ہے جو رمن بابو کی بیوی کا کہنا نہ مانے۔

اور دراصل شوبھا شنی خود بھی سنجیدہ، رحم دل اور خوش اخلاق تھیں۔

غرض حق یہ ہے کہ مین بڑی خوش نصیب تھی کہ مین نے اس مصیبت اور غربت کے زمانے مین ایسا مونس، غمگسار دوست پایا جس کی ذات سے بڑی بے فکری اور چین سے گذرتی تھی۔

مین اور سونا کی مان دونون مل کے کھانا وغیرہ پکا دیا کرتی تھی۔ باقی وقت شوبھا شنی کی مصاحبت مین گذرتا تھا یا بچون سے دل بہلایا کرتی تھی۔ یا کبھی کسی وقت بڑی بی کے پاس جا بیٹھتی تھی۔

مگر اون کے پاس بیٹھنے سے ایک نئی مصیبت میرے سر پر پڑی۔ وہ یہ کہ خوش قسمتی سے بڑی بی ابھی اپنے کو جوان سمجھتی تھین مگر بدقسمتی سے تھوڑے بال اون کے سفید ہوگئے تھے۔

جہان کوئی شامت زدہ اتفاق سے اون کے پاس نکل گیا اور اون کو خود بھی فرصت ہوئی تو بس اوس کو پیچھا چھڑانا مشکل ہوجاتا تھا۔ اور اون کے سر کے سفید بال اُکھڑتے اُکھڑتے وہ بیچارہ عاجز ہوجاتا تھا۔

ایک دن مین شامت کی ماری بیگار مین پکڑی گئی۔ مین ذرا تیز دست تھی مین نے فوراً بھادون کے کھیت کو صاف کر دیا۔

اشارے سے شوبھا شنی نے مجھے بلایا۔ مین بڑی بی سے اجازت لے کے گئی۔

شوبھا شنی۔ واہ۔ یہ کیا بات ہے۔ تم میری ساس کو منڈی کر دوگی۔

مین۔ جی ہان روز کے جھگڑے سے یہ اچھا ہے کہ ایک ہی دن صفا چٹ۔ نہ بانس رہے گا نہ بانسلی بجے گی۔

شوبھا شنی۔ تم یہان رہنے بھی پاؤگی۔ دریا مین رہنا اور مگرمچھ سے بیر۔

مین۔ میرا تو ہاتھ ہی نہین رُکتا۔

نواں باب (۹)

سفید بالوں سے سکھ اور دکھ

مین نے ٹکنے ہی کہ سہارا بہت پایا بلکہ ایک بہت ہی بیش قیمت اور نایاب زیور پایا یعنی شوبھاشنی کی ایسی ایک خیرخواہ سکھی پائی۔

اُن کی باتون سے معلوم ہوا کہ حقیقت مین شوبھاشنی مجھ سے دل سے محبت کرتی ہین - اور اون کے برتاؤ بھی میرے ساتھ ایسے تھے جیسے چھوٹی بہن کے ساتھ ہوا کرتے ہین ؟"

اون کی محبت اور برتاؤ دیکھ کے سارا گھر میری عزت کرتا تھا۔

برہمنی رخصت لے کے گھر جانے کو تھی مگر میرے سبب سے نہین گئی۔

وہ سوچی کہ اگر مین جاتی ہوں تو یہ (مین) میری جگہ پر ضرور مستقل ہو جائے گی اور میری نوکری جاتی رہے گی - اسی خیال سے وہ بہانہ کر کے رہ گئی۔

اوس کے علاوہ شوبھاشنی نے اپنی ساس سے سفارش کی کہ۔

کمودنی ماماؤن مین نوکری کرنے آئی ہے تو کیا ہوا اگر ہے تو امیرزادی اِس سے پورا کام نہین سنبھل سکے گا علاوہ برین سونا کی مان (برہمنی) اب بڑھیا بھی ہو گئی ہے اب ضعیفی مین وہ کہان جائے گی - اوسے بھی رہنے دیجیے۔

ساس - پھر دونون رکھی جائین گی تو دونون کی تنخواہ کہان سے آئے گی ؟"

بہو - کمودنی تو ضرور رہے گی - اب رہی بڑھیا تو ایک آدمی کی تنخواہ البتہ زیادہ دینی ہوگی - پھر اکیلی کمودنی سے سارا کام نپٹ نہین سکے گا۔

بہر طور ایک آدمی اور بڑے کام کاج کے لیے رہنا چاہیے پھر بڑھیا ہی کو کیون نہ رہنے دیجیے۔

ساس - نہین - سونا کی مان کے ہاتھ کا کھانا میرا لڑکا نہین کھاتا - خیر دونون کو

ہرانی یہ سن کے ہنستے ہنستے لوٹ گئی بڑی دیر کے بعد ہنسی کو ضبط کر کے کہا۔
خضاب کیا کرو گی کس کا سر کالا کرو گی؟"
یہ سن کے وہ ہنستے ہنستے گر پڑی۔ اتفاق سے سونا کی ماں بھی کہین آنکلی۔
اب تو ہرانی کی یہ کیفیت ہوئی کہ قابل بیان کے نہین۔ کپڑا منہ مین ٹھونستی
تھی۔ منھ دباتی تھی۔ جب اس طرح بھی ہنسی نہ رکی تو اٹھکے بھاگی۔
سونا کی ماں نے پوچھا۔
یہ کس بات پر اس قدر ہنس رہی ہے۔
مین۔ اوس کے ہونٹون پر ہنسی رکھی ہی رہتی ہے۔ ہنسی تو بھی کہین دینے
جاتا ہے؟"
ابھی مین نے کہا کہ سونا کی ماں کے بالون مین اگر خضاب لگا یا جائے تو کیسا اچھا
معلوم ہو۔ بس یہ ساری ہنسی اس کی ہے۔
برہمنی۔ تو پھر اس مین ہنسی کی کیا بات ہے؟ خضاب لگنے مین آخر برائی کیا
ہے۔ لڑکون کے چڑھانے اور بڑھیا کے کہنے کی پھبتی سے تو نجات
مل جائے گی؟"
مین۔ ہرانی کی تو یہ عادت ہے۔ کچھ وہ تمھین بنانے کی غرض سے تھوڑی
ہنستی ہے؟"
شوبھا شنی کی لڑکی ہیمانے سنکر چڑھانا شروع کیا۔
بڑھیا ہے کہ بچون کا تماشا
یہ بال ہین سر پہ یا ہے کاتا
جوڑے مین دھتورے کا ہی پھول
رہی ہے گلے مین ہاتھ لٹھیا
کانون مین بھی دو دو بالیان ہین
بڑھیا ہے کہ کھیلنے کی گڑیا
یہ گاتی جاتی تھی اور لاٹھی لیے ہوئے جھک کے بڑھیا کی نقل کرتی جاتی تھی
اس کا بھائی بھی اپنی بڑی بہن کو دیکھ کے جھکے جھکے چلنے لگا۔ اور یہ راگیت تو

شوبھاشنی۔ دو چار بال اُکھار کے چلی آیا کرو۔
مین۔ واہ چھوڑتی بھی ہین۔
شوبھاشنی۔ جاکے کہو کہ اب تو سفید بال نہین دکھائی دیتے بس یہ کہہ کے چلی آؤ؟"
مین۔ (ہنس کے) دن دہاڑے یہ ڈکیتی۔ یہ تو ہمارے کالا دیگھی کی ڈکیتی ہوگئی یہ مجھ سے نہین ہو سکے گا۔
شوبھاشنی۔ کالے دیگھی کی ڈکیتی کیسی۔
شوبھاشنی سے بات کرتے وقت مین چونکہ بے تکلف ہو جاتی تھی۔ اِس سبب سے مجھے اخفائے راز کا بعض وقت خیال نہین رہتا تھا۔
چنانچہ اس وقت کالے دیگھی کی ڈکیتی گفتگو کی رَو مین مُنھ سے نکل گئی۔
اب اون کے اِس سوال پر وہ اور گھبرائی اور یہ کہہ کے ٹال دیا کہ پھر کسی وقت بیان کر دون گی؟"
شوبھاشنی۔ اچھا میری خاطر سے امان جان سے کہنا تو سہی کہ اب سفید بال نہین رہے دیکھنا کیا جواب دیتی ہین۔
ہنستی ہوئی مین بڑی بی کے پاس گئی۔ اور دو چار بال مین کے مین نے کہا اب تو سفید بال آپ کے سر مین نہین رہے دو تھا۔ کہین نہین ہین۔ وہ کل چن دون گی؟"
بڑی بی۔ (ہنس کے) وہ اس پر بھی تو وہ نگوڑیان کہتی ہین کہ آپ کے سر مین بال سفید ہوگئے ہین؟"
مین۔ جھک مارتی ہین جو کہتی ہین۔
اوس دن سے میری خاطر زیادہ ہونے لگی۔
لیکن مین سوچی کہ کوئی ترکیب ایسی کرنی چاہیئے کہ یہ روز کے بال چلنے کی مصیبت جائے۔
آخر مین نے اپنی تنخواہ مین کا ایک روپیہ ہرانی کو دیا۔ اچھی ہرانی مجھے ایک شیشی خضاب کی اس روپے کی لا دو۔

کچھ سمجھی نہین مگر نیچے اُتر آئی - آکے جو دیکھا تو بڑی بیوی کے سب بال سیاہ ہین -
سونا کی ماں - (بھیانک آواز سے چیخ کے) اے بیوی! تمھارے بالون کو کیا ہوگیا -
ارے کسی نے جادو تو نہین کر دیا -
یہ سن کے شوبھاشنی نے مجھ سے کہا -
اے روسیاہ! یہ تو نے کیا کیا - ارے اون کے پورے سر مین تم نے
خضاب لگا دیا -
مین - ہان -
وہ - تمھارا منھ کالا ہو - یہ کیا غضب کیا ؟ دیکھنا اس کا کیا نتیجہ ہوتا ہے -
مین - تم خاطر جمع رکھو -
اتنے مین بڑی بیوی نے مجھے پکارا - مین گئی تو کہا -
کیون کمود - کیا تم نے میرے سر مین خضاب لگا دیا -
مین نے دیکھا تو وہ مجھ سے ناراض نہین معلوم ہوئین بلکہ مین نے اُون کو
خوش پایا ؟ !!
مین نے جواب دیا -
جی نہین تو کون کہتا ہے -
وہ - سونا کی ماں کہتی ہے -
مین - سونا کی ماں کیا جانے - یہ خضاب نہین ہے دوا ہے -
وہ - بیٹا - ہان ہے تو اچھی دوا - ذرا آئینہ اُٹھا لو تو دیکھون -
مین آئینہ لے گئی - آپ نے غور سے صورت دیکھ کے کہا -
ارے بھلی مانس! میرے سب بال سیاہ کر دیے - لوگ کہین گے خضاب
لگایا ہے -
اب بڑی بی مارے خوشی کے پھولی نہین سماتین تھین -
اوسی دن شام کو میرے پکانے کی بہت تعریف کی اور تنخواہ بھی بڑھا دی -
اور کہا - بیٹا - خالی کانچ کی چوڑیان پہنے ہو - مجھے دیکھ دیکھ کے صدمہ ہوتا ہے -
یہ کہہ کے مجھے ایک جوڑی سونے کے مستعمل کردن کی نکال کے دی -

اوس کے مُنھ سے ادا نہ ہو سکا صرف پچھلے مصرع کو دُہرانے لگا۔

بڑھیا ہے تُو کھیلنے کی گڑیا

مجھے سونا کی ماں کے فحوائے کلام سے ظاہر ہُوا کہ وہ خضاب لگانے پر رضی ہے میں نے اوس سے کہا۔

تم گھبراؤ نہیں۔ میں خضاب لگا دوں گی۔

برہمنی۔ پرمیشر کرے تم جیتی رہو۔ پھولو پھلو اپنی جوانی کا سُکھ دیکھو۔ سونے کے زیور پہنا نصیب ہو۔ اچھا اچھا کھانا پکانا آ جائے۔ دیکھو بیٹی بھول نہ جانا ضرور لگا دینا۔

گو ہرانی ہنستی بہت تھی مگر آدمی کام کی تھی جب تک ہم لوگ یہاں باتیں کرتے رہے وہ ایک شیشی وسمہ کی لے بھی آئی۔

اوس کو ہاتھ میں لیے ہوئے میں بڑی بیوی کے پاس سر کے بال چننے گئی۔

بڑی بیوی۔ یہ تمھارے ہاتھ میں کیا ہے۔

میں۔ جی یہ ایک عرق ہے۔ بالوں میں لگانے سے سفید بال گر جاتے ہیں۔ اور سیاہ رہ جاتے ہیں؟"

وہ۔ بھئی اِس صنعت کا تو کوئی عرق نہیں۔ اچھا لگا دو۔ مگر دیکھو کہیں خضاب نہو۔

میں نے خضاب کو اچھی طرح بالوں میں لگا کے کہا۔

لیجیے اب کوئی بھی سفید بال نہیں رہا۔ یہ کہہ کے وہاں سے چلی آئی۔ اور تھوڑی دیر کے بعد اون کے سب بال سیاہ ہو گئے۔

بدنصیبی سے ہرانی کمرے میں جھاڑو دے رہی تھی۔ اوس نے میری پوری کارروائی دیکھی اور جھاڑو پھینک اور کپڑا مُنھ میں ٹھونس کے مردانہ میں چلی گئی۔ وہاں ایک غل مچ گیا۔ کیا ہے ہرانی۔ کیا ہے۔

پھر وہاں سے ہنستی ہوئی اُلٹے پاؤں پھری اور اسی طرح مُنھ میں ساری کا آنچل ٹھونسے ہوئے کوٹھے پر چڑھ گئی۔

وہاں سونا کی ماں بیٹھی ہوئی بال سُکھا رہی تھی اوس نے پوچھا۔

کیا ہے ہرانی۔

وہ ہنسی کے مارے بول نہ سکی نیچے کی طرف ہاتھ سے اشارہ کیا۔ سونا کی ماں

بڑی مشکل مین ہانپتے ہانپتے کہا۔
بھوجی مجھے جواب دیدو۔مین ایسی ہنسی کے گھر مین نہ رہون گی۔مجھے اپنی جان دینا نہین منظور کسی دن ہنستے ہنستے میرا دم نکل جائے گا تم لوگون کا کیا جائیگا۔
میما۔ بڑھیا پھوپھی! تم کو یہ کس نے آراستہ کیا ہے اور یہ تمھارے بال کس نے سنوارے ہین ؟

دوارے تھارو کال پکارے امورے چاند تو مورے سنگھ ہولے
مکھٹ ہیرے بات تہا۔ی گو برسیندورے داکو سنواری
لال چنریا رتھی داری آمورے چاند تو مورے سنگھ ہولے
آگے آگے باجن باجین لوڑھا ناتا راج برا جین ٹھ
سبھی سہاگ تو ہے آج ہی چھا جین
آمورے چاند تو مو رہے سنگھ ہولے

ایک دن گھر مین مچھلی پکی تھی ایک سفید بلی آئی اور پتیلی مین سے نکال کے مچھلی کھا گئی تو اوس کا پیٹ اور منھ جا بجا سے کالا ہوگیا تھا۔
اوسے میانے بھی دیکھا تھا آج سونا کی مان کو دیکھ کے کہنے لگی۔
بڑھیا پھوپھی نے آج چرا کے ہانڈی چاٹی ہو۔
میرے اشارہ کر دینے سے کسی نے ابھی تک بڑھیا سے نہین بتایا کہ لوگ کس بات پر ہنس رہے ہین اور نہ خود اوسی کے خیال مین آیا وہ بے تکلف اپنا لنگور سا منھ کھولے ہوئے ادھر سے اودھر کام کاج کرتی پھرتی تھی۔ لوگون کو ہنستے دیکھ کے پوچھنے لگی۔
سونا کی مان ۔ یہ تم لوگ آج ہنس کیون رہے ہو۔
میرے اشارے سے جواب دیا گیا۔
دیکھو سنو بھیا کیا کہہ رہا ہے۔ وہ کہتا ہے بڑھیا پھوپی نے آج ہانڈی چاٹی ہے سچ تو ہے یہ رات کو کس نے تمھارا منھ کالا کیا ہے باہ! سونا کی مان۔ بھلا اس بڑھوتی وقت مین کوئی ایسا کام کرتا ہے۔
یہ سن کے بڑھیا نے گالیون اور کوسنون کی بوچھار کر دی۔

اوس کے لینے مین مجھے بہت پس وپیش ہوا اور سخت رنج ہوا۔ اور ایسا گریہ گلوگیر ہوا کراوُن سے زبان سے انکار بھی نہ کرسکی۔

الغرض مجھے مجبوراً لینا پڑا

اپنے کام دھندے سے فراغت پا کے سونا کی مان نے مجھ سے پوچھا۔

سونا کی مان۔ کیون بیٹی۔ تمھارے پاس وہ دوا ذراسی اور ہے!

مین۔ کونسی دوا؟ وہی جو میان کو رجھانے کے لیے تم کو مین نے دینے کو کہی تھی؟

وہ۔ بٹو بھی تم بھی کیسی بچون کی ایسی باتین کرتی ہو میرے میان کہان ہین جو اون کو رجھاؤن گی۔

مین۔ آئین! کیا ایک بھی نہین ہے۔

وہ۔ کیا تم لوگون کے چار چار پانچ پانچ ہوتے ہین۔

مین۔ اور نہین تو کیا۔ اگر پانچ چھ نہ ہون۔ تو کھانا کیونکر اچھا پکے دروپدی کیسا اچھا پکاتی تھین۔ آب تم بھی پانچ میان کر لو تمھارا بھی کھانا کھا کے لوگ بہت خوش ہون گے؟"

وہ۔ (ٹھنڈی سانس بھر کے) ایک ہی نہین جڑتا پانچ کہان سے لائین۔ اِن سفید سن کے ایسے بالون پر۔ اسی سبب سے تو مین نے تم سے پوچھا تھا کہ وہ دوا ہے یا نہین۔

مین۔ ہان ابھی بہت سی ہے۔

مین نے خضاب کی شیشی لا کے سونا کی مان کو دے دی۔

اوس نے سوتے وقت لگایا۔ اندھیرے مین بالون مین کہین لگا کہین نہین لگا مگر مُنھ مین گالون پر آنکھون مین ناک پر ماتھے پر خوب اچھی طرح سے لگایا صبح کو جب سو کر اٹھی تو یہ قطع شریف تھی کہ آدھے بال کالے اور آدھے سفید چت کبری بلی کے جیسے روئین ہوتے ہین۔ علیٰ ہذاالقیاس چہرہ بھی جیسے بجّو کا بلکہ جس جس نے دیکھا مارے ہنسی کے پیٹ مین بل پڑ گئے۔ جو ہے وہ لوٹا جاتا ہی اور بہرانی کی تو مرن ہی تھی۔

ہنستے ہنستے بے دم ہوگئی اور شوبھا شنی کے پانْون پر جا کر اپنے تئین گرا دیا اور

تو ہی عمر بھر جان کھوتا رہے گا
لکڑی کھا کے بڑھیا اور زور سے رونے لگی۔

جس قدر زور سے وہ روتی۔ میرا داماد او چیخ چیخ کے وہ مصرع پڑھتا تھا۔ آخر مین نے اوس کو گودی مین اُٹھا لیا اور بہلا کے دوسری طرف لے گئی۔

دسوان باب (۱۰)

اُمید

اسی دن قریب شام شوبھاشنی میرا ہاتھ پکڑ کے ایک تخلیہ کے کمرے مین لے گئی۔ اور کہا۔

شوبھاشنی ۔سمدھن! تم نے کالا دیگی کا واقعہ آج تک نہین بیان کیا۔ اب آج اپنا وعدہ وفا کرو۔

مین نے بڑی دیر تک دل مین سوچتا رہ گیا کہ اپنا راز بیان کرون یا نہ کرون آخر دل نے جواب دیا کہ "یہ واقعہ بدنصیبی کا تذکرہ ہے تیرے باپ ایک بڑے دولتمند اور رئیس ہین اور تیرے خسر بھی اپنے گھر سے خوش اور آسودہ ہین ۔"

اور تیرے باپ اس وقت تک زندہ ہین اور بہت بڑی جائداد کے مالک ہین۔ اس وقت اون کے فیل خانہ مین ہاتھی جھوم رہا ہے۔

ذلیل حالت یعنی ماماگیری کی نوکری تجھے کالا دیگھی کی ڈکیتی کے سبب سے نصیب ہوئی نہ یہ کہ تو خود کوئی محتاج ہے۔

اپنے واقعات کے بیان کر دینے مین تو کیون ہچکچاتی ہے۔

تھوڑی دیر تک ہم دونون چپ بیٹھے رہے آخر شوبھاشنی نے کہا۔

اگر اِس کے بیان کرنے سے تمھارے دل کو صدمہ پہونچے تو مین زیادہ اصرار نہین کرتی۔ تم نہ بیان کرو۔

مین ۔نہین رنج کا ہے کا۔ تمھاری دلی محبت اور سچی ہمدردی پر لحاظ کر کے مجھے تم سے

اُن کا ستیاناس جائے کمبختین ہرجائیان کہین کی۔ جیسے خود ہردیگی چمچہ ہین ویسا سب کو جانتی ہین۔ خداوندا یہ سب رانڈ ہو جائین سیکڑون مرتے ہین اون کو بخار بھی نہین آتا۔"؟

ابھی تک کسی نے اوس سے کچھ کہا نہین تھا اندرا برہمنی کا چہرہ ابھی تک بدستور تھا۔

اوسی صورت سے رمن بابو کو کھانا کھلانے گئی اوس کی صورت دیکھ کر اونھون نے ہنسی روکنے کی کوشش جو کی تو بہت شدید اُچھو ہو گیا۔ اور کھانا نہین کھایا گیا۔ اسی طرح بابو رام دت کو جب کھانا دینے گئی تو اونھون نے اوس کو دیکھ کر ایک ڈانٹ بتائی۔

آخر مین نے نہایت مہربانی سے سونا کی مان سے کہا۔

تم نے خضاب تو لگایا مگر آئینہ مین اب تک صورت نہین دیکھی جاؤ میرے کمرے مین آئینہ رکھا ہے اوس مین منھ دیکھ آؤ۔

اوس نے جون ہی اپنی صورت دیکھی چیخ چیخ کے رونا شروع کیا اور مجھے بُرا بھلا کہنے لگی۔

مین نے اس کے سمجھانے کی بہت کوشش کی کہ مین نے بالون مین لگانے کو کہا تھا منھ مین اور سارے بدن مین لگانے کو نہین کہا تھا۔ میرا اس مین کیا قصور ہے مگر اوس نے ایک نہ مانی اور لگی مجھے کوسنے۔

یہ سُن کے پہیانے کہا

تو یون شوق سے گالیان غیر کو دے
ہمین جو کہے گا وہ ہوتا رہے گا
تجھی پر ترے کوسنے بھی پڑین گے
تو ہی عمر بھر جان کھوتا رہے گا

اور میرے تین برس والے داماد شو بھاشنی کے لڑکے نے ایک لکڑی بڑھیا کی پیٹھ پر رسید کی۔ اور آخری مصرع گانے لگا۔

ہون لہذا ہم لوگون نے مشورہ کیا ہے۔......

قطع کلام کر کے مین نے پوچھا ہم لوگ کون ؟

شوبھاشنی ۔یعنی مین اور بابو (اپنے شوہر کا نام وہ میرے سامنے یون ہی لیا کرتی تھی۔

تو ہم لوگون نے صلاح کی ہے۔ کہ تمھارے باپ کو ایک خط لکھا جاے جس مین اون کو اطلاع دی جائے کہ تم یہان موجود ہو۔اسی وجہ سے کل مین تم سے ڈاک خانہ کا پتہ دریافت کرتی تھی۔

مین ۔ تو تم نے سب حال پوست کندہ۔اون سے بیان کیا ہوگا۔

شوبھاشنی ۔ تو پھر اس مین ہرج کیا ہے۔

مین ۔ نہین کچھ اور ہرج تو نہین ہے۔مگر شرم معلوم ہوتی ہے۔

شوبھاشنی ۔ اس خیال سے کہ مہیش پور بڑا گانوءن ہے اور اوس مین ڈاک خانہ ضرور ہونا چاہیئے خط لکھ کے بھیجدیا گیا۔

مین ۔ تو کیا خط بھیجدیا۔

شوبھاشنی ۔ ہان بھیج تو دیا ہے دیکھیے پہونچتا ہے یا پلٹ آتا ہی۔

یہ سن کے مجھے حد سے زیادہ خوشی ہوئی۔ مین دن گننے لگی کہ کب چھٹی کا جواب آتا ہے ؟ "

مگر افسوس جواب نہین آیا۔میری بدقسمتی سے مہیش پور مین ڈاک خانہ تھا ہی نہین۔

اوس زمانہ مین ہر گانوءن مین ڈاک خانہ کا انتظام نہ تھا۔

کسی دوسرے گانوءن مین تھا تو مجھ ناز پروردہ اور لاڈلی لڑکی کو ان باتون سے کیا غرض تھی جو معلوم کرتی۔

آخر ڈاک خانہ کا پتا نہ چلا تو کلکتہ کے صدر۔ڈاک خانہ مین خط بلیٹ آیا اور کھول کے پڑھا گیا اور رمن بابو پاس واپس آیا۔

یہ سن کے مجھے سخت صدمہ ہوا۔مگر رمن ! بو اور شوبھاشنی ناامید نہین ہوئے ؟

شوبھاشنی نے مجھ سے پوچھا۔

کہنے مین کچھ عذر نہین ؟

غرض مین نے سب واقعات از ابتدا تا انتہا اون سے بیان کیے -

صرف اپنے باپ کا اور ان کے گانون کا نام اور اپنے خسر اور شوہر کا اور اون کے گانون کا نام نہین بتایا -

یہ لکھنا فضول ہے کہ اثنا، بیان مین کئی جگہ شوبھاشنی رونے لگین - اور مین بھی آبدیدہ ہوگئی ؟

اوس روز صرف اسی قدر ذکر ہو کے رہ گیا دوسرے دن شام کو شوبھاشنی نے تخلیہ پا کے مجھ سے باصرار کہا -

شوبھاشنی - تمھین اپنے باپ کا نام ضرور بتانا ہوگا -

مجبوراً - مین نے بتایا -

شوبھاشنی - گانون کا نام -

وہ بھی بتایا -

شوبھاشنی - ڈاکخانہ کا نام -

مین - ڈاکخانہ کا نام ڈاکخانہ

شوبھاشنی - جس گانون مین ڈاک خانہ ہے اوس گانون کا کیا نام ہے -

مین - اوس گانون کا نام کیا جانون - ڈاکخانہ جانتی ہون -

شوبھاشنی - ارے بے وقوف جس گانون مین تمھارا مکان ہے - اوس گانون مین ڈاک خانہ ہے - یا اور کسی گانون مین -

مین - یہ مجھے نہین معلوم -

شوبھاشنی کو جواب شافی نہ ملنے کا افسوس ہوا - پھر اور کچھ نہین پوچھا -

تیسرے دن مجھ سے کہا -

تم ایک رئیس کی لڑکی ہو آخر کب تک اس حالت مین رہوگی - اور ماماگیری مین کب تک بسر کروگی -

اس مین شک نہین کہ تمھاری جدائی کا مجھے صدمہ ہوگا - مگر اپنے آرام کے لیے تمھارے عیش مین خلل ڈالنا مین نہین چاہتی - مین ایسی خود غرض اور سنگدل نہین

گیارھوان باب

دزدیدہ نظری

ایک دن صبح کو اُٹھ کے کیا دیکھتی ہون کہ بہت کچھ اہتمام ہو رہا ہے۔ سبب دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ رمن بابو کے ایک بڑے دولت مند مؤکل کلکتہ مین کئی دن سے آئے ہوئے ہین۔ روز رمن بابو اور بڑے بابو دن بھر وہین رہا کرتے تھے۔

بڑے بابو کے زیادہ جانے کا سبب یہ تھا۔ کہ ان کے اور اون کے معاملات مین باہم شراکت تھی۔

آج انھین کی دعوت کا انتظام ہو رہا ہے۔ اور تاکید ہے کہ کھانا اچھا پکے۔ اسی خیال سے سارا کھانا مجھی کو پکانا پڑا۔

کھانا کھلانے کا بندوبست زنانہ مین ہو رہا ہے رمن بابو بڑے بابو اور مہمان بابو تینون آدمی باہر سے آئے۔

دسترخوان بچھا مین نے کھانا نکال کے سینی مین لگا دیا برہمنی لے گئی۔

دسترخوان پر کھانا چننے اور کھلانے کا حکم برہمنی کو دیا گیا۔ اس واسطے کہ باہر والون کو مین کھانا نہین کھلاتی تھی۔ اور نہ سامنے جاتی تھی۔

اتنے مین ایک غل ہوا معلوم ہوا رمن بابو بڑھیا پر کسی قصور پر خفا ہو رہے ہین۔"

بھری بڑبڑاتی ہوئی آئی۔

اچھا ہوا اپنی مرضی پر کام کرنے کا یہی نتیجہ ہوتا ہے۔

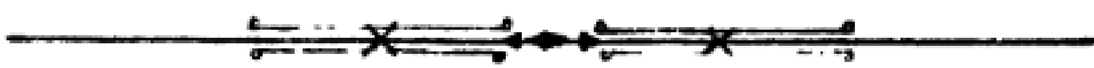
مین۔ کیا ہوا۔ بھری! یہ کس پر خفگی ہو رہی ہے۔

بھری۔ چھوٹے بابو منع کر رہے ہین کہ اب دال کی ضرورت نہین ہے مگر بڑھیا نے ایک نہ سنی دال انڈیل ہی تو دی سب چھوٹے بابو کے ہاتھ پر گر پڑی اونکا تمام ہاتھ جل کے رہ گیا۔

اپنے شوہر کا نام بتاؤ۔
مین نے اون کا نام ایک کاغذ پر لکھ دیا۔
شوبھاشنی - اپنے خسر کا نام بتاؤ۔
مین نے وہ بھی لکھ دیا۔

گانون کا نام۔
وہ بھی بتایا۔
ڈاک خانہ۔
مین - مجھے نہین معلوم۔
اس کے بعد مین نے سُناکہ رمن بابو نے وہان بھی خط لکھا تھا مگر جواب ندارد۔؟"

اوس وقت تو اُمید کی خوشی مین مین نے چٹھی لکھنے کو منع نہین کیا تھا مگر اب سوچی تو خیال آیا۔ کہ ڈاکو مجھے لے گئے تھے لہذا مین ذات سے خارج ہوگئی اب برداری مین مجھے کون بٹھائے گا۔
نہ سُسرال مین کوئی داخل کرے گا نہ میکہ مین۔ اچھا ہوا۔ جو اون کو چٹھی نہین پہونچی۔
مین نے یہ خیال شوبھاشنی پر ظاہر کیے۔ تو وہ بے چاری بھی چُپ ہوگئین۔
افسوس! اب میرا کہین ٹھکانا نہین رہا۔ نہ سُسرال مین نہ میکہ مین یہ رونا میری زندگی کے ساتھ ہے۔
یہ مایوسی کے خیالات میرے دل پر چھاگئے۔ مین زندگی سے بالکل نا اُمید ہوگئی۔ اور میری امیدون کا چراغ گل ہوگیا اور مین جاگے سو رہی۔



اور یہ بھی بھول گئی کہ ابھی اسی بات پر مین نے اپنے دل کو لعنت ملامت کی تھی۔
جب ہوش آیا تو مین نے غور کیا کہ اس گفتگو کے بعد سے نئے بابو اچھی طرح سے
کھانا نہین کھاتے تھے۔"
یہ دیکھ کے بڑے بابو نے اُن سے کہا۔
اوپندرا بابو کھانا اچھی طرح سے کھائیے۔
بس صرف اسی قدر سننا مجھے باقی تھا۔
مین پہلے ہی سمجھ گئی تھی کہ یہ میرے شوہر ہین۔
نام سننے سے یقین کامل ہو گیا کہ بے شک یہ وہی ہین۔
مارے خوشی کے باورچی خانے مین جا کے مین نے سالن کا پیالہ زمین پر پھینک
دیا۔جس پر بڑے بابو نے پوچھا۔کیا ہوا۔

بارھوان باب (۱۲)

ہمرائی کی ہنسی غائب ہو گئی

معزز ناظرین۔
اس قصہ مین اس وقت سے آیندہ گھڑی گھڑی میرے شوہر کا نام آئے گا۔
آپ لوگ ماشاء اللہ تجربہ کار اور با مذاق ہین۔مجھے مہربانی کر کے اتنا بتا دیجیے
کہ مین اس قصہ مین۔
اُون کو کس نام سے یاد کیا کرون۔
گھڑی گھڑی ہر مقام پر شوہر شوہر کہہ کے آپ کی سمع خراشی کرون۔
یا انگریزی مذاق کی مہذب عورتون کی طرح اُپندرا اُپندرا کہون۔
یا بمقتضاے محبت پیار۔ اپنی جان کہون۔
جو جان سے زیادہ پیارا ہو آخر اُسے کیا کہون۔
مجھے کوئی ایسا لفظ نہین ملتا جو محبت اور تہذیب دونون پہلو لیے ہوئے ہو۔

نئے بابو۔ رام رام بابو۔ اپنی ماما سے کہئے کہ کھانا بہت اچھا پکا ہے۔
بابوجی کو تو کچھ معلوم نہ تھا اُنھون نے کہا۔
ہان یہ کھانا اچھا پکاتی ہین۔
مین۔ (دل مین) تمھارا سر۔
نئے بابو۔ لیکن بڑے تعجب کی بات ہے کہ آپ کے یہان ہماری طرف کا ایک آدھ کھانا پکا ہے؟
مین نے اپنے دل مین کہا۔
پہچان گئے۔
واقع مین دو ایک چیزین اپنی طرف کے رواج کے موافق مین نے پکائی تھین۔
بڑے بابو۔ ہان اس کا سبب یہ ہے کہ اُسی طرف کی اصل مین۔
اب نئے بابو کو مجھ سے بات چیت کا اچھا موقع ملا۔ اور مجھ سے پوچھا۔
او۔ تمھارا گھر کہان ہے۔
پہلے مجھے تردد ہوا کہ جواب دون یا نہ دون۔ آخر تصفیہ کر لیا کہ دینا چاہیئے پھر یہ فکر پیدا ہوئی کہ سچ بتاؤن یا غلط۔ سوچی کہ ضرورت کے وقت سچ بتانا تو اپنے اختیار مین ہے اس وقت غلط پتہ بتانا چاہیئے۔
مین نہین جانتی کہ کیون جھوٹ بولنے پر مین نے تصفیہ کر لیا۔
اس بات کو وہی خوب جانتا ہے جس نے عورت کے دل مین فطرت چالاکی اور کجی کوٹ کوٹ کے بھری ہے۔
غرض مین نے جواب دیا۔
کالادیگی۔
وہ۔ کون کالادیگی۔ ڈاکون کا کالادیگی۔
مین۔ ہان۔
اس کے بعد اُنھون نے کوئی اور سوال نہین کیا۔
مین عالم محویت مین سالن کا پیالہ دیر تک ہاتھ مین لیے کھڑی رہی بالکل خیال نہین آیا کہ مجھے اس طرح نہ کھڑا ہونا چاہیئے۔

مین سوچی کہ اب ہرانی سے کچھ کام لینا چاہیئے مین نے اوسے بلایا تو وہ وہین سے ہنستی ہوئی آئی ؟"
کھانا کھلانے کے وقت سونا کی مان کی بدتمیزی تم نے دیکھی -
اور جواب کے بغیر انتظار کیئے ہوئے اوس نے ہنسی کا فوارہ چھوڑ دیا -
مین - ہان مجھے معلوم ہے - گر مین نے اس وقت تم کو اس لیے نہین بلایا ہے بلکہ مین اس وقت تم سے ایک مدد لینا چاہتی ہون - تم ذرا یہ دریافت کر دو کہ یہ بابو کب جائینگے
یہ تعجب خیز بات سنتے ہی اوس کی ہنسی فوراً رک گئی -
جیسے غلیظ دھوین مین آگ چھپ جاتی ہے اسی طرح میری اس درخواست سے اوس کی ہنسی بھی یکایک غائب ہو گئی -
ہرانی - (روکھا منھ بنا کے) "ہاہ - بڑے شرم کی بات ہے بہن - مین نہین جانتی تھی کہ تم مین یہ بھی مرض ہے -
مین - (ہنس کے) بہن آدمی کی زندگی یکسان بسر نہین ہوتی - اب تم اپنی نصیحت اس وقت رکھ چھوڑ و - اور مجھ سے صاف صاف بتا دو کہ تم میرا یہ کام کر دو گی یا نہین - ؟"
ہرانی - مین ہرانی کے پاس خالی ہاتھ نہین گئی تھی - روپے اوس کو دے کے مین نے کہا ؟ -
تمھین میرے سر کی قسم - ذرا کسی سے دریافت کر دو"
ہرانی نے روپے زمین پر رکھ دیے اور روکھا منھ بنا کے نہایت سنجیدگی سے کہا "
مین تمھارے روپے پھینک دیتی مگر آواز آتی اس خیال سے مین نے آہستہ سے رکھ دیے اٹھا لو اور مین تم کو سمجھائے دیتی ہون کہ آئندہ مجھسے کبھی ایسی بات کی اُمید نہ رکھنا -
یہ سونچ کے مین رونے لگی کہ ہرانی کے سوا گھر مین اور کوئی بھی معتمد اور رازدار بنانے کے قابل مجھے نہین دکھائی دیتا کہ اوس سے یہ کام کون میرے رونے کی اور اس درخواست کی وجہ وہ نہین جانتی تھی -

یادش بخیر میری ایک سہیلی اپنے شوہر کو بابو کہا کرتی تھین - مگر تھوڑے دلون کے بعد اوُنھین یہ نام ناپسند ہوگیا - اور اب وہ اپنے میان کو بابو جان کہتی ہین -
مگر اس لفظ سے میرے نزدیک پورا مقصد حاصل نہین ہوتا -
خدا نے میری ایک گم شدہ چیز بعد مدت کے پھر مجھے دے دی ہے تو اوس کو کیون نہ اپنے قبضہ مین کر لون - اس وقت اگر مین شرم کرونگی تو پھر بنا بنایا معاملہ بگڑ جائے گا -
اور عمر بھر سوا ے ندامت و افسوس کے کچھ ہاتھ نہ آئے گا -
یہ ٹھان کے مین ایسے مقام پر کھڑی ہوگئی جہان ہر شخص کی نظر نہ پڑ سکے مگر جو ادہر دیکھتا ہوا جاے اوس کی نظر ضرور پڑے - مردون کی طبیعت کا بیس برس کے سن تک جو مجھے تجربہ تھا - اوس پر بھروسا کر کے مین نے خیال کیا وہ ضرور ادہر اُدھر دیکھتے جائین گے -
آپ کے سامنے صاف صاف بیان کرتے مجھے شرم دامنگیر ہوتی ہے - لیکن مین چاہتی ہون قبل اس کے کہ بے شرم بے غیرت ہونے کی راے آپ میری نسبت قائم کرین - میری اس وقت کی بے کسی کی حالت پر غور کر لین -
مین نے یہ بات بے شک انتہاے بے غیرتی کی تھی کہ اپنے کو انھین دکھانے کے لیے وہان کھڑی ہوگئی تھی -
اور مین نے عمدًا گھونگھٹ کم نکالا تھا جس مین چہرہ دکھائی دے -
غرض وہ لوگ اُٹھے آگے آگے رمن بابو ادھر اُدھر دیکھتے ہوئے ان کے بعد بڑے بابو گردن جھکائے ہوئے اور نیچی نظر کیے چلے گئے -
سب کے پیچھے میرے شوہر تھے - جو اس نظر سے چارو نطرف دیکھتے تھے جیسے اُن کو کسی کی تلاش ہے -
مین سمجھ گئی - کہ اون کو میری ہی تلاش ہے مین اون کی نظر کے سامنے ہی تھی میری اون کی چار آنکھین ہوئین اور مین خیال کرتی ہون کہ میرا جادو اون پر چل گیا - اور بیشک چوٹ کھا کے باہر گئے -

مین۔ہان اکیلی۔
ہرانی۔ یہ تو میرے باپ سے بھی نہ ہوگا۔
مین۔اگر بہورانی اجازت دین۔
ہرانی۔ پاگل ہوئی ہو۔ایک بہو بیٹی۔عفیفہ۔اوسپر شوہردار عورت ایسے کام مین کیون دخل دینے لگی۔
مین۔اچھا اگروہ حکم دین تو جاؤگی۔
ہرانی۔ہان جائین گے۔اون کے حکم سے ہم جائین گے۔
مین۔اگروہ منع کرین جب تو تمھین کچھ عذر نہ ہوگا۔
ہرانی۔ہان جائین گے۔مگر تمھارے روپے نہ لین گے۔یہ بڑے ہین اُوٹھالو۔!"
مین۔اچھا پھر وقت مقررہ پر مجھ سے ملنا۔
اس گفتگو کے بعد مین شوبھاشنی کی تلاش مین گئی۔
وہ اپنے کمرے مین اکیلی بیٹھی ہوئین تھین۔جو ہین۔مجھے دیکھا اون کی آنکھین کھل گیئن اور اون کا خوب صورت چہرہ شام کے گل شبو اور صبح کے کنول کے پھول طرح کھل گیا اور اون کا پورا جسم مارے خوشی کے جس طرح صبح کو ہار سنگھار پھولتا ہے پھول گیا۔ہنس کے چپکے سے مجھ سے پوچھا۔
کیون پہچانا۔
یہ سن کے مجھے حد سے زیادہ حیرت ہوئی اور سن سے ہوگئی گویا کسی نے مجھے آسمان پر سے پھینک دیا۔
مین۔تم کو کیونکر معلوم ہوا۔
شوبھاشنی۔(منھ بنا کے) نہین تو آپ کے جیتے جی آپ سے آپ آگئے۔ہم لوگ آسمان مین تھگلی لگاتے ہین۔
مین۔ہم لوگ کون۔تم اور بابو۔
شوبھاشنی۔ہان تمھین یاد ہوگا کہ تم سے تمھارے میان اور خسر دونون کا نام گانون کا پتہ پوچھا تھا۔

لیکن اوسے رحم آیا اور اوس نے مجھ سے کہا۔

اچھا رو نہین۔ کیا تم اِنھین پہلے سے جانتی ہو۔ مین سوچی کہ اس سے پورا حال بیان کر دون مگر پھر خیال آیا کہ مبادا میرے کہنے کا اوسے یقین نہ آئے اور معاملہ بگڑ جائے۔

اِس سے تو یہ بہتر ہے کہ شو بھاشنی سے پوری کیفیت بیان کرون۔

کیونکہ اوس سے بڑھ کر کوئی میرا ہمدرد اور مددگار نہین ہے۔

بے شک وہ میری ہمدرد اور محافظ ہین۔

انھین سے پورا پوست کندہ حال بیان کر دون گی۔

ہرانی۔ سے مین نے کہا۔

میرے پہلے ملاقاتی ہین اور بہت بڑے ملاقاتی ہین۔

مین تم سے اس سبب سے نہین بیان کرتی۔ کہ یہ قصہ بہت بڑا ہے اِس کے علاوہ تم کو میرے کہنے کا شاید یقین نہ آئے میری دانست مین تو اس مین چندان عیب نہین ہے۔ اگر تم میرا کام کر دو۔

یہ کہہ کے مین سوچی کہ میرے نزدیک تو بیشک عیب نہین ہے مگر وہ بیچاری اصل معاملہ سے ناواقف ہے اس لیے اوس کی نظر مین تو بہت بڑا عیب ہوگا۔ اگر عیب ہے تو اوس غریب کو اوس مین کیون مبتلا کرون۔ میرے کارن وہ مصیبت مین پڑے تو کیون؟ اوس کے اطمینان اور بچاؤ کی کیا صورت ہے۔

میرے دل نے نہ مانا پھر اوس سے کہا۔

میری دانست مین تو اس مین کچھ ایسا عیب نہین ہے۔

ہرانی۔ کیا تم اُن سے ملنا چاہتی ہو۔

مین۔ ہان۔

ہرانی۔ کب۔

مین۔ رات کو جب سب سو رہین۔

ہرانی۔ اکیلی۔

شوبھاشنی ۔ کس وقت ۔
مین ۔ رات کو جب سب سو جائین ۔
شوبھاشنی ۔ تمھارا بڑا دیدہ ہے ۔ رات کو ایک غیر مرد کے پاس اکیلے جانا تمھارا ہی کام ہے ۔
مین ۔ یہ تو مین بھی جانتی ہون مگر آخر کیا کرون ۔ اور اس مین عیب ہی کیا ہی ۔ کوئی غیر تھوڑا ہی ہین شوہر ہی تو ہین ۔
شوبھاشنی ۔ نہین عیب کون کہتا ہے ۔ پھر رات تک اون کو روکنا چاہیئے ۔ یہ مشکل ہے کیونکہ جہان وہ ٹھہرے ہین وہ مکان بھی یہان سے قریب ہے ۔ آخر انہین کس حیلہ سے روکین ۔
اچھا دیکھو مین ربابو سے صلاح لیتی ہون ۔
غرض شوبھاشنی نے ربابو کو بلوایا اور اون سے مشورہ کیا ۔
اور پھر انھون نے مجھے بلوا کے کہا
ربابو یہان تک کر سکتے ہین کہ مقدمہ کے کاغذات اس وقت نہ دیکھین بلکہ شام کو وقت مقرر کرین ۔ اور کاغذات دیکھنے مین رات کر دین اوس کے بعد اون سے کھانے کے لیے کہا جائے اس مین خواہ مخواہ رات زیادہ آجائیگی ۔
ان سب باتون کے بعد تم خود اون کے روکنے کی کارروائی کرلو ۔
ربابو رات کو یہان رہنے کے لیے خود کیونکر کہہ سکتے ہین ؟
مین ۔ اچھا ۔ اس کا بندوبست مین خود کر لون گی تم نہ کرنا ۔ مجھے اُمید ہے کہ مین اپنی کوششون مین ضرور کامیاب ہون گی ۔
کیونکہ یہان پہلے ہی طرفین سے تیر نظر چل چکے ہین ۔ وہ گھائل ہو چکے ہین میرے نزدیک وہ آدمی اچھے نہین ہین ۔ بدنظر ہین ۔
مگر اون کے پاس کس کے ہاتھ پیغام بھیجون ۔ مین ایک سطر لکھ دون اُن تک کوئی پہونچا دے ۔
شوبھاشنی کسی آدمی کے ہاتھ بھیج دینا ۔
مین ۔ عمر بھر مین بے شوہر کی رہون یہ گوارا ہے مگر یہ نہین منظور کہ کسی خدمتگار

جب ہی رہا بو اون کو سمجھ گئے تھے۔ تمھارے او با بو کا ایک بہت بڑا مقدمہ آج کل رہا بو کے پاس ہے۔ اوسی کی ضرورت کے حیلہ سے رہا بو نے او با بو کو کلکتہ کھینچ بلایا اور یہ دعوت۔

مین۔ اور بڑھیا نے وال جو ہاتھ پر ڈال دی تھی۔

شوبھا شنی۔ ہان یہ بھی پہلے سے ہم لوگون نے تجویز کر لیا تھا۔

مین۔ تو میرے کل حالات او با بو سے بیان کر دیئے گئے۔

شوبھا شنی۔ بجا ہے۔ ایسے ہم بے وقوف تھے۔ کہ اون سے کہہ دیتے۔ اول تو تم ڈاکوؤن کے ہاتھ گرفتار ہوئین پھر وہان سے اور نہین معلوم تم کہان گیئین۔

اور یہ سب اون سے بیان کر دیا جاتا تو نہین معلوم وہ تم کو شریک کرتے یا نہ کرتے۔

اور اگر ہم تم کو اون کے ساتھ کر دیتے تو وہ کہتے کہ زبردستی میرے سر جونکتے ہین۔ اس سبب سے اون سے کچھ نہین کہا۔ اب رہا بو کی رائے ہے کہ تم خود جو کارروائی مناسب جانو وہ کرو۔

مین۔ ضرور جان لڑا کے اس مین کوشش کرون گی اور خدا نخواستہ ناکامی ہو گی تو ضرور ڈوب مرون گی۔

لیکن کوشش تو جب کرون گی جب اون کا سامنا ہو اور ملاقات ہو لیکن یہان تو اون تک رسائی ہونی سخت دشوار معلوم ہوتی ہے۔ بھلا ایسی صورت مین کوشش کیونکر کرون گی۔

شوبھا شنی۔ تو اون سے کب ملو گی۔ اور کہان۔

مین۔ جب تم لوگون نے اتنا کام کیا ہے تو اس مین بھی مدد کرو۔

اون کے وہان جانے مین اولاً تو شاید وہ ملنا پسند نہ کرین گے۔ اگر فرض کیا کہ اونھون نے ملنے مین انکار نہ بھی کیا پھر بھی وہان جانا کس کے ذریعہ سے ہو۔"

میرے نزدیک یہین اون سے ملنا چاہیئے۔

مین - کیا ہے؟ کیون ہنستی کیون ہو -
ہیرانی - خدانے بچایا - نہین معلوم کس ساعت سے تم نے بھی جان بوجھ کے اون کے پاس بھیجا"
مین - کیون کیا ہوا کیا -
ہیرانی - یون تو ہورانی کے کمرے مین جھاڑو نہین رہتی صبح شام ہم لوگ لیے جاتے ہین - اور ستھرائی وے آتے ہین - آج نہین معلوم کون کوٹھے پر جھاڑو چھوڑ کے چلا آیا جیسے ہی مین نے جاکے پوچھا کہ کیون ہورانی! پھر مین جاؤن - یہ سنتے ہی وہ جھاڑو لے کے مجھے مارنے کو جھپٹین مین چونکہ واقف تھی اس سبب سے بھاگ کے بچ گئی - ورنہ اگر جھاڑو چھوجاتی تو میری زندگی دشوار تھی - کچھ مجھے شبہہ سا ہوا کہ پیٹھ مین ہوا لگ گئی - دیکھنا بہن کہین زخم تو نہین لگا -
ہنس کے اوس نے پیٹھ دکھائی - زخم کیسا کہین نشان بھی نہ تھا -
ہیرانی - اچھا - اب جس کام کو کہو گی مین خوشی سے کر دون گی -
مین - پھر جھاڑو سے پیٹی جاؤ گی -
ہیرانی - جھاڑو کھائی مگر انھون نے منع تو نہین کیا - مین نے کہا تھا کہ اگر وہ منع نہ کرین گی تو جاؤ گی - تو انھون نے منع کب کیا؟ جھاڑو مارنے کی اور بات ہے -
مین - جھاڑو مارنا کیا منع کرنا نہین ہوا -
ہیرانی - جب اونھون نے جھاڑو اٹھائی تھی اُس وقت اون کے ہونٹون پر مسکراہٹ تھی -
اچھا اب بتاؤ مجھے کس کام کو کہتی ہو -
مین نے ایک پرزے پر لکھا -
دل کا ناچیز ہدیہ مین آپ کے نذر کر چکی -

گر قبول اُفتد زہے عزّ و شرف

اگر قبول ہو تو آج شب کو اِسی مکان مین رہیئے اور کمرے کے سب دروازے

کے ہاتھ اون کو رقعہ بھیجدون -
شوبھاشنی - اچھا کسی مہری کے ہاتھ سہی
مین - وہ اتنی دیانت دار کب ہے؛ نہین معلوم کیا اتفاق ہو کوئی بکھیڑا - اُٹھ کھڑا ہو تو سارا بنا بنایا گھروندا بگڑ جائے -
شوبھاشنی - اچھا - ہرانی تو راز دار ہے -
مین - بے شک - اوس کی رازداری اور دیانت داری کا یہی ثبوت ہے - کہ مین نے اوس سے کہا تھا وہ نہین مانتی - ہان اگر تم کہو تو شاید قبول کرے - مگر مین کیونکر کہون کہ تم اوس سے کہو -
شوبھاشنی - ہرانی نے کیا جواب دیا -
مین - اگر تم منع نہ کرو گی تو وہ چلی جائے گی -
شوبھاشنی - (ذرا تامل کرکے) اچھا اوسے شام کو میرے پاس بُلا لانا -

تیرھوان باب (۱۳)

مین متحان مین پاس ہوئی

شام کو میرے شوہر مقدمہ کے کاغذات کے لیے رمن بابو کے پاس آئے - یہ سن کے مین اس مرتبہ اور ہرانی کی منتین کین مگر پھر بھی اوس نے وہی جواب دیا کہ اگر بہو رانی منع نہ کرین گی تو مین چلی جاؤن گی اور سمجھ لون گی - کہ اس مین کوئی عیب نہین ہے -
مین - مین نہین جانتی جو تم مناسب سمجھو وہ کرو - مگر مجھے جلدی بہت ہے -
مسکراتی ہوئی ہرانی شوبھاشنی کے پاس گئی اور مین اوس کا انتظار کرنے لگی ؛ "
لمحہ بھر کے بعد وہین سے قہقہہ لگاتی ہوئی اور پریشان بالون کو سنوارتی ہوئی - اور ہانپتی ہوئی آئی -

انعام لون گی ورنہ بھاڑو کی چوٹ اچھی نہ ہوگی۔
یہان سے اُٹھ کے مین شو بھاشنی کے پاس گئی اور اون سے مفصل کارروائی بیان کی؟"

شو بھاشنی نے اپنی ساس سے جا کے کہا۔

آج کمودنی کی طبیعت اچھی نہین ہے وہ کھانا نہین پکائے گی۔ سونا کی مان سے کہیئے۔ وہ پکاوے گی۔

سونا کی مان کو حکم ملا اور وہ پکانے گئی اور شو بھاشنی مجھے لیے ہوئے اپنے کمرے مین آئین اور دروازے بند کر دیے۔

مین۔ آئین یہ کیا؟ مجھے تم نے قید کیا ہے۔

شو بھاشنی۔ تمھین دُلہن بنائین گے۔

میرا منھ دھلایا۔ بالون مین خوشبو دار تیل لگایا کھجوری چوٹی گوندھی خوب کس کے اونڈی دار جوڑا باندھا اور کہا۔

"اِس کی اُجرت ایک ہزار روپیہ لون گی۔ جب موقع ملے مجھے ایک توڑا بھیج دینا"

اِس کے بعد اپنا ایک بھاری جوڑا نکال لائین اور مجھے پہنانے لگین مگر مین نے انکار کیا تو زبردستی میرے کپڑے اُتارنے لگین ننگے ہو جانے کے لحاظ سے مین نے مجبوراً پہن لیا۔ اِس کے بعد وہ اپنے بیش قیمت زیور لائین مگر مین نے حد سے زیادہ انکار کیا اور کہا۔

مین۔ مین ہرگز نہین پہنونگی۔

بہت دیر تک اِس پر بحث رہی مگر مین نے نہ مانا۔

شو بھاشنی۔ اچھا خیر۔ میرا گہنا نہ پہنو۔ لیکن ایک پورا جوڑ گہنے کا مین نے منگوایا ہے وہ تو ضرور پہنا ہوگا۔

یہ کہہ کے شو بھاشنی پھولون کا گہنا اُٹھا لائین۔ پہلے چھپکا اور ٹیکی۔ پھر چلیان پھر طوق۔ پھر بدھی۔ پھر بازو بند۔ پھر کنگن۔ پھر گجرے۔ پھر آرسی سب چیزین پہنائین۔ پھر جا کے سونے کی بالیان لائین اور کہا۔

کھلے رہنے دیجیے گا۔

وہی ماما

رقعہ لکھنے کو تو لکھا مگر مارے غیرت کے کٹ گئی۔ جی چاہا کہ ڈوب مرون یا کچھ کھا کے سو رہون ؟"

افسوس! خدا نے وہ قسمت دی ہے کہ دشمن کی بھی نہ ہو۔

ایک بہو بیٹی پر یہ آفت یہ ذلت۔

غرض رقعہ کو بند کر کے مین نے ہرانی کو دیا اور اوس سے کہا ذرا ٹھہر جاؤ۔

اس کے بعد شوبھاشنی سے جا کر مین نے کہا۔

کسی بہانے رمن بابو کو ذرا بلا بھیجو۔ اور جب وہ آئین تو اون کو لمحہ بھر باتون مین اُلجھا لینا۔"

چنانچہ شوبھاشنی نے ایسا ہی کیا۔

اور جب رمن بابو اندر آئے تو مین نے ہرانی سے کہا۔

اب تم جاؤ۔

ہرانی گئی اور تھوڑی دیر کے بعد چٹھی لیے ہوئے واپس آئی۔ اوس کے ایک کونے پر لکھا تھا۔

اچھا۔

اب مین نے ہرانی سے کہا۔

جہان تم نے مجھ پر اتنا احسان کیا ہے اتنا کام اور کر دینا کہ رات کو اون کے سونے کا کمرہ بھی ہمین بتا دینا۔

ہرانی۔ اچھا۔ مگر اس مین کوئی عیب تو نہین ہے۔

مین۔ نہین پہلے جنم مین یہ میرے شوہر تھے۔

ہرانی۔ پہلے جنم مین یا اس جنم مین ؟ صاف صاف بتاؤ۔

مین نے ہنس کے کہا چپ

ہرانی۔ (ہنس کے) حقیقت مین اگر اس جنم کے شوہر ہون تو مین پانچ سو چار روپے

عیب کے چھڑانے کی کوشش کرون گی۔
شوبھاشنی۔(ہنس کے) دنیا کے پردہ پر اگر کوئی ڈھونڈھے جب بھی تمھارا سا بند رکسی درخت پر نہ ملے گا۔ اے نیک بخت جب بیوی نہین ہے تو وہ کیا کرین اون کے واسطے یہ عذر سو اعتراضون کا جواب ہے۔ وہ بے قصور رہین۔

مین۔ اور میرے جو شوہر نہین ہے۔
شوبھاشنی۔ تیرا ستیاناس ہو۔ مرد اور عورت برابر ہکسر یٹا مین نوکری کر کے تمھین روپیہ کما لاؤ تو جانین۔
مین۔ اگر مرد لوگ نو مہینے تک پیٹ مین بچے کو رکھا کرین اور بعد وضع حمل کے پال پوس کے اوس کو بڑا کیا کرین تو ہم لوگ بھی نوکری کرنے کو موجود ہین بات یہ ہے کہ جس کا جو کام ہے وہ کرتا ہے مگر مرد کا شہوات نفسانی پر غالب آنا بہت دشوار امر ہے۔
شوبھاشنی۔ اچھا پہلے نگر تو ہو جائے پھر جو چاہے کرنا تم مختار ہو تم شہوات نفسانی مین آگ لگانا۔

اچھا خیر اب یہ تو بتاؤ کہ تم اپنے شوہر کا دل کس طرح بہلاؤ گی۔ اور کیونکر اونھین اپنی جانب متوجہ کرو گی پہلے مجھے اس کا امتحان دو ورنہ مین تمھاری جان نہین چھوڑ دن گی کیونکہ مین جانتی ہون اگر تم اون کو اپنے بس مین نہ کر لو گی۔ تو تمھارا کوئی اور سہارا نہین ہے۔
مین۔ مین بالکل اس امتحان کے قابل نہین ہون کیونکہ یہ فن اس وقت تک کسی سے سیکھا ہی نہین۔
شوبھاشنی۔ مجھ سے سیکھو تم جانتی ہو کہ مین اس علم کی عالم ہون۔
مین۔ بیشک اس کا تو مجھے تجربہ ہو چکا ہے۔
شوبھاشنی۔ تو پھر مجھ سے سیکھو۔ دیکھو مین کیونکر دم بھر مین تمھارے دل کو اپنا کر لیتی ہون۔
یہ کہہ کے اوس پُرفن نے ذرا سا گھونگھٹ نکالا اور اپنے ہاتھ سے عجب ناز و انداز اور نفاست کے ساتھ ایک نہایت ہی خوشبو دار اور خوش مزہ

شوبھاشنی - یہ بالیاں مین نے خاص اپنے روپیے سے بنوائی ہین - تم جہان رہوگی میری یاد تمھارے دل مین اون کے ذریعہ سے ہر وقت رہ سکتی ہے اون کو میری نشانی سمجھ کے پہنے رہنا جدائی کی گھڑی سر پر کھڑی ہے - کیا معلوم - شاید کل ہی تمھاری جدائی کا رنج مجھے سہنا پڑے اور خدا ایسا کرے کہ کل ہی تم اپنی شوہر کے ساتھ چلی جاؤ - اسی وجہ سے مین اس وقت تم کو یہ اپنی نشانی پہناتی ہوں تمھین میرے سر کی قسم اس مین انکار نہ کرو -

یہ کہتے کہتے شوبھاشنی رونے لگین اور میری آنکھون مین بھی آنسو بھر آئے انکار کرتے نہ بنا اور آخر اُنھون نے وہ بالیان مجھے پہنا دین -

مجھے سنوار چکنے کے بعد اونھون نے ہری کو پکار کے لڑکے کو مانگا -

تھوڑی دیر مین وہ سو گیا تو مین نے شوبھاشنی سے یون سلسلۂ گفتگو شروع کیا -

مین - اِس مین شک نہین کہ اون کے آنے سے مین خوش ہوئی مگر مین اون کو اچھا آدمی نہین سمجھتی وہ بدنظر ضرور ہین - مین نے جو یہ کارروائی کی تو اون کو پہچان چکنے کے بعد کہ وہ میرے شوہر ہین لہذا میری یہ کارروائی عیب سے پاک ہے اور اونھون نے بھی مجھے پہچان لیا اس کا کیا ثبوت ہے - مین نے اون کو اوس زمانہ مین دیکھا تھا جب اون کا عنفوان شباب تھا لہذا اون مین چندان تغیر نہین ہوا اس سبب سے مین نے اون کو پہچان لیا - اور اونھون نے مجھے دس۱۰ برس کے سن مین دیکھا تھا - لہذا اوس کی وجہ نہین معلوم ہوتی کہ اُنھون نے بھی مجھ کو پہچانا ہو -

اگر اپنی بیوی سمجھ کے وہ مجھ سے محبت بڑھاتے تو مجھے اعتراض نہ ہوتا مگر اب تو گویا وہ ایک غیر عورت کے عشق مین فریفتہ ہو رہے ہین اِس وجہ سے مین اُن کو بُرا سمجھتی ہون - گو وہ میرے شوہر ہین اور مین اون کی بیوی ہون اِس سبب سے مجھے اون کو برا نہ کہنا چاہیئے - اور نہ اب مین اون کو بُرا سمجھون گی نہ کہون گی -

لیکن دل مین مین نے عہد کر لیا ہے کہ انشاء اللہ اگر موقع ملا تو اون کے اس

شوبھاشنی - تمھین کچھ نہین آوے گا - اچھا تمھین کیا آتا ہے ؟ اچھا مین جیسے اوبابو اور تم کو دنی چلو امتحان تو دو - یہ کہتی ہوئی اوٹھ کے مسہری پر جا بیٹھی اور ہنسی ضبط نہ ہوسکی تو منھ مین کپڑا ٹھونس لیا پھر ہنسی رُوک کر میری طرف نہایت متانت سے دیکھا - لیکن پھر ہنسی آگئی اور ہنستے ہنستے لوٹ گئی - پھر ہنسی رُوک کے مجھ سے کہا - امتحان دو -

مین نے بھی اپنا تھوڑا سا علم شوبھاشنی پر ظاہر کیا جس پر ادھون نے مجھے مسہری سے ڈھکیل دیا اور کہا -

شوبھاشنی - چل - دُور - تو زندہ اور زہردار سانپ ہے -

مین - کیون - کیا ہوا -

شوبھاشنی - اوہ تیرے کاٹے کا منتر نہین - بھلا مرد تیری آنکھ لڑانے سے کیونکر بچ سکتا ہے -

مین - تو اب مین امتحان مین پاس ہوئی -

شوبھاشنی - بالکل پاس - پوری کامیابی کے ساتھ بھلا کمسریٹ والون نے کبھی اِس مسکراہٹ اور اپنی آنکھ لڑانے کو کاہے کو دیکھا ہوگا - بھلا اوبابو اس بجلی اور کوندے سے کیونکر بچ سکتے ہین -

مین - اچھا - اب سب لوگ کھا پی چکے - اور رمن بابو کے بھی اندر آنے کا وقت آگیا - اَب مین تم سے رخصت ہوتی ہون تم نے جتنی باتین سکھائین ان مین سے ایک چیز بہت میٹھی تھی - تمھارا پیارے - آؤ ایک دفعہ اور سکھا دو -

شوبھاشنی نے میری گردن پر ہاتھ رکھا اور مین نے اون کا منھ پکڑ کے پیار کر لیا اور اونھون نے مجھے اور خوب بھینچ کے ایک دوسرے کے گلے لگے اور تھوڑی دیر تک ہم دونون - روتے رہے -

ناظرین ! بھلا آپ نے ایسی محبت بھی کہین دیکھی ہے جو شوبھاشنی کو مجھ جیسی بیکس دکھیا سے محبت تھی - کوئی کسی سے کر سکتا ہے -

ہرگز نہین مر بھی جائین گے جب بھی شوبھاشنی کی یاد دل سے نہ جائے گی "

گلوری بنا کے مجھے دی۔
کیا کہوں کیسی خوش مزہ گلوری تھی۔ سوائے رمن بابو کے اور کسی کے لیے وہ ایسی گلوری نہیں بناتی تھیں نہ خود کھاتی تھیں۔

اس کے بعد ربابو کا حقہ لائیں۔ اور میرے سامنے رکھ دیا اور اس کی چلم جھوٹ موٹ پھونکنے لگیں بعد اس کے پھولوں کی پنکھیا ہاتھ میں لے کے عجب نزاکت سے اور لوچ کے ساتھ مجھے جھلنے لگی پنکھیا جھلنے میں اون کی ہاتھ کی چوڑیاں اور کڑوں سے ایسی خوش آیند آواز نکلتی تھی کہ مجھے سخت تعجب ہوتا تھا۔

میں۔ یہ سب کام تو خدمت گاروں کے ہیں۔ کیا تم نے آج اسی لیے اون کو روک لیا ہے کہ اون کو معلوم ہو کہ مجھے پیش خدمتی میں کتنا دخل ہے۔

شوبھاشنی۔ اور ہم لوگ پیش خدمت نہیں ہیں تو کون ہیں۔

میں۔ جس وقت اونھیں محبت پیدا ہو جائے گی تو ہم بھی خدمت کر سکتے ہیں پنکھا بھی جھلیں گے حقہ بھی بھریں گے۔ پان بنائیں گے۔ پاؤں بھی دبائیں گے۔ یہ سب کام ابتدا کے نہیں ہیں۔

یہ سن کے شوبھاشنی مسکراتی ہوئی میرے پاس آ بیٹھیں۔ اور میرے ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کے میٹھی میٹھی باتیں کرنے لگیں۔ پہلے تو ہنستی ہوئی پان چباتی ہوئی اور بالیاں اور بجلیاں عجب انداز سے ہلاتی ہوئی ہنسی دل لگی کی باتیں کرتی رہیں آخر میں میری جدائی کا ذکر کرنے لگیں آنکھوں میں آنسو ڈبڈبا آئے۔

میں نے ٹالنے کے طور پر اُن کا رنج دفع کرنے کے لیے کہا۔

میں۔ یہ جو تم نے مجھے سکھایا حقیقت میں مردوں کی تالیف قلوب کا اچھا آلہ ہے لیکن یہ تو بتاؤ اور بابو کے دل پر بھی اس کا اثر ہوگا۔

شوبھاشنی۔ (ہنس کے) اگر تم ایسا جانتی ہو تو اس تالیف قلوب کے موثر نسخہ کو ہر وقت یاد رکھو اُن پر بھی ضرور اثر ہوگا۔

یہ کہہ کے میرے گلے میں ہاتھ ڈال دیے اور مجھے پیار کر لیا۔ ایک قطرہ آنسو کا میرے گال پر گرا اُس سے میں بھی آبدیدہ ہو گئی مگر پی گئی اور میں نے کہا ؛۔

میں۔ شنکلپ۔ (وقفہ) ہو جانے کے قبل (دکھشنا دان دنیا سکھاتی ہو۔

حسب معمول سونے کو لیٹے۔ تو ہیرانی بے چاری آئی اور مجھے اپنے ساتھ لے گئی اور وہ کمرہ بتا دیا جس مین وہ تھے۔ مین کمرے کے اندر داخل ہوئی۔

وہ اکیلے لیٹے ہوئے تھے۔ ظاہراً اون پر کچھ ضعف نہین معلوم ہوتا تھا۔

گو کمرے مین ایک دیوارگیری اور ایک لیمپ روشن تھا مگر اون کی شعاع حسن سے پورا کمرہ جگمگا رہا تھا۔" جس طرح ایک نوگرفتار ہرن اپنی چوکڑی بھول جاتا ہے۔ اسی طرح مین بھی ایک سکتہ کی حالت مین کھڑی ہوگئی۔

چاہتی ہون کہ قدم اوٹھاؤن مگر اوٹھ نہین سکتے ہاتھ پاؤن مین سنسنی ہونے لگی۔ کچھ خوشی کا جوش اور کچھ شرم۔ کچھ یاس کچھ اُمید۔

طبیعت کو سنبھالا آگے بڑھی مگر قدم ڈالتی کہین ہون پڑتا کہین ہے۔

میرے عنفوان شباب سے اس وقت تک کبھی کوئی واقعہ ایسا مجھے نہین پیش آیا شاید یہ سبب ہوا ہو کہ میری اور اون کی پہلی ملاقات تھی۔ اور میرے نزدیک حقیقت مین یہ ایک نئی بات بھی تھی۔

لیکن اس کے ساتھ ہی میرا دل حد سے زیادہ خوش تھا مین جامہ مین پھولے نہین سماتی تھی۔ گو اپنی دانست مین مین بہت ہوشیار تھی تاہم مین نے اون سے بات کرنا چاہی تو زبان بند ہوگئی۔ گلا گھٹنے لگا۔ حلق خشک ہوگیا۔ دل دھڑکنے لگا۔ جسم مین تھرتھری پڑگئی۔ چاہتی ہون کہ بات کرون مگر منھ سے آواز نہین نکلتی ؟"

اپنی حالت پر خود بہ خود میرا دل بھر آیا آنسو ٹپ ٹپ گرنے لگے۔

مگر اونھین میرے رونے کی وجہ سمجھنے مین غلط فہمی ہوئی۔

اُنھون نے مجھ سے کہا "رُوتی کیون ہو۔؟ مین نے تم پر جبر نہین کیا تم خود اپنی خوشی سے آئین پھر کیون روتی ہو۔

ان کے اس جملہ نے میرے دل پر تیر کا کام کیا صرف اس خیال سے کہ اونھون نے مجھے آوارہ اور بدوضع سمجھا۔

میرے آنسوؤن کا تار بندھ گیا خیال کیا کہ اپنے کو ظاہر کردون کیونکہ یہ طعنون (جس کے کان آشنا نہین ہین)، کی تکلیف برداشت نہین

۱۴

چودھوان باب

مرجانے کا عہد

قابل رحم ہے اوس شخص کی رسوائی بھی
پردے پردے ہی مین کمبخت جو رسوا ہو جائے

ہرانی کو نشیب و فراز سمجھا کے مین اپنے سونے کے کمرے مین گئی میزبان و مہمان سب کھانے سے فارغ ہو چکے تھے کہ اتنے مین غل ہوا۔

کوئی کہتا ہے۔پنکھا لاؤ کوئی کہتا ہے پانی لاؤ۔کوئی دوا لاؤ۔کوئی ڈاکٹر کو بُلاؤ۔؟"

ہرانی ہنستی ہوئی آئی مین نے پوچھا۔کیا ہے۔یہ غل کاہیکا ہے۔

ہرانی۔نئے بابو بیہوش ہو کے گر پڑے۔

مین۔پھر کیا ہوا۔

ہرانی۔اب تو طبیعت ذرا سنبھل گئی ہے۔

مین۔تو اب کیا بندوبست ہو رہا ہے۔

ہرانی۔مگر کمزور بہت ہو گئے ہین۔شاید گھر نہین جائین گے۔دیوانخانہ کے پہلو والے کمرے مین پلنگ کا انتظام ہو رہا ہے۔

مین سمجھ گئی کہ یہ فقرہ ہے لہذا مین نے اوس سے کہا جب روشنی اور پھاٹک معمول کر دیا جاے اور سب سونے کو جائین اوس وقت ذرا تم میرے پاس ہو جانا۔

ہرانی۔وہ تو بیمار رہین پھر تم کس کے پاس جاؤ گی۔"

مین۔تمھارا سر بیمار دیمار کچھ بھی نہین سب فقرہ ہے۔

ہرانی ہنستی ہوئی چلی گئی۔

اِس کے بعد جب فانوس وغیرہ بجھا دیے گئے اور پھاٹک بند کر دیا گیا اور لوگ

اِس مین شک نہین کہ میرا دل یہ سُن کے بہت خوش ہوا کہ اَب تک میری کوئی سوت نہین آئی۔

مین نے اون سے کہا۔ آپ تجربہ کار اور عقل مند شخص ہین معلوم ہوتا ہے آپ نے صرف اِس خیال سے دوسری شادی اب تک نہین کی آئندہ اگر آپ کی بیوی کا پتہ مِل گیا تو وہ دونون سوتون کی لڑائی مین آپ کا ناک مین دم ہوجائیگا۔

وہ۔ (ہنس کے) نہین یہ خیال نہین ہے اِس واسطے اگر وہ مِل بھی جائے گی تو مین اُوسے قبول نہ کرونگا معلوم نہین اب تک اوس کا دھرم ٹھیک رہا بھی ہوگا یا نہین۔

یہ سُن کے میرے دِل پر گویا بجلی سی گری۔ اتنی اُمید کے بعد یہ یاس!

اچھا ہوا کہ مین نے اون پر اپنی اصلی کیفیت ظاہر نہین کی تھی اگر اب بھی بیان کردون اور اون کو یقین بھی آجائے جب بھی مجھے نہ لین گے۔ اگر نہ لیا تو پھر میری زندگی بیکار ہوجائے گی مین نے جی کڑا کرکے اُون سے پوچھا۔

اچھا آپ کا اون کا سامنا ہو تو آپ کیا کیجئے گا۔

بالکل بے پروائی سے جواب دیا۔ کچھ نہین کرونگا کیا چھوڑ دونگا۔

اُف کس قدر سنگ دل اور ظالم ہین۔

دل مین یہ کہہ کے بالکل چپ ہوگئی آنکھون کے نیچے اندھیرا آگیا۔

سر گھومنے لگا دل دھڑکنے لگا۔

گو کہ مین عاشق کی سیج پر بیٹھی ہوئی اون کے جمال جہان آرا کی زیارت کررہی تھی لیکن مین نے اپنے دل مین عہد کرلیا کہ۔ یہ یقین کرلینے کے بعد کہ مین اون کی بیوی ہون پھر بھی اگر اُنھون نے برادری مین شریک نہ کیا تو بے شک مین جان دے دون گی۔

ہوسکے گی ؟"

لیکن پھر سوچی کہ اگر مین کہہ بھی دون گی تو اون کو اعتبار کیون ہونے لگا ممکن ہے ۔ کہ اونھین یقین آجائے کہ اس کا مکان کالا دیگی مین ہے ۔

مگر پھر وہ یہ سوچین گے کہ میری بیوی کے گم ہوجانے کی خبر سن چکی ہوگی اب مجھے دولتمند اور متمول پا کے میری جورو بنتی ہے پھر یہ اختیار مین تو نہین ہے کہ مین اونھین باورکرادون یہی خیالات تھے جنھون نے مجھے اظہار حال سے روکا ۔ مگر ایک ٹھنڈی سانس لے کے اور دل مضبوط کرکے مین اون سے باتین کرنے لگی ۔

اثنائے گفتگو مین اونھون نے مجھ سے کہا ۔ کیونکر کہون کہ تمھارا گھر کالا دیگی مین ہے

بھلا یہ حسن کالا دیگی مین کہان ۔

مین نے غور سے اون کی آنکھون کو دیکھا وہ نہایت متحیر ہوکے میری طرف دیکھ رہے تھے ۔

مین نے اون کے جواب مین کہا ۔ کون ؟ مین ! مین تو ایسی ہی خوبصورت ہون ۔

ہان ہماری طرف آپ کی بیوی کے حسن کا البتہ شہرہ ہے

اِس حیلہ سے مین نے اون کی بیوی کا ذکر چھیڑ دیا ۔

مین ۔ آپ کو اُنکا کچھ پتہ بھی ملا ۔

وہ ۔ نہین ۔ تم کو اپنے گھر سے آئے ہوئے کس قدر عرصہ ہوا ۔

مین ۔ اوس واقعہ کے بعد ہی مین وہان سے چلی تھی ۔

مین خیال کرتی ہون آپ نے دوسری شادی ۔ تو کرلی ہوگی ۔

وہ ۔ نہین تو ۔

اِس وقت تک وہ مجھے بد وضع سمجھ رہے تھے کیونکہ مین خود بے حیائی سے ان سے ملنے گئی تھی ۔ یہی وجہ تھی کہ اونھون نے مجھ سے اچھی طرح کھل کے باتین نہین کین ۔ بلکہ ہر بات کے جواب مین ہان نہین کا مختصر لفظ استعمال کرتے تھے اور مجھے تعجب سے دیکھتے جاتے تھے ۔ صرف ایک مرتبہ اُونھون نے مجھ سے کہا تھا ۔ کہ

انسان مین تو تمھارا سا حسن وجمال ہم نے نہین دیکھا ۔

مین آپ کے پاس صرف اپنے وطن کی خیریت پوچھنے آئی تھی نہ کہ خدانخواستہ کسی بُرے ارادے سے۔

معلوم ہوتا ہے کہ اونھون نے اس کا اعتبار نہین کیا۔ مین نے پھر ہنس کے کہا۔

آپ میری بات نہین مانتے تو مین جاتی ہون ۔بس اتنی ہی دیر کی ملاقات تھی۔ خداحافظ۔

اتنا کہہ کے اوس وقت جو ادا مناسب تھی اُس نظر سے دیکھتی ہوئی اور اپنی عطر مین بسی ہوئی خوشبودار چوٹی اون کے گالون پر تجاہل سے دگونی الواقع مین نے یہ حرکت عمداً کی تھی) لگاتی ہوئی۔ اور جس طرح شام کی ہوا سے شبو کا درخت ہلتا ہے اوسی طرح نزاکت کے ساتھ جھوم کے مین اوٹھ کھڑی ہوئی۔

مجھے جانے پر آمادہ دیکھ کے حقیقت مین اون کو رنج ہوا لیکے اُونھون نے میرا ہاتھ پکڑ لیا۔ پھول کے کنگن پر اون کا ہاتھ پڑا۔ دیر تک تعجب کے ساتھ میرا ہاتھ دیکھا کیے جس پر مین نے کہا۔

مین ۔ یہ غور سے آپ کیا دیکھ رہے ہین۔

وہ ۔ کیا یہ بیلے کے پھول ہین۔ یہ ہرگز اس لائق نہین ہین کہ کلائی مین پہنے جائین۔ ان پھولون کے کنگنون سے تو کلائی کا حُسن جاتا رہا۔

یہ آج مین نے پہلے پہل دیکھا کہ کلائی پھولون سے زیادہ نرم۔ و نازک اور خوبصورت ہے۔

مین نے زور سے ہاتھ جھٹک دیا اور ہنس کے کہا۔

مجھے ہاتھ نہ لگایئے اور مجھے آوارہ عورت نہ تصور کیجیئے آپ بدنیت اور بدوضع آدمی ہین۔مین ایسے آدمی سے ملنا نہین چاہتی۔

یہ کہہ کے مین دروازے کی طرف بڑھی۔ تو وہ (اس وقت تک اس واقعہ کے یاد آجانے سے دل پر اثر ہوجاتا ہے) ہاتھ جوڑ کے اور گڑگڑا کے بلانے لگے للہ میرے حال پر رحم کرو ابھی نہ جاؤ نہین معلوم کیا ہے کہ جی چاہتا ہے تم سامنے بیٹھی رہو اور لحہ بھر نظر او جھل نہ ہو آج تک کبھی ان آنکھون نے ایسا حسن نہین دیکھا

۱۵ پندرھوان باب

آٹھ دل کا امتحان

مین پہلے ہی سمجھ گئی تھی کہ وہ کچھ کچھ قابو مین آتے جاتے ہین -

لہذا مین نے دل مین کہا -

سنگھ جو ایک بہادر جانور ہے کسی کو سینگ مارتا ہے تو کوئی گناہ نہین کرتا - ہاتھی کسی کو دانت مارتا ہے تو کوئی گناہ نہین سمجھا جاتا - شیر اگر پنجہ مارتا ہے اور بھینس ٹکر مارتی ہے تو کچھ گناہ نہین ہے -

اسی طرح اگر مین اِس آلے سے جو خدا نے خاص ہم لوگون کو عطا کیا ہے اپنی اور اون کی دونون کی بھلائی کے لیے کام مین لاؤن تو بے شک کوئی جرم نہین - اب وقت آگیا ہے -

اب مجھے مسلح ہونا چاہیے - مژگان کے تیر - ابرو کے خنجر - ناوک نگاہ - برق تبسم کمند زلف - یہ آلے جو خاص ہم لوگون کو خدا نے دیے ہین تو کس لیے اگر آج کام مین نہ آئے تو کب آئین گے -

یہ ٹھان کے اپنے شوہر کا کشور دل فتح کرنے کا مین نے قصد کیا -

اور اون سے ذرا ہٹ کے بیٹھ گئی اور بلا تکلف خوب گھل مل کے اُون سے باتین کرنے لگی -

باتین کرتے کرتے وہ میرے پاس کھسک آئے تو مین نے اون سے کہا -

آپ اس قدر بڑھے کیون آتے ہین ؟ ذرا الگ ہٹ کے بیٹھیے - معلوم ہوتا ہے آپ کو میرے پہچاننے مین غلطی ہوئی - (یہ جملہ ہنس کے مین نے اون سے کہا اور جوڑا کھول ڈالا اور پھر باندھ لیا) بے شک آپ کو غلطی ہوئی مین کوئی خانگی کسبی آوارہ عورت نہین -

یہ کہیے کہ خوش قسمتی سے عالم طور پر دنیا کی سب عورتیں اس فن میں مشتاق نہیں ہیں ورنہ ممکن تھا کہ دنیا میں کوئی مرد زندہ باقی رہ جاتا۔

آٹھ دن تک میں برابر اون کے پاس رہی محبت اور اخلاص سے اِدھر اُدھر کی پیاری پیاری باتیں کیا کرتی تھی۔ بیہودہ (دلگی) اور بے موقع لگاوٹ یہ کسبیوں اور آوارہ عورتوں کا طریقہ ہے۔

پہلے دن میں پیار سے باتیں کیں۔ دوسرے روز کچھ اور اضافہ کر دیا۔ تیسرے دن گھر کے کاروبار دیکھنے لگی تاکہ اون کو کھانے پینے نہانے اور سونے کا آرام ہو۔ چوتھے روز ادہر کا کام کاج برہمنی ماما کے سپرد کیا اور اون کے واسطے طرح طرح کا خوش مزہ کھانا خود اپنے ہاتھ سے پکا کر اون کو کھلایا۔

یہان تک کہ اون کے لکھنے کے لیے قلم بھی مین ہی نے بنایا۔

اگر نصیب دشمنان اون کی طبیعت ذرا بھی بدمزہ ہوئی تو مین نے رات بھر جاگ کے صبح کی۔ اور اون کی تیمار داری مین دل و جان سے مصروف رہی؟"

حضرات ناظرین! نہایت عاجزی سے بہ منت عرض کرتی ہون کہ ہرگز آپ یہ نہ خیال کیجیے کہ یہ باتین تصنع اور بناوٹ کی راہ سے مین نے کی تھین دلی محبت سے نہین کی تھین۔

اس کا یقین سمجھئے گا کہ اندرا کے دل مین اس قدر غیرت اور غرور ضرور ہے کہ وہ کسی لالچ سے اس دل سوزی اور ہمت سے کام نہین کرے گی۔ نہ اُسے اپنے شوہر کے دولت مند ہونے کی طمع تھی۔ نہ اپنے کھانے پینے کے سہارے کا خیال نہ رہا شوہر کے پا جانے کا لالچ راجہ اندر کی مہارانی بن جانے مین وہ ایسی خدمت نہین کر سکتی۔

شوہر کے رجھانے کے لیے وہ لگاوٹ اور محبت کی نظر کا جال بچھا سکتی ہے۔ مگر اس کی فریفتگی کے لیے جھوٹی محبت نہین ظاہر کر سکتی۔ خدا نے اوس مٹی سے اندرا کو بنایا ہی نہین۔ جو عورتین بدقسمتی سے نہین سمجھ سکتین کہ کس لئے مین یہ خدمت کرتی تھی وہ جہنم مین جانے والی عورتین ضرور کہین گی کہ تو نے جو یہ

۱۶ سولھوان باب

جذباتِ عشق

من ازان روز افزون کہ یوسف داشتم
کہ عشق از پردۂ عصمت برون آرد زلیخا را

فطرت کی جانب سے عورتون کو مردون کے جلانے کی جو ترکیبین بتائی گئی ہین مین نے وہ سب ترکیبین اپنے شوہر کے جلانے چٹکیان لینے۔ اور لبھانے کے لیے آٹھ دن مین صرف کر دین۔

یہ عورت ذات اون سب باتون کو تفصیل کے ساتھ کیونکر بیان کرے۔

آپ کے سامنے مجھے اون تمام باتون کے دوہرانے مین شرم معلوم ہوتی ہے۔

اگر مین عاشق کا دل جلاتا اور آتش شوق بھڑکانا نہ جانتی ہوتی تو گذشتہ شب کو یہ آگ کیونکر بھڑکتی مگر اس امر کے بیان کرنے کی مجھے جرأت نہین ہوتی کہ مین نے کیونکر آگ لگائی اور کن ترکیبون سے اُسے بھڑکایا۔

اس کتاب کی پڑھنے والی وہ عورتین جنھون نے اپنے پیارے شوہر کی آرزون کے خون کرنے اور اوس کے دل کو ناز و انداز سے جلانے پر کمر باندھ لی ہو اور اوس کی آتش شوق بھڑکانے اور اپنے بازار حسن گرم کرنے کا دل مین مضبوط عہد کر لیا ہو اور کامیاب بھی ہو گئی ہون۔ وہی ان ترکیبون اور کرشمون کو کچھ خوب سمجھ سکتی ہین۔

یا وہ ناظرین! جو ایسی سنگ دل عورتون کے پالے پڑ گئے ہون گے وہ بھی اس کا لطف اٹھا سکین گے۔

اس امر کے بیان کر دینے مین چندان ہرج نہین ہے کہ عورتین دنیا کے کانٹے ہین جس قدر خرابیان اور برائیان ان سے واقع ہوتی ہین اس قدر ہرگز مردون سے نہین ہوتین۔

مین نے جو دعوے کیا ہی کہ آپ کو اِس مسئلہ کو سمجھا دون گی تو صرف اس سبب سے کہ یہ ایک بالکل موٹی بات ہے اِس کا سمجھنا یا سمجھانا کچھ بھی مشکل نہین ہی۔

فیلبان جس طرح ہاتھی کو آنکس سے رام کرلیتا ہے۔ کوچبان گھوڑے کو چابک سے دھیرا کرتا ہے۔ چرواہا اپنے مویشی کو ایک پتلی قمچی سے زیر کرتا ہے یا ایک انگریز جس طرح آنکھین دکھا کے اور بُرے تیور ڈال کے ہندوستانی رعایا پر رعب بٹھاتا ہے۔

اسی طرح ہم لوگ بھی ہنسی اور لگاوٹ سے تم لوگون کو اپنا مطیع اور فرمان دار بنا لیتے ہین۔

فی نفسہ شوہر پرستی ہمارے خمیر مین پڑی ہے اور تصنع اور ظاہری محبت کا بُرا عیب اور بے جا الزام جو تم لوگ ہم پر لگاتے ہو۔ یہ تمھاری سمجھ کا پھیر ہے اور عقل کا قصور ہے۔

تم لوگ کہو گے یہ بالکل غرور کی باتین ہین۔ یہ ٹھیک ہے۔

بے شک ہم لوگ مٹی کے نازک گھڑے ہین اور ایسے نازک کہ پھول کی چوٹ سے بھی ٹوٹ جاتے ہین۔

چنانچہ مین اپنے کام مین مشغول تھی۔ کہ کام دیو جس کی نسبت کہا جاتا ہے کہ وہ بغیر ماں باپ کے پیدا ہوا ہے مگر اوس کی بیوی ہے۔

گو اوس کا جسم فرضی اور خیالی ہے اوس کے پاس ایک تیر اور کمان ہے جس سے وہ پہاڑ کو بر ما دیتا ہے گو کہ تیر و کمان پھول کی ہے اور یہ بھی مشہور ہے کہ یہ دیوتا عورتون کا غرور توڑنے والا ہے۔

اوس نے سارا کھیل بگاڑ دیا۔ مین اپنے زعم مین ہنسی اور لگاوٹ کا جال بچھا کے دوسرے کو پھنسانے چلی تھی اوس کو تو پھنسا لیا مگر خود بھی گرفتار ہو گئی آگ بھڑکانے چلی تھی اوس کو جلا یا اور خود بھی جل گئی۔

اوس سے رنگ کھیلنے گئی تھی اوس کو بھی رنگا اور خود بھی عشق کے رنگ مین شرابور ہو گئی۔

شب خون مارنے گئی تھی خود ہی پھانسی پر چڑھا دی گئی۔ سچ ہے۔

دام محبت پھیلایا اور جوڑا کھول کر پھر باندھا اور خوشبودار چوٹی اور بالون کی لٹون کو شوہر کے مُنہ پر مار کے اوس کے دل کو اپنی طرف مائل کیا۔ یہ سب شوہر کی دولتمندی کی طمع مین کیا۔

جو بیوقوف اور چھچوری عورتین ایسا خیال کرین گی وہ میرے حالات اور واقعات ہرگز نہ پڑھین۔

تم لوگ دس لڑکیان دس طرح کے مختلف خیال کی لڑکیان ہو۔ مردون کو تو جانے دو بھلا وہ عورتون کے اس فن اور ہنر کو کیا سمجھ سکتے ہین۔

لیکن تم غور کرکے سنو۔

وہ میرے شوہر ہین اور شوہر کی خدمت کرنا ہماری عین خوشی اور فرض ہو اسی سبب سے مین ظاہری نہین سچی محبت بلکہ تہ دِل سے اون کی خدمت کرتی ہون ؟"

مین دل مین یہ خیال کرتی ہون کہ اگر خدانخواستہ یہ مجھے شریک نہ کرین تو دنیا کی اصلی راحت جس سے مین آج تک محروم رہی اوس سے شاید آیندہ بھی مجھے محروم رہنا پڑے گا اتفاق سے جو مجھے موقع ملا ہے تو تھوڑی دنون کے لیے مین دلی محبت سے اون کی خدمت گذاری کیون نہ کرلون۔

بس اِسی خیال سے جان ودل سے اون کی خدمت مین مصروف ہون مین اس خیال سے بہت خوش ہون کہ تم مین سے بعض تو میرے مطلب کو سمجھ جائین گی گو بعض نہ سمجھین گی نہ سہی۔

ہم اپنے ناظرین کو ہنسی دل لگی اور رنگاوٹ کا مطلب نہایت آسانی سے سمجھائے دیتے ہین۔ کالج کے طالب علم یا اعلےٰ درجہ کے پاس شدہ (گریجویٹ) حضرات یا وہ وکیل لوگ جو قانونی لیاقت مین حد سے زیادہ مشہور ہین۔ افسوس وہ بھی شوہر پرستی کی عقل کو نہین سمجھ سکتے۔ جو لوگ کمسنی کی قبیح رسم کے مخالف اور بیواؤن کی دوسری شادی کے موید۔ اور تعلیم نسوان کے حامی ہین وہ لوگ انھین مسئلون کو سمجھ سکتے ہین۔ اور سمجھا سکتے ہین۔ مگر وہ لوگ اس مسئلہ شوہر پرستی مین بالکل جاہل اور ناتجربہ کار ہین۔

دنیا بھر کی ذلت اور لوگون کی چشمگین سب قبول بشرطیکہ وہ مل جائین۔
لیکن اگر میری قسمت مین ان ذلتون کے بعد بھی یہ دولت نصیب نہ ہو تو کیا کرون گی یہ سوچ کے تنہائی کے وقت رویا کرتی تھی۔
مگر یہ خیال دل کو تسکین دیتا تھا کہ میرے شوہر کے حقیقت مین پر کٹ گئے ہین اور اون کی طاقت پرواز جاتی رہی ہے۔
کیونکہ مین نے اون کی آتش عشق مین گھی کی آہوتی ڈال دی تھی کہ آگ دیر پا اور مشتعل ہو دُنیا کے سب کام چھوڑ کے دن بھر اون کو میرا منھ دیکھتے گذرتا تھا۔
مین گھر کے کاروبار مین مصروف رہتی تھی اور وہ ننھے بچے کی طرح میرے پیچھے پیچھے پھرتے تھے۔
اون کے دلی جذبات اور جوش محبت اون کی ہر بات سے ظاہر تھی۔
مگر میرے ذرا تیور بدلتے مین وہ دب جاتے تھے کبھی میرے پانون پکڑ کے روتے تھے۔ اور کہتے تھے دیکھو آٹھ روز تک مین نے تمھارا کتنا کہنا مانا لیکن خدا کے لیے مجھے اکیلا چھوڑ کے کہین چلی نہ جانا۔
مین نے دیکھا کہ اگر مین ان کو چھوڑ کے چلی جاؤن گی تو ان کا انجام بھی اچھا نہ ہوگا اور ان کا بہت برا حال ہو جائیگا۔
افسوس! جو نتیجہ امتحان کا مین سونچی تھی وہ نہ نکلا کیونکہ مجھ پر بھی اُون کی محبت کا بڑا اثر پڑا اور بالآخر ایک دوسرے کے مُطیع و فرمان بردار ہو گئے۔
مگر وہ مجھے اسی طرح آوارہ اور بد وضع عورت سمجھتے رہے۔
خیر بہ مجبوری مین نے اسے بھی برداشت کر لیا۔ اچھا جو وہ سمجھتے ہین سمجھین۔
لیکن مین نے بھی ہاتھی کے پانون مین زنجیر ڈال دی ہے۔

چاہ کن را چاہ در پیش

مین بیان کر چکی ہون کہ میرے شوہر کا حسن نہایت دل فریب اور دل کش ہے اب مجھے اطمینان ہو گیا کہ وہ حسن و جمال اون کا نہین ہے بلکہ اوس کی مالک مین ہون پھر مین کیون ناز۔ فخر اور غرور نہ کرون مجھے کسی کا ڈر پڑا ہے۔

اپنی فطرت اور چالاکی سے آگ بھڑکانا۔ اور ہنسی اور محبت سے اون کے دل کو اپنا بنا لینا مجھے آتا ہے تو کیا اوس کا اوتار نہین ہے۔

محبت! پیار اور چاہت کی نظر سے دیکھنا مجھے آتا ہے تو کیا اس کا جواب نہین ہے۔ اون کی خواہش بوسہ مین میرے غنچۂ لب کھل کے پھولنا جانتے ہین تو کیا اون کے گلاب کے ایسے سرخ اور نازک ہونٹ شوق بوسہ مین میری طرف نہین بڑھ سکتے اون کی چاہت کی نظر مین اون کی ہنسی دل لگی مین اور اون کی آرزوے بوسہ مین اگر کچھ بھی مین بوالہوسی کی علامت دیکھتی تو بے شک مین جیت گئی تھی لیکن اب بازی عشق ہار گئی۔ کیونکہ اون کی یہ سب باتین فی نفسہ دلی الفت اور خالص محبت کی تھین۔ بے شک مین ہار گئی اور وہ بازی لے گئے۔

اور اب مین نے مان لیا کہ دنیا مین پوری راحت اور سچا عیش اسی مین ہے جن لوگون سے اس جسم کا تعلق ہے۔

اب امتحان کی مدت ختم ہو چکی اور مین اون کی محبت کے جال مین اس قدر زیادہ جکڑ گئی تھی کہ مین نے دل مین ٹھان لیا تھا کہ اگر وہ امتحان کا زمانہ ختم ہونے کے بعد مجھے اپنے پاس سے مار کے نکال بھی دین گے جب بھی مین ہرگز نہین جاؤن گی۔

اور میری کل کیفیت جاننے کے بعد بھی اگر مجھے اپنی بیوی نہ بنائین گے۔ اور بازاری عورت کی طرح رکھین گے جب بھی مین منظور کرون گی۔

جس طرح سے اون کا جی چاہے رکھین مگر مجھے اپنے سے جدا نہ کرین ذلت ..

میں۔ اچھا۔ اگر نہ جاؤ تو کیا ممکن نہیں ہے۔
وہ۔ واہ بغیر جائے چارہ نہیں۔
میں۔ وہان سے کتنے دنون مین آوگے۔ اگر جلدی واپس آنے کی امید ہو تو مجھے مین چھوڑتے جاؤ۔
وہ۔ جلدی واپس آنے کی اُمید کیونکر ہو سکتی ہے۔ کلکتہ مین مین کبھی اتفاقیہ بضرورت چلا آیا کرتا ہون اور وہ بھی چند دن کے لیے۔
مین۔ تو پھر اچھا تم سدھارو۔ مین تمھاری منزل کھوٹی کرنی نہیں چاہتی (رو روکے اور ہچکیان لے لے کے) جو میری قسمت مین بدا ہے وہ ہوگا۔
طبیعت کو ہوگا قلق چند روز
ٹھہرتے ٹھہرتے ٹھہر جائے گی
وہ۔ مگر مین کیا کرون۔ مین تو بغیر تمھارے دیوانہ ہو جاؤن گا۔
مین۔ مین کچھ تمھاری بیاہتا بیوی تو ہون ہی نہیں (اس پر گویا وہ چونک پڑے) تم پر میرا کیا زور کیا دعوے؟ تم چاہو تو اسی وقت مجھ کو چھوڑ دو۔
اس سے زیادہ اونھون نے مجھے نہیں کہنے دیا اور کہا۔
اچھا تو اس وقت اس بحث کی کیا ضرورت ہے؟ مین سونچ لون۔ کل غور کرکے مین اس کا جواب دونگا۔
شام کو اُنھون نے رمن بابو کو ایک رقعہ لکھا کہ "ایک نج کے معاملے مین آپ سے مشورہ لینا ہے کسی وقت یہان چلے آئیے۔
رمن بابو آئے مین دروازے کی درار مین سے سُننے لگی کہ کیا باتین ہوتی ہین۔
اوپابو نے کہا۔
اوپابو۔ آپ کے ہان اوس جوان ماما کا کیا نام ہے۔
رمن بابو۔ کمودنی۔
اوپابو۔ اس کا مکان کہان ہے۔
رمن بابو۔ ابھی مین نہیں بتا سکتا۔

سترھوان باب

مکالمہ

تھوڑے دنون تک کلکتہ مین ہم لوگون نے نہایت آرام و آسایش اور اطمینان کے ساتھ زندگی بسر کی۔

ایک دن مین نے دیکھا کہ اوبابو ایک خط ہاتھ مین لیے ہوئے مغموم اور متفکر سے بیٹھے ہین۔

مین نے پوچھا۔ کیون۔ اس وقت تم اداس کیون ہو۔

وہ۔ گھر سے طلبی کا خط آیا ہے۔ اور لکھا ہے کہ جلدی آؤ۔

مین بے ساختہ گھبرا کے اٹھی۔

اور مین۔

اون کی مفارقت کی خبر سن کے میرا دل ہل گیا۔ کھڑی تھی بیٹھ گئی۔ آنکھون سے آنسو جاری ہوگئے۔ اونھون نے محبت سے میرا ہاتھ پکڑ کے اٹھایا اور گلے سے لگایا۔

پیار کر کے آنسو پونچھے اور کہا۔

وہ۔ جب سے خط آیا ہے اسی فکر مین مین بھی مبتلا ہون۔ مگر تم مطمئن رہو مین بغیر تمھارے نہین جاؤن گا۔

مین۔ مگر وہان مجھکو کیا کہہ کے لوگون سے ملاؤ گے۔ اور کہان اور کس طریقہ سے مجھے رکھو گے؟؟

وہ۔ یہی تو مین بھی سوچ رہا ہون کہ کیا کرون۔ کیا نہ کرون۔ گھر مین اظہار کرین یا نہ کرین۔ اور نہ کرین تو کیونکر نہ کرین۔ وہ کچھ شہر تو ہے ہی نہین کہ تم کو کسی مکان مین رکھ دون اور کسی کو پتہ نہ لگے۔ دوسرے دن وہان سب کو تمھارا جانا معلوم ہو جائے گا۔

او - وہ عورت اب کہان ہے -
ر - آپ ہی کے مکان مین -
اس پر ذرا چونکتا ہوئے اور کہا - آپ کو کیونکر معلوم ہوا -
مجھے اس کے جواب کا بھی اختیار نہین دیا گیا -
بس آپ کے سوالات جرح ختم ہوے یا نہین -
او - جی ہان - اب مجھے کچھ پوچھنا نہین ہے - مگر آپ نے ان سوالات کی وجہ کیون نہین پوچھی -
ر - دو سببون سے - اولاً اس سبب سے کہ اگر مین پوچھون گا بھی تو آپ بتائینگے کیا مین جھوٹ کہتا ہون -
او - بیشک مین نہین بتاؤن گا - اچھا دوسری وجہ کیا ہے -
ر - دوسری وجہ یہ ہے کہ مین جانتا ہون جس سبب سے آپ پوچھتے ہین -
او - آپ جانتے ہین تو بتائیے -
ر - بتاؤن گا نہین -
او - پھر آپ تو سب جانتے ہین - اب بتائیے کہ مین اپنے مقصد مین کامیاب ہو سکتا ہون یا نہین "
ر - بہت اچھی طرح سے آپ خود کمودنی سے پوچھ لیجیے -
او - ایک بات اور ہے - کمودنی کے متعلق آپ جو کچھ حالات جانتے ہین - وہ سب حال ایک کاغذ پر لکھ کے اور اپنے دستخط کر کے کیا آپ مجھے دے سکتے ہین "
ر - دے سکتا ہون لیکن اگر آپ اس شرط پر رضامند ہون کہ وہ کاغذ با احتیاط کمودنی کے پاس رہے اور آپ اوسے راستے مین نہ دیکھیے بلکہ گھر پہونچ کے دیکھیے ؟ -
او - (کچھ سونچ کے) مین منظور کرتا ہون - مگر اوس سے میرا مطلب نکل سکے گا -
ر - جی ہان نکل سکے گا -
بعد اس کے تھوڑی دیر تک اور ادھر اودھر کی باتین کر کے رمن بابو چلے گئے ؟ "

او بابو۔ اس کا شوہر زندہ ہے۔ یا بیوہ۔
رمن بابو۔ جی ہان زندہ ہے۔
او۔ آپ جانتے ہین اوس کا شوہر کون ہے۔
ر۔ ہان جانتا ہون۔
او۔ اس کا کیا نام ہے۔
ر۔ معاف کیجئے اس وقت یہ بھی مین نہین بتاؤن گا۔
او۔ کیون ؟ کیا کوئی راز ہے۔
ر۔ جی ہان اس مین ایک راز ہے۔
او۔ آپ کے یہان وہ کیونکر آئی۔
ر۔ میری خلیا ساس کے پاس سے میری بیوی لے آئی تھین۔
او۔ اچھا ان فضول باتون کے دریافت کرنے کی ضرورت نہین۔ آپ یہ بتائیے کہ اوس کے اطوار کیسے ہین۔
ر۔ بہت ہی اچھے چال چلن ہین۔ فقط ایک عیب ہے کہ مزاج مین ذرا شوخی ہے میری بڑھیا ماما کو ہر وقت چھیڑا کرتی تھی۔
او۔ ہنسی دل لگی اور مذاق کو مین نہین پوچھتا مین یہ پوچھتا ہون کہ وہ کس چال چلن کی عورت ہے۔
ر۔ مین تو کہہ چکا کہ دنیا مین اس چال چلن کی عورت کمیاب ہے۔
او۔ آخر آپ یہ کیون نہین بتاتے کہ اُس کا مکان کہان ہے۔
ر۔ افسوس! مین راز کے افشا کرنے کا مجاز نہین ہون۔
او۔ اچھا اُس کے شوہر کا گھر کہان ہے۔
ر۔ اُس کا بھی وہی جواب۔
او۔ اس کا شوہر زندہ ہے۔
ر۔ جی ہان۔
او۔ آپ اوسے جانتے ہین۔
ر۔ جی ہان جانتا ہون۔

تجارت کی باتون کو بچپنے سے سنتی رہی تھی اور بخوبی واقف تھی۔ لہذا اون کے مذاق کے موافق مین نے اس قسم کی گفتگو شروع کی کہ اون کا دل بہلے۔ مگر یہ کوشش بھی بے فائدہ ہوئی اون کا دل نہ بہلا بلکہ اس کا اثر یہ ہوا کہ میرے دل کا تعلق اور رنج وملال اور دونا ہوگیا۔

دوسرے دن وہ سویرے اُٹھے اور اُٹھ کے نہائے نہا کے کھانا کھایا اور میرے پاس آکے بیٹھے۔ اور کہنے لگے۔

مین تم سے جو کچھ پوچھون سب کا جواب بلا کم وکاست صحیح صحیح دینا۔

مجھے کل کا رمن بابو کا مکالمہ یاد آگیا۔ مین نے جواب دیا۔

جو کچھ کہون گی سب سچ کہون گی مگر تمھارے سب سوالون کا جواب نہین دونگی

وہ ۔ مین نے سنا ہے کہ تمھارا شوہر زندہ ہے۔ اس کا کیا نام ہے۔ اور اس کا گھر کہان ہے۔

مین ۔ ابھی نہین تھوڑے دنون کے بعد بتاؤن گی۔

وہ ۔ آج کل وہ کہان ہے۔

مین ۔ یہین کلکتہ مین۔

وہ ۔ (ذرا چونک کے) این! مین بھی کلکتہ مین اور وہ بھی کلکتہ مین! پھر تم وہان کیون نہین جاتی ہو۔

مین ۔ مجھ سے اون سے جان پہچان نہین ہے۔ ناظرین! دیکھو مین اس وقت تک سب سچ کہہ رہی ہون۔

اوبابو میرے جواب سے سخت متحیر ہوئے اور کہا۔

یہ کیا؟ میان بیوی مین جان پہچان نہین۔

بڑے تعجب کی بات ہے۔

مین ۔ کیون اس مین تعجب کی کیا بات ہے۔ آپ ہی بتائیے آپ سے آپ کی بیوی سے جان پہچان ہے۔

وہ ۔ (ذرا جھیپ کے) وہ تو اتفاق ہی ایسا ہوگیا تھا۔

مین ۔ پھر اسی طرح کا اتفاق دوسرے کے واسطے بھی ہوسکتا ہے۔

اور اوبابو میرے پاس آ گئے۔
مین نے پوچھا۔ یہ سب باتین آپ کیون دریافت کر رہے تھے۔
وہ ۔ کیا تم نے سن لیا۔
مین ۔ ہان پوری گفتگو سُنی
مین سونچتی تھی کہ تمھارا خون کر کے مجھے تو گویا پھانسی ہو چکی پھر اب پھانسی کے بعد کیا تدارک ہو سکتا ہے۔
وہ ۔ قانون عشق کے مطابق ہو سکتا ہے۔

آٹھارھوان باب[۱۸]

اسرار عشق

اخفاے راز عشق کوئی ہم سے سیکھ جاے
حد ہوگئی کہ اون سے بھی اب تک کہا نہین

اوس روز دن بھر اور رات بھر اوبابو سخت متفکر رہے۔ مجھ سے بھی کچھ زیادہ گھل مِل کے باتین نہین کین۔ گو الگ الگ رہے مگر میری صورت معمول سے زیادہ غور سے دیکھتے رہے۔

یہ دیکھ کے میرا دل کڑھنے لگا۔ اور اپنا رنج چھپا کے مین اون کا دل بہلانے کی کوشش کرنے لگی۔ پھول کے ہار پھول کے گلدستے اور مختلف چیزین بنا کے مین نے اون کو دین۔ خوشبو دار گلوریان بنائین مختلف قسم کا کھانا پکا دیا۔

مین ایک آنکھ سے روتی تھی ایک آنکھ سے ہنستی تھی۔ جب زیادہ دل بھر آتا تھا آڑ مین جا کے دل کی بھڑاس نکال لیتی اور پھر آ کے اون سے اِدھر اُدھر کی گپین اوڑانے لگتی۔

مجھے معلوم تھا کہ وہ کاروباری آدمی ہین اور مین ان معاملات داد و ستد اور

میں۔ کیوں کیا ہوا۔
وہ۔ مجھے تعجب یہ ہے کہ تمھیں میری بیوی کا نام اندرا کیونکر معلوم ہوا اور میرے دل کی بات تم کیونکر سمجھ گئیں۔ تم آدمی ہو یا کوئی دیوی۔
میں۔ بحث پھر ہو گی کہ میں کون ہوں۔ مگر سر دست میں تم سے جرح کرتی ہوں ٹھیک ٹھیک جواب دینا۔
وہ۔ گھبرا کے۔ میں تیار ہوں پوچھو۔
میں۔ تمھیں یاد ہو گا کہ تم نے پہلے دن مجھ سے کہا تھا کہ اگر تمھاری بیوی مل جائیگی جب بھی تم ان کو شریک نہ کر دگے۔ کیونکہ اوسے ڈاکو لے گئے تھے اس کے شریک کرنے میں تمھاری ذات میں خلل پڑے گا۔

پھر مجھے اندرا بنا کے نہ جانے میں کیا وہ خوف نہیں ہے۔
وہ۔ ہاں ڈر ہے کیوں نہیں۔ بہت بڑا ڈر ہے۔ لیکن اس میں میری جان کا ڈر تو نہیں ہے۔ اور دوسری صورت میں میری جان کا ڈر ہے۔ تو کیا ذات جان سے زیادہ ہے؟ اور اس صورت میں بھی چنداں ہرج نہیں ہے۔

کیونکہ یہ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ اندرا برادری سے خارج ہو گئی
تھوڑے دن ہوئے کالا دیگھی کے سب ڈاکو گرفتار ہوئے ہیں اُنھوں نے اپنے سب جرموں کا اقرار کیا۔ اوس اقرار میں اونھوں نے اندرا کے متعلق صرف اسی قدر کہا کہ ہم لوگوں نے اوس کا زیور وغیرہ چھین کے اوس کو چھوڑ دیا۔ اب ہمیں نہیں معلوم وہ کدھر چلی گئی۔ اندرا اب کہاں ہی فرض کرو اگر وہ مل جائے تو ایک جھوٹا قصہ اوس کی عصمت باقی رہنے کا بنا کے ظاہر کر دیا جائے گا۔
اندر اگر اس پر بھی یقین نہ آیا تو زیادہ برین نیست پنچوں کو گنہگاری کا روپیہ دے کے برادری میں اندرا کو داخل کر لیا جائے گا۔
میرے پاس روپیہ ہے اور روپیہ وہ چیز ہے کہ سب کو مطیع کر لیتا ہے؟"

وہ - اچھا خیر - آیندہ تمھارے میاں تم پر دعوی تو نہ کرین گے -
مین - اون کا دعوی کرنا یا نہ کرنا میرے اختیار مین ہے - اگر مین انھین اپنے تئین پہچنوا دون تو مین نہین کہہ سکتی کہ وہ کیا کارروائی کرینگے -
وہ - اچھا سنو - جو مین نے تصفیہ کیا ہے وہ صاف صاف بیان کرتا ہون تم بھی ماشاءاللہ سمجھدار ہو ذرا غور کر کے مشورہ دو -
مین - اچھا کہو تو -
وہ - مجھے بہر طور مکان جانا تو ضرور ہے -
مین - سمجھی -
وہ - مگر وہان سے جلدی نہین آ سکونگا -
مین - اچھا یہ بھی سنا -
وہ - تمھین یہان چھوڑ کے مین تنہا نہین جا سکتا ورنہ یہان زندہ نہین رہونگا -
گو ان سب باتون کے سننے سے میرا دم گھٹنے لگا - تاہم مین نے نہایت خندہ پیشانی سے جواب دیا -
نہین تمھارا خیال غلط ہے - وہی مثل ہے - کہ اگر چاول ڈال دوگے تو کوے ہزار دن آجائینگے -
وہ - مگر کوے کوئل کے نعم البدل کب ہو سکتے ہین - خیر تم کو بھی ضرور ساتھ لے چلونگا -
مین - مگر رکھوگے کہان ؟ اور اون لوگون سے کیا بیان کروگے -
وہ - مین اون سب کو ایک بڑا چکمہ دونگا - کل دن بھر اس مسئلہ پر غور کرتا رہا -
یہی سبب تھا کہ مین نے تم سے اچھی طرح بات نہین کی -
مین - یہی فقرا کہوگے نا کہ یہ "اندرا" ہے اور بابو رام رام دت کے یہان سے مجھے مل گئی ہے -
وہ - یہ کیا ماجرا ہے - آخر تم ہو کون ؟ یہ کہہ کے وہ خاموش ہو گئے اور مجھے غور سے اور حیرت کی نظر سے دیکھنے لگے -

ابھی تم مجھ سے پوچھتے تھے کہ تم آدمی ہو یا دیبی تو مین آدمی نہین ہون (یہ سن کر وہ چونک پڑے) یہ پھر بتاؤن گی کہ مین کون ہون - مگر اس وقت صرف اتنا کہتی ہون مجھ سے کوئی نہین جیت سکتا - اون کو میری زبان سے یہ سن کے سخت تعجب ہوا "

وہ عقلمند اور ہوشیار بے شک ہین اگر عقلمند اور ہوشیار نہ ہوتے تو اس قدر قلیل مدت مین اتنا روپیہ نہ کما سکتے -

مگر بات اتنی ہے کہ ذرا وہ سیدھے آدمی ہین جیسا کہ ناظرین کو اون کی باتون سے ظاہر ہو گیا ہوگا -

وہ بہت ہنس مکھ اور خلیق اور ملنسار ہین - اور چونکہ رمن بابو - یا اور موجودہ زمانے کے لڑکون کی طرح اعلی تعلیم نہین پائی تھی اس سبب سے وہ مذہب کے پابند اور دیوتاؤن کے قائل بھی تھے -

بچپنے ہی سے دور دور کے سفر کیے تھے اور مختلف واقعات بھوتون اور چھلپالیون کے سنے تھے - اس سبب سے ان امور مین بھی وہ ضعیف الاعتقاد ہین جن ترکیبون اور جس عقلمندی سے مین نے اون کو اپنے اوپر مائل کیا وہ اور بھی انھین یاد تھا - اور مین نے جو مبہم جوابات اون کو دیے تھے وہ بھی یاد تھے اب جو مین نے اون سے کہا کہ مین آدمی نہین ہون تو ان کے دل کو یقین ہو گیا کہ بے شک یہ آدمی نہین ہے -

تھوڑی دیر تک وہ مبہوت رہے آخر کو بڑی مشکل سے اپنے خیال کو ادھر سے ہٹا کے اور دل کو مضبوط کر کے اُنھون نے مجھ سے کہا -

وہ - تم جو دعوے کرتی ہو کہ تم آدمی نہین ہو تو جو کچھ مین پوچھون اوس کا ٹھیک ٹھیک جواب دو "

مین - اچھا پوچھو -

وہ - یہ تو تم جانتی ہو کہ میری بیوی کا نام اندرا ہے اب یہ بتاؤ کہ اوس کے باپ کا کیا نام ہے -

مین - ہرموہن دت -

ای زر تو خدا نئی ولیکن بخدا
ستار عیوب قاضی الحاجاتی

کوئی ہزار عیب کرے روپیہ اوس پر خاک ڈال دیتا ہے۔

مین۔اگر یہ سب جھگڑے مٹ جائین گے تو پھر جھگڑا کس بات کا باقی رہے گا۔ مجھے تو کوئی جھگڑا نہین معلوم ہوتا ہے۔

وہ۔کیون جھگڑا کیون نہین ہے؟ تمھارے مصنوعی اندرا بنے سے کھٹکا ضرور ہے اگر کھل جائے تو؟

مین۔تمھارے گھر مین نہ کوئی مجھے پہچانتا ہے نہ اصلی اندرا کو۔کیونکہ تمھارا ہی بیان ہے کہ ایک دفعہ اور وہ بھی کم سنی مین تم لوگون نے اوس کو دیکھا تھا پھر کیونکر یہ راز کھل سکتا ہے

وہ۔ممکن ہے کہ باتون باتون مین حال معلوم ہو جائے۔ایک اجنبی آدمی کہین جاکے ایک ایسا آدمی بن جائے جس سے لوگ واقف ہون تو ضرور ایک نہ ایک دن ظاہر ہو جائیگا۔

مین۔اچھا تو تم سب باتین سکھا پڑھا دو۔

وہ۔واہ! مین ہزار سکھا پڑھا دون مگر پھر بھی سب باتین مین کیونکر سکھا سکتا ہون۔نہین معلوم وہ کس وقت کیا پوچھ بیٹھین۔ممکن ہے مجھی سے سکھانے سے جو بات رہ گئی ہو وہی بات پوچھین بہت سی باتین اپنی سسرال کی مین خود نہین جانتا مگر وہ لوگ جانتے ہین۔

اچھا اس کو بھی جانے دو۔فرض کرو۔کہ اصلی اندرا آپہونچے اور تم دونون کا امتحان ہو اور شادی کے دن کے حالات پوچھے جائین۔تو اس وقت تمھارا فریب کھل جائے گا۔

اس پر مجھے ہنسی آگئی مگر ابھی تک اپنا کچا چٹھا سنانے کا وقت نہین آیا تھا اس سے مین چپ ہو رہی۔

تاہم مین نے اتنا کہا کہ۔مجھ سے کوئی جیت نہین سکتا تمھاری اصلی اندرا بھی ہرگز مجھ سے نہین جیت سکتی۔

کی رسم کس جگہ پر ہوئی تھی ۔

مین ۔ پوجا کے دالان کے پچھم اور اُتر کے کونے مین ۔

وہ ۔ اچھا ۔ سمبر دان کیا کس نے تھا ۔

مین ۔ اندرا کے چچا کشن موہن دت نے ۔

وہ ۔ شادی کے وقت کس عورت نے میرا کان زور سے پکڑا تھا ۔ مجھے اوس کا نام بخوبی یاد ہے ۔ تم بتاؤ اس کا کیا نام ہے ۔

مین ۔ بندو بی بی ۔ بڑی بڑی آنکھین ۔ سرخ و سفید رنگ ۔ گلابی ہونٹ ناک مین نتھ پہنے ہوئے تھین ۔

وہ ۔ بے شک تم ٹھیک بتا رہی ہو ۔ مین خیال کرتا ہون کہ شادی مین تم شریک ہوئی ہوگی یا تم سے اون سے کچھ قرابت ہوگی ۔ کیون ! تم سے اون سے رشتہ داری ہے ۔

مین ۔ رشتہ دار ۔ پیش خدمت اور ماما بھی یہ سب باتین جان جا سکتی ہین ۔ کوئی ایسی بات پوچھو جو بالکل راز کی ہو مین اوس کا بھی جواب دون گی ۔

وہ ۔ اندرا کی شادی کس مہینے مین ہوئی تھی ۔

مین ۔ بیساکھ کی ستائیسوین تاریخ اور فلان سال مین ہوئی تھی ۔

وہ ۔ (تھوڑی دیر سوچنے کے بعد) " اگر تم اجازت دو تو دو باتین اور پوچھون " ؟

مین ۔ ہان پوچھو پوچھتے کیون نہین ہو ۔

وہ ۔ شادی کے بعد جب مین اندرا کونے کے خلوت گاہ (حجلۂ عروسی) مین گیا تھا اور اوس وقت مین نے اوسسے کیا سوال کیا تھا اور اوس نے کیا جواب دیا تھا ۔

اس سوال کے جواب مین مجھے ذرا دیر ہوئی ۔ اور دیر ہونے کی یہ وجہ نہین تھی کہ مجھے یاد نہ تھا بلکہ اس سوال پر وہ سارا واقعہ میری آنکھون کے سامنے پھر گیا اور بے اختیار میرا دل بھر آیا اپنی طبیعت کو سنبھالنے مین ذرا جواب

وہ - اون کا مکان کہان ہے -
مین - مہیش پور مین -
وہ - (ذرا پریشان ہوکر) تم کون ہو -
مین - تم سے پہلے ہی کہہ چکی ہون کہ ابھی یہ نہین بتاؤن گی کہ مین کون ہون - اس وقت اسی قدر کافی ہے کہ مین آدمی نہین ہون -
وہ - تم کہہ چکی ہو کہ مین کالا دیگھی کی رہنے والی ہون اور وہان کے لوگ اندرا کے لٹنے اور ڈاکوؤن کے واقعے کو جانتے ہین او تھین لوگون سے یہ سب باتین تم کو بھی معلوم ہوئی ہون گی - لیکن اب یہ بتاؤ - تو جانین کہ ہرمومن دت کے مکان کا پھاٹک کس رخ ہے -
مین - دکھن کی طرف ایک عالی شان پھاٹک ہے اور اوس کے دونون پہلون پر دو شیر بنے ہوئے ہین -
وہ - اون کے کیئے لڑکے ہین -
مین - ایک -
وہ - نام کیا ہے -
مین - بسنت کنور -
وہ - لڑکیان کیئے ہین -
مین - جس وقت آپ کی شادی ہوئی تھی - اوس وقت دو لڑکیان تھین -
وہ - دونون کے نام کیا ہین -
مین - اندرا - اور کامنی -
وہ - اون کے مکانات کے قریب کوئی تالاب ہے -
مین - ہان ہے - دیوی دیگھی اوس کا نام ہے - اور اوس مین کو کا بیلی اور للی بہت پھو لتی ہے -
وہ - ہان مین بھی دیکھ چکا ہون - کیا تم مہیش پور مین بھی کسی زمانہ مین رہتی تھین ہان بے شک رہی ہونگی - اور نہ یہ باتین تمھین کیونکر معلوم ہوتین اور بھی کئی باتین پوچھنا ہین - اچھا یہ بتاؤ - کہ اندرا کی شادی کے وقت (سمپردان) نکاح

اور آنکھیں بند کرلیں ۔ مین نے پوچھا ۔
کچھ اور پوچھو گے ۔
وہ ۔ نہین ۔ ہرگز نہین ۔ یا تو تم خود اندرا ہو یا کوئی دیبی ہو ۔

انیسوان باب ۱۹

پری

مین نے دیکھا کہ اب وہ وقت آگیا ہے کہ مین اپنے کو ظاہر کر دون کیونکر اونھون نے خود اپنی زبان سے کہا کہ " یا تم اندرا ہو یا کوئی دیوی " مگر مین نے خیال کیا کہ تا وقتیکہ ان کو پورا یقین میرے اندرا ہونے کا نہ ہووے اپنے تئین چھپانا ہی مناسب ہے ۔ اسی بنا پر مین نے اون سے کہا ۔

مین ۔ تو اب غور سے سنو مین اپنی نسبت کوئی بات چھپانا نہین چاہتی ۔
کام روپ مین میرا استھان (اکھاڑہ) تھا ۔ مین بھگوتی جی کے مہامندر مین اون کے ساتھ رہتی تھی ۔
ہماری نسبت لوگون کا عموماً یہ خیال ہے کہ ہم لوگ آسیب ہین مگر دراصل ہم سب پریان ہین ۔
بھگوتی جی نے مجھے ایک قصور پر بد دعا دی جب سے پر وہ دُنیا پر عورت کے بھیس مین رہتی ہون ۔
اور یہ موجودہ مصیبت ناک حالت بھی اُسی بد دُعا کا نتیجہ ہے ۔
لیکن اب میری اس مصیبت کی زندگی کی مدت قریب ختم ہے ۔
کیونکہ اب مین نے بھگوتی جی کو پوجا پاٹ کر کے راضی کر لیا ہے اور اُنھون نے حکم لگا دیا ہے کہ مہابیرون جی کے درشن سے اوس بد دعا کا اثر جاتا رہے گا ۔

مین دیر ہوئی۔

جس پر اونھون نے ہنس کے کہا۔

وہ۔ وہ مارا اب تم ہار گئین۔ مین پہچان گیا کہ تم آدمی ہو۔

مین آنکھون ہی آنکھون مین آنسو پی گئی۔ اور جواب دیا۔

مین۔ واہ کہین ہرانہ دیا ہو۔ سنو۔ تم نے اندرا سے پوچھا تھا بتاؤ تم سے مجھ سے آج کیا رشتہ ہوا اور اوس نے جواب دیا تھا۔

کہ آج سے تم میرے دیوتا اور مین تمھاری پوجا کرنے والی۔ اس کا جواب تو پایا۔ اب بتاؤ دوسری بات کیا ہے۔

وہ۔ اب مین تم سے پوچھتے ڈرتا ہون۔ میری عقل کام نہین کرتی۔ میرے تو آئے حواس غائب ہوے جاتے ہین۔

اچھا خیر شادی کے دوسرے دن اندرا نے دلگی سے مجھے گالی دی تھی اور مین نے اوس کو سزا دی تھی۔"

بتاؤ اوس نے کیا گالی دی تھی اور مین نے اوس کو کون سی سزا دی تھی۔"

مین۔ تم نے اندرا کا ہاتھ اپنے ایک ہاتھ مین لے کے اور دوسرا ہاتھ اوس کے شانے پر رکھ کے اوس سے پوچھا تھا۔

اندرا بتاؤ مین تمھارا کون ہون۔" اوس پر اندرا نے جواب دیا کہ تم میرے نندوئی ہو۔" اور تم نے اوس کی سزا یہ دی تھی کہ اُس کے مُنھ پر آہستہ سے مارا تھا اور پھر پیار بھی کر لیا تھا۔

یہ کہتے کہتے میرے دِل مین ایک عجیب قسم کا جُوش پیدا ہوا اور یہ خیال کر کے کہ یہ سب سے پہلا بوسہ تھا۔ میرے دل مین ایک عجیب لطف آمیز اثر پیدا ہوا۔

اور اس کے بعد اتنے دنون تک کی مفارقت کا جو خیال آیا تو طبیعت افسردہ ہو گئی۔

مین یہ سوچ رہی تھی کہ مین نے دیکھا کہ اونھون نے اپنا سر تکیہ پر رکھ لیا

کا ارادہ کیا اس کے بعد مجھ سے کہا۔
رمن بابو۔ شوبھاشنی کو کوئی پیغام دُوگی۔
مین۔ فقط اتنا کہ دیجیئےگا کہ کل تہیش پور جاؤن گی وہان پہونچ کے دیوی جی کی بد دُعا کے اثر سے نکل جاؤن گی۔
اوبابو۔ (رمن بابو سے) کیا ان کی پوری سرگذشت سے آپ لوگ بھی بخوبی واقف ہین۔
عقلمند رمن بابو نے جواب دیا۔
نہین۔ مجھے تو ان کی مفصل کیفیت نہین معلوم۔ ہان شوبھاشنی البتہ جانتی ہین۔
باہر آکے میرے شوہر نے رمن بابو سے پوچھا۔
آپ بھوت پریت اور پریون کے قائل ہین۔
رمن بابو۔ (دل لگی سے)۔ ہان قایل کیون نہین ہون۔
اور شوبھاشنی تو کہتی تھی کہ کمودنی پر بد دعا کا اثر ہے ورنہ اصل مین یہ پری ہے۔
اوبابو۔ اپنی بیوی سے اچھی طرح دریافت کیجیے گا۔ کہین کمودنی اندرا تو نہین ہے۔
رمن بابو نے کچھ جواب نہین دیا اور ہنستے ہوئے چلے گئے۔



وہ - مہابھیردن جی کا مندر کہان ہے -

مین - مہیش پور مین - تمہاری سسرال کے اتر جانب واقع ہے اور تمہاری سسرال والون کا ٹھاکر دوارہ وہی ہے - اوس مکان سے بالکل متصل ہے کھڑکی کی راہ سے اوس مین داخل ہوتے ہین -

چلو مہیش پور چلین -

وہ - (کچھ سونچ کے) ابھی مین جانتا ہون - تمھین میری اندرا ہوکو ونی حقیقت مین اگر تم اندرا نکلین تو بڑی خوشی کی بات مجھ سے بڑھ کے دنیا مین کوئی خوش نصیب نہ ہوگا - اگر میرا خیال صحیح ہوا -

مین - مہیش پور مین کے خود ہی ظاہر ہو جائے گا کہ مین کون ہون -

وہ - تو چلو - کل ہی یہان سے روانہ ہو جائین - کالا دیگھی پہونچ کے مین تم کو مہیش پور بھیجدونگا اور مین مکان چلا جاؤنگا - دو ایک دن وہان ٹھہر کے مین بھی مہیش پور آجاؤنگا -

مگر مین تم سے ہاتھ جوڑ کے کہتا ہون کہ میری جان پر رحم کرو اور اندرا ہو جاؤ - اگر لکمونی ہو یا پری ہو - جب بھی مجھے نہ چھوڑنا -

مین - نہین ہرگز نہین - تم خاطر جمع رکھو .. بد دعا کا زمانہ ختم ہونے کے بعد دیبی جی کی عنایت سے مین تم کو پا سکونگی - اگر پری بھی ہو جاؤنگی - جب بھی تم کو ہرگز نہ بھولونگی - تم تو میری جان سے زیادہ پیارے ہو "

" یہ تو چڑیل کی ایسی باتین نہین ہین - یہ کہتے ہوئے وہ باہر چلے گئے -

کوئی شخص اون کی ملاقات کو آئے تھے - سوا رمن بابو کے اور کون ہوسکتا ہے -

تھوڑی دیر کے بعد رمن بابو کو لئے ہوئے اندر آگئے -

رمن بابو نے ایک لفافہ مجھے دیا جس پر مہر کی ہوئی تھی - اور اوس کے بارے مین جو کچھ اونھون نے میرے شوہر سے کہا تھا مجھ سے بھی اِس

مگر کامنی سے مین نے مفصل روداد بیان کی۔ مین بیان کر چکی ہون۔ کہ کامنی میری چھوٹی بہن ہے اور حد سے زیادہ مسخری اور دل لگی باز ہی چنانچہ اُس نے مجھ سے کہا۔

اگر دولہا بھائی اس قدر سیدھے ہین تو انھین بنانا چاہیئے۔

مین۔ ہان۔ بناؤ۔ مین بھی یہی چاہتی ہون۔

اب ہم دونون بہنون نے صلاح کی اور گھر والون کو بھی سکھانا پڑا۔ مان کو بھی کچھ تھوڑا بہت سکھانا پڑا۔

کامنی نے صاف صاف اون سے کہہ دیا کہ ابھی تک بہن کو وہ اندرا نہین سمجھے ہین۔ یہان وہ آنے والے ہین۔ وہ آلین تو تھوڑی دیر کی دلگی کے بعد اُن پر ظاہر کیا جائیگا۔

یہ سب کارروائی ہم لوگ کرلین گے مگر آپ اُون پر ظاہر نہ کیجئے کہ یہان بہن آگئین۔

دوسرے دن داماد صاحب تشریف لائے میرے والدین نے داماد کی حد سے زیادہ خاطر مدارات کی۔

باہر والون نے بھی ان پر میرا آنا ظاہر نہین کیا اور نہ خود اُنھون نے کسی سے دریافت کیا۔

اندر جب کھانا کھانے کو آئے تو بہت ہی اُداس اور افسردہ معلوم ہوئے کھانا کھانے کے وقت مین ہٹ گئی تھی مگر کامنی اور ہمسائے کی دو ایک ہجولی بہنین سامنے بیٹھی تھین۔

شام ہو چکی تھی۔ کامنی اُون سے ادھر اُدھر کی باتین پوچھنے لگی۔ وہ بےچارے گردن نیچی کیئے چپکے سے ہر بات کا جواب دیتے تھے۔

مین آڑ مین کھڑی ہوئی سب سنتی تھی۔ آخراون سے نہ رہا گیا۔ اونھون نے کامنی سے پوچھا۔ تمھاری بہن کہان ہین۔

کامنی نے ایک ٹھنڈی سانس بھر کے کہا۔

بیسوان باب

پری کا غائب ہو جانا

اسی قسم کی باتون سے دل بہلاتے ہوئے ہم لوگ کلکتے سے روانہ ہوئے اور جس مقام سے میری بدقسمتی اور مصیبت کی ابتدا ہوئی تھی اسی مقام پر پہونچے۔

مجھے کالا دیگھی سے مہیش پور سوار کر دیا اور منوہر پور روانہ ہوئے۔

سپاہیون اور کہارون کو مین نے گانؤن کے باہر ہی سے رخصت کر دیا اور مین گانؤن مین یکہ و تنہا پیادہ پا چلی۔

اپنے مکان کے سامنے پہونچ کے ایک تنہائی کی جگہ بیٹھ کے پہلے دل کھول کے روئی پھر مکان مین داخل ہوئی۔

پہلے میرے بوڑھے باپ کا سامنا ہوا دوڑ کے مین اون کے قدمون پر گر پڑی۔

جونہین اونھین نے مجھے دیکھا۔ خوشی کے مارے بالکل بیحس و حرکت ہوگئے حیرت اور مسرت سے اونھین سکتا سا ہوگیا۔

اوس وقت اپنی پوری سرگذشت بیان کرنے کی ضرورت نہ تھی۔

مان باپ کے پوچھنے پر مین نے صرف اس قدر جواب دیا۔

فرصت کے وقت مفصل بیان کرونگی۔

غرض فرصت کے وقت مین نے اپنی مختصر سرگذشت سب سے بیان کی اور یہ بھی کہا کہ آخر مین اپنے شوہر کے پاس رہی اور اِس وقت اونھین کے پاس سے آتی ہون وہ بھی دو ایک دِن مین آئین گے۔

آوٗ بابو نے جو نہین مجھے دیکھا دوڑ کے میرے پاؤن پر گر پڑے اور گڑگڑا کے کہنے لگے۔

او بابو۔ کموٗدنی۔ پیاری کموٗدنی۔ اگر اب تم آئی ہو تو فلّلہ مجھے چھوڑ کے چلی نہ جانا "؟

دو تین مرتبہ اوٗنھون نے اس جملہ کو کہا جس پر کامنی نے اکُتا کے خفگی کے تیور بنا کے کہا۔

کامنی۔ آؤ بہن ہم تم چلین یہ مردوا کموٗدنی کو جانتا ہے۔ تم کو نہین پہچانتا۔

وہ۔ بہن؟ کون بہن کس کی ہین۔

کامنی۔ (غصہ کے لہجے مین)۔ میری بہن اندرا۔ کیا تم نے کبھی یہ نام نہین سُنا "؟

یہ کہہ کے اوس آفت کی پرکالہ نے شمع گل کر دی اور میرا ہاتھ پکڑ کے اوٗٹھا لائی۔

ہم دونون زور سے بھاگے۔ اور وہ بھی ہمارے پیچھے دوڑے مگر اندھیرے مین اون کو راستہ نہین معلوم ہوا چوکھٹ کی ٹھوکر کھا کے گرے ہم دونون بہنون نے اون کو اوٗٹھایا اور کامنی نے چپکے سے اون کے کان مین کہا۔

کامنی۔ ہم دونون یہان ہین تم کو سنبھالنے کے لیے تمھارے ساتھ ساتھ ہین؟ "

غرض اوٗن کو کشان کشان سونے کے کمرے مین لائے۔ وہان بخوبی روشنی تھی۔ اوٗنھون نے غور سے ہم لوگون کو دیکھ کے کہا۔

وہ۔ (تعجب سے) این! یہ کیا ماجرا ہے۔ تم کامنی ہو۔ اور یہ تو میری پیاری کموٗدنی ہے۔

کامنی۔ (جھلا کے) اسی موٹی عقل سے تم کما کے روپیہ لائے ہو۔ یہ کموٗدنی نہین ہین۔ اندرا ہین۔ اندرا۔ تمھاری بیوی اب سمجھے تم اپنی بیوی کو نہین

"خدا جانے کہان ہین - کالا ویگھی کے واقعہ کے بعد آج تک کسی سے بھی اُن کی خبر نہین ملی -
معلوم ہوتا تھا کہ اس مایوسی کے جواب سے اُون کے دل پر بہت بڑا اثر پڑا - کیونکہ اون کا مُنھ اُوتر گیا اور گویا انھین سکتہ سا ہوگیا
اون سے ضبط نہ ہوسکا اور آنکھون سے آنسوؤن کا دریا اُمنڈ آیا شاید اون کو میرے ملنے سے یاس ہوگئی تھی -
آنسو پونچھ کے اونھون نے پوچھا - کمودنی کوئی عورت پرسون یہان آئی تھی -
کامنی - مجھے نام تو نہین معلوم مگر ہان پرسون فلس مین ایک عورت آئی تو تھی اور یہان مہابیرون جی کے مندر مین جاکے دیوی جی کے پاؤن پر گر پڑی اوس وقت حد سے زیادہ تعجب کی یہ بات ہوئی کہ پہلے تو آندھی آئی اور اندھیرا گھپ ہوگیا - پھر پانی برسنے لگا - اس کے بعد اُوسی طوفان مین ایک عورت ہاتھ مین ترسول لیے ہوئے اور سر سے پاؤن تک جلتی ہوئی آسمان پر اُڑ کے چلی گئی "
یہ سنتے ہی اون کے ہاتھون کے طوطے اُڑ گئے - اور کھانا چھوڑ دیا - اور ہاتھ دُھو کے " بڑی دیر تک ستر پر ہاتھ رکھے ہوئے نہین معلوم کیا سوچتے رہے تھوڑی دیر کے بعد کامنی سے کہا -
وہ - جس جگہ سے کمودنی غائب ہوگئی ہے وہ جگہ ذرا مجھے دکھا دو "
کامنی - اچھا چلو مگر وہان اندھیرا ہے روشنی آلے -
اس کے بعد کامنی نے مجھے اشارہ کیا چلے تم چلو مین اون کو لے کے آتی ہون "
مین جاکے مندر کے اندر کے برآمدے مین بیٹھ رہی تھوڑی دیر مین کامنی اون کو لے کے مندر مین پہونچی -

اور ہان تم نے یہ کیا کہا تھا کہ اندرا ملے گی جب بھی مین اوس کو شریک نہ کرون گا۔

مین کہتی ہون جب تم مردون کو عورتون کے مہندی مین رچے ہوئے گلاب کے ایسے پانؤن پر نفیرناک گھسے کوئی چارہ نہین ہے تو ایسی ودون کی کیون لیتے ہو۔ تف ہے اور کچھ نہین۔

غرض وہ رات بھی عجب لطف کی رات تھی۔ شب بھر محلہ کی میری ہمسن اور ہجولی لڑکیان آپس مین چہلین کرتی رہن جن سے ادبا پوسے ہنسی کا رشتہ تھا وہ اون سے ہنستی رہین۔

تمام رات گانا ناچ نقلین ہواکین۔"

بائیسوان باب

خاتمہ

دو دن تک میکے مین رہ کے تیسرے دن اپنے شوہر کے ساتھ مین سسرال چلی۔

اپنے شوہر کے ساتھ مین سسرال جاتی ہون یہ بے شک خوشی کی بات ہے۔

مگر حق یہ ہے کہ پہلی مرتبہ جب مین سسرال گئی تھی اوس دن کی خوشی ہی اور تھی۔

کیونکہ پہلی دفعہ ایک نئی چیز کے پانے کے لالچ مین مین جاتی تھی۔

اور اب اوس چیز کو اپنے ساتھ لے کے جا رہی تھی۔ میری پہلی امید شاعرانہ خیال ہے اور دوسری امیرون کی دولت ہے۔

رئیسون کی مقبوضہ دولت اور شاعرون کی تخیل مین زمین آسمان کا فرق ہے۔

پہچان سکتے ''

یہ سُن کے آپ ایسے گھبرائے کہ میرے عوض کامنی کو گلے لگا نیکے لیے اپنی طرف کھینچنے لگے۔

یہ دیکھ کے کامنی ہنستی ہوئی۔ اون کے منھ پر ایک طمانچہ دے کے چل دی !۔

اوس مُبارک دن کی خوشی کا حال مین مُفصل نہین بیان کرسکتی۔ گھر مین بڑی دھوم دھام سے خوشی رچائی گئی رات بھر عجیب رُونق اور چہل پہل رہی۔

ہزارون ہی دفعہ کامنی سے اور راؔو بابو سے جنگ زرگری اور مُذاق ہوا مگر ہمیشہ کامنی ہی جیتتی ''

اکیسوآن باب ۲۱

تتمہ

کالا دیگھی کے واقعہ کے بعد جو کچھ مجھ پر گذرا تھا مین نے اپنے شوہر سے مفصل بیان کیا۔

رمن بابو اور شوبھاشنی نے باہم مشورہ کرکے جس طرح سے اون کو کلکتے بلایا تھا وہ بھی کہا۔ جس پر وہ ذرا ناراض ہوئے اور کہا۔

کامنی۔ صاف صاف اوسی وقت کیون نہ بتا دیا جو بے فائدہ بھی اتنے دنون تک مجھے خلجان اور بکھیڑے مین ڈال رکھا۔

مین نے اس کی وجہ سمجھا دی تو اون کو خاطر جمع ہوئی مگر کامنی کو اطمینان نہین ہوا اور چٹاخ سے بُول اُٹھی۔

کامنی۔ ہان دولہا بھائی۔ اُنھون نے بڑی غلطی کی کہ تمھارے ساتھ ایسا سلوک کیا۔ تم کو کولھو مین جوت کے گھمانا چاہیئے تھا۔

شو بھا شنی کا جواب بھی آیا ہے۔
خط رمن بابو کے ہاتھ کا لکھا ہوا تھا۔ مگر عبارت شو بھا شنی کی تھی۔ انھون نے ہر ایک شخص کا مفصل حال لکھا تھا۔ جس مین سے مین بعض مختصر حالات لکھتی ہون ؎
ہم سب حالات تمھارے سن کے بہت خوش ہوئے۔ ہرانی کسی طرح روپیہ نہین لیتی تھی۔ وہ کہنے لگی مین ہرگز نہ لون گی ورنہ میری طمع بڑھ جائیگی یہ تو ایک اچھا اور ثواب کا کام تھا۔ لیکن اس طرح کی کارروائی اکثر خراب ہوتی ہے ؟ ؎
اگر لالچ مین مین نے کوئی بڑا کام کیا تو ؟
مین نے اوسے سمجھایا کہ اگر مین جھاڑو مارنے نہ دوڑتی تو بھلا تو یہ کام کرتی ؟ ہر وقت مین تم کو جھاڑو کیون دکھانے لگی۔ کسی بڑے کام مین کیون تمھین اجازت دونگی تم نے یہ اچھا کام کیا تھا۔ اس کا انعام لو۔
جب مین نے اس طرح سے سمجھایا تو اوس نے روپیہ لیے۔
اب اوس دن سے کل دیوتاؤن کی پوجا پاٹ مین مصروف ہے۔
جس دن تک چٹھی نہین آئی تھی اوس دن تک اُوس کی ہنسی بند ہوگئی تھی۔ اب جب سے تمھارا خط آیا ہے جب سے مارے ہنسی کے گھر مین رہنا دشوار ہے۔
اب سونا کی مان کی کیفیت سنو۔ جب سے تم اور بندرا بابو کے ساتھ چھپ کے چلی گئی تھین جب سے بڑھیا ہنس کے بڑی خوشی کے ساتھ کہا کرتی تھی۔
مین تو پہلے ہی سمجھ گئی تھی کہ اوس کا چال چلن اچھا نہین ہے بلکہ تم سب سے مین بارہا کہہ چکی تھی۔ کہ یہ عورت بدوضع ہے اس کو نہ رکھو مگر نقارخانے مین طوطی کی آواز کون سنتا ہے۔
تم لوگ تو اوس کا کلمہ پڑھتی تھین۔ اوس کی ہر بات ہر کام اچھے تھے۔ مگر اب جب سے سُنا ہے کہ تم کسی غیر کے ساتھ نہین گئین اپنے شوہر کے ساتھ

تجربہ کار لوگون کا تجربہ ہے کہ پھول جس وقت تک درخت مین لگا رہتا ہے اوس وقت تک انسان کو اشتیاق زیادہ ہوتا ہے مگر توڑ لینے کے بعد وہ چونپ باقی نہین رہتی۔

خواب کا لطف بہ نسبت اوس کی تعبیر کے زیادہ خوش آئند ہے۔

دور کے ڈھول سہانے مشہور ہے۔

دیکھو آسمان ہم سے دور ہے اس سبب سے کیسا خوش رنگ اور نیلگون معلوم ہوتا ہے۔ اگر ہم سے قریب ہوتا تو اوس کا رنگ کبھی ہماری آنکھون کو ایسا اچھا نہ معلوم ہوتا۔

اسی طرح دولت بھی ہے۔ دولت ہرگز آرام کی چیز نہین ہے۔

مگر شاعرانہ خیال نہایت دلچسپ اور آرام دہ ہین کیونکہ اون مین امیدین اور تمنائین بھری ہوئی ہین۔ جن پر کوئی اختیار نہین۔ اور دولت ایک مقبوضہ چیز ہے جس پر تصرف اور استعمال کا اختیار خداوندان نعمت کو بخوبی حاصل ہے۔

گو بہت دولتمند ایسے بھی ہین جو دولت کے محض محافظ ہین جن کو میرے ایک عزیز مار گنج کہا کرتے ہین۔

مین نہایت آرام کے ساتھ بغیر کسی آفت اور گزند کے سسرال پہونچ گئی۔

ابابو نے اپنے والدین سے میری مصیبت ناک سرگذشت بیان کی اور وہان پہونچ کے اونھون نے رمن بابو کا لفافہ کھولا اور میرے بیانات کو اس سے بالکل مطابق پایا خدا کا ہزار ہزار شکر ہے کہ میرے ساس سسرے مجھ سے بہت خوش اور رضامند ہین۔

مین نے اپنے شوہر سے سفارش کی کہ۔

ہرانی کو بطور انعام پانچ سو روپیہ بھیج دینا مناسب ہے۔

اسے اونھون نے منظور کیا اور روپیہ رمن بابو کے نام روانہ کیے گئے۔

(رتن بابو کی ماں) کے بھی کچھ نذر کیا اور جو جس لائق تھا اوس کو حسب درجہ کچھ نہ کچھ دیا۔ مگر مین نے دیکھا تو بڑی بی مجھ سے اور میرے شوہر سے کچھ خاطر سے پیش نہین آئین۔ اونھون نے کئی مرتبہ شکایت کی کہ رتن بابو کے لیے کھانا اچھا نہین پکتا۔ چنانچہ مین نے ایک آدھ دفعہ اپنے ہاتھ سے اون کے لیے پکا دیا بعد سے پھر کبھی وہان مین نہین گئی۔ پکانے کے ڈر سے نہین۔ بڑی بی کی بدمزاجی سے۔

بڑی بی اور بڑے میان دونون نے انتقال کیا مگر جب بھی میرا جانا نہین ہوا؟"

لیکن شوبھاشنی کو مین نہین بھولی۔ اور نہ زندگی بھر بھول سکتی ہون؟"

ختم شد

گئی ہو۔ اور تم امیر کی لڑکی ہو امیر کی بہو ہو جب سے اوس نے اپنا یہ طرز کلام بدل دیا۔ اب کہتی ہے۔

مین تو ہمیشہ سے کہتے تھی کہ وہ کسی بڑے گھر کی لڑکی تھی۔ سچ تو م مین چال چلن کہان ایسا حسن ایسی عقل ایسا سلیقہ ہم نے نہین دیکھا۔ دیکھو بہو جی اونھین لکھنا کہ مجھے بھی کچھ بھیجدین۔

بڑی امان تمھارا حال سن کے بہت خوش ہوئین اور مجھ پر اور رمن بابو پر بہت خفا ہوئین کہ تم لوگون نے ہم سے پہلے نہین کہا وہ امیر کی لڑکی ہے اور تم اس کی خاطر مدارات سے پیش آئی۔ اور تمھارے شوہر پر بھی ناراض ہین کہ ہم نے مانا اون کی بیوی تھین مگر اون کو ہمارے یہان کی ماما کو لے جانا لازم نہ تھا اپنے سسرے کی بابت شو بھاشنی نے اپنے ہاتھ سے لکھا تھا۔ لکھا گیا تھا۔ چٹکو ٹیان بنائی تھین۔ بڑی مشکل سے مین نے نکالا جو درج ذیل ہے۔ بڑے میان نے بڑی بی سے کہا۔

تھین نے روز دق کر کے آخر اوس خوبصورت ماما کو یہان سے نکالا۔

بڑی بی۔ نکالا اچھا کیا تم کو ن وہ خوبصورت یا جوان تھی تو تم کو کیا واسطہ؟"

بڑے میان۔ یہ مین نہین کہہ سکتا کہ مجھے واسطہ تھا یا نہین۔ مگر مین تمھارے کالے چہرے پر کب تک قناعت کر سکون گا۔

یہ سن کے بڑی بی جھلا کے اُوٹھین اور جا کے پلنگ پر گر پڑین اور ایسی گرین کہ دن بھر بچھونے پر سے سر نہین اُٹھایا۔ یہ نہین سمجھین کہ بڑے میان نے اُون کو بنایا تھا۔

اس کے بعد مین نے بڑی بی اور لوگون کو بھی کسی کو نقد کسی کو سوغات بھیجدی بعد اس کے شو بھاشنی سے ایک مرتبہ اور ملاقات ہوئی شو بھاشنی کی لڑکی کی شادی کی تقریب مین مین اور میرے شوہر شریک ہوئے تھے۔ شو بھاشنی کی لڑکی کے لیے پہلے ہی سے مین نے سر سے پانون تک پورا جوڑا جڑاؤ زیور کا بنوالیا تھا جسے مین نے اُس کے جہیز مین دیا بڑی بی

غزل عزیز

لو مرادِ ساکنِ بیت الحزن آہی گئی — لے کے نورِ آنکھوں کا بوئے پیرہن آہی گئی
کوثری بیٹھے رہے اُمیدِ فردا کوئے — میرے ہونٹون تک شراب موجزن آہی گئی
منتظر تھا دیکھئے کب ختم ہو شامِ ابد — ایڑیون تک اُنکی زلف پرشکن آہی گئی
دلکو ان تارون بھری راتونمین بہلایا بہت — پھر بھی غربت مین مجھے یاد وطن آہی گئی
حق پسندی شیوۂ منصور دنیا اس سے دور — رفتہ رفتہ نوبت دار و رسن آہی گئی
کس نے یہ تیوری چڑھا کر غور سے دیکھا مجھے — جامۂ ہستی پر آخر کو شکن آہی گئی

محو تھا آرایش شام جوانی مین عزیز
صبح پیری لے کے کافور و کفن آہی گئی

غزل ہلال

کچھ نہ اندیشہ کرو انجام کا — مستون کو ایما ہے چشم جام کا
میرے پہلو مین تڑپتا ہے جگر — دیکھ کر مٹنا دلِ ناکام کا
شام کے بدلے سحر کو آیا وہ — صبح کو چونکا ہے بھولا شام کا
کچھ بُرا معلوم ہوتا ہی نہین — مین تو عادی ہون تیری دشنام کا
سوئے وہ آکر جو پہلو مین میرے — مل گیا پہلو مجھے آرام کا

منھ دکھائے گا خدا کو کیا ہلال
تو تو بندہ ہو چکا اصنام کا

غزل محبوب

خدا نے آبرو رکھ لی ہمارے دامنِ تر کی — کہ گرمی راحت جان ہوگئی خورشید محشر کی
خیال ابروے خمدار مین جب دم تڑپتے ہین — ہمارے درد تنہائی مین چمک ہوتی ہی خنجر کی

ادا ہو شکر کس منھ سے تیرے احسانکا یارب
ہمارے واسطے جو بات کی بہتر سے بہتر کی